ومن یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

ترجمہ مجلہ معاملات فقہ حنفی مرتبہ عدالت دار الاسلام اسلامبول معروف

نسخہ مشتہرہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری اور مسمی بہ



الاسد الغاشم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نے ترجمہ کیا

در حیدرآباد دکن بمطبع انجمن اخوان الصفا طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ الحمد للہ الذی یؤتی الحکمۃ من تشاء ولیس الحکمۃ بالزینۃ
والوشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ومن
یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین والصلوۃ والسلام علی
من بعث اللہ تعالی رسولا یزکیہم ویعلمہم الکتاب
والحکمۃ کما دعا اللہ تعالی لابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل وعلی آلہ واصحابہ
المہاجرین والانصار فمن اقتدی بہم اہتدی الی سواء
السبیل اور حضرت ظل اللہ نظام الملک آصفجاہ محبوب **علیشاہ بادشاہ**
دکن کا اقبال ایسے کمال پر ہے کہ سب جبابرہ واکاسرہ وقیاصرہ سرنگوں ہیں
اور یہ اشعار عمرو بن کلثوم تغلبی کے حضرت ظل اللہ کے لئے موزوں ہیں **نظم**

و رثنا المجد قد علمت معد
نطاعن دونه حتی یبینا

اذا بلغ الفطام لنا صبی
تخرله الجبابر ساجدینا

نظم مترجم

امیر العادیات عدون ضبحا
اغرن صبحة وا ثرن نقعا

امیر المسعدات سجن غمرا
وا وردن النظی فوسطن جمعا

ویجری حکمه فی کل یوم
ویقبل حکمه طوعا وسمعا

وقد ثبت السخاوة فی امیر
وبورک نسله اصلا وفرعا

وقد یعطی ویامن کل فرد
ویحضر عندہ خوفا ونفعا

ویملا ذیل راج من عطاء
ویعطی خیره وترا وشفعا

ینور نوره طبقات ارض
ویسبق نوره الاجرام سبعا

اسلطه اتقد ابدا بخیر
ویجری خیره ابدا ویسعی

دار الاسلام اسلامبول مین یهه کتاب مجلہ معاملات فقه حنفی مین مرتب ہو کر
شایع ہوئی اور چونکہ ترتیب مسایل نہایت عمدہ طور پر ہے اسلئے مرغوب طبایع ہوئی
حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ کے عہد مین
مین نے اس مجلہ کا ترجمہ کیا اور بنام نامی شریعت محبوبیہ اسکا نام رکھا اور چونکہ
یہہ سنہ ۱۳ ہجری ہے اسلئے اسکا نام ثانی لنسخہ شرعیہ ہوا
مولوی محمد حسن خان صاحب دام ظلہ العالی رکن مجلس عالیہ عدالت کی خدمت مین

اصلاح کے لئے گذرانا جناب محمد نعیمین عنایت اوسکو درست کیا اور بنظر سرسری جناب مولوی شریف الحسن صاحب نے بھی ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اب سب بزرگونکی خدمت میں یہہ گذارش ہے کہ اس ترجمہ مین اگر خطا پائین تو معاف اور اصلاح فرمائین کہ مین سب صاحبونکا دعا گو ہون جزاکم اللہ تعالے فی الدارین خیرا

امور واجب العرض

اول یہہ کتاب مجلہ فقہ حنفی ہے اوسمین وہ مسائل ہین جو صرف معاملات سے متعلق ہین اور یہہ سب مسائل موافق اصول اور فروع کے ہین جو کتب فقہ مین مذکور ہین

دوم۔ اوسکا ترجمہ بزبان اردو مروجہ روزمرہ صرف لضبط اصل مقصود کیا گیا ہے رعایت اوسکے الفاظ کی اور اونکے معنی کی بھی کی گئی ہے۔

سوم۔ شروع مین جو چند قواعد عامہ لکھے گئے ہین اونکی تطبیق مولف کرتا ہے کہ ہر مادہ ہر حوالہ مادہ قواعد عامہ کا کیا ہے۔ اور اگر کسی کی تطبیق مولف نے نہین کی تو مترجم نے تطبیق کی ہے اور جو کسی کی تطبیق نہین کی گئی تو ضرورت اونکی تطبیق کی نہین پائی گئی۔

چہارم جو عبارت کہ درمیان ایسی دو خطون کے (　　) ہے مترجم نے بغرض تشریح و بضرورت تصریح زیادہ کی ہے۔

پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اصطلاح مین مروج ہین وہ لغت عربی نہین ہین اس لئے حسب موقع اور موافق مدعا کے ترجمہ کیا گیا مثلاً فا بریقات اور کمینا اور رجحج وغیرہ

ششم عقار زمین سکنے کو کہتے ہین مگر مؤلف بجای مکان و مسکن کے استعمال کرتا ہے

ہفتم اور چونکہ اس زمانے مین اکثر صاحبون کو علم فقہ اور تنقہ نہین ہے اور ایک ہا سے

مروجہ ہندوستان پر جو زبان اردو مین ترجمہ ہوئی ہین بہت التفات اور توجہ ہے

وَذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ اگر اللہ تعالی فرصت و قوت عنایت فرمانے

اور سامان بھی بہم پونہچے تو انشاء اللہ تعالی باستثناء مسائل جو میرے خیال

مین ہین ایک نسخہ ایسا مرتب کیا جائیگا کہ عدالت کی کارروائی اور کارگزاری کے

لیے ضابطہ اور قاعدہ ہو سکے گا —

ہشتم اور اس ترجمہ کی تصحیح اور تطبیق نسخہ مجلہ

جدیدہ سے کی گئی اور جو اصل مقصود ہے وہی

ترجمہ کیا گیا ہے اسلیے امر زائد متروک

اور جو امر کہ مفید ہے وہ زیادہ

کیا گیا —

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ

قال السیوطی

اعلم ان اختلاف العلماء رحمۃ واختلاف المذاہب فی ہذہ الملۃ نعمۃ کبیرۃ وفضیلۃ عظیمۃ ولہ سر لطیف ادرکہ العالمون وعمی عنہ الجاہلون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین دو مقالہ ہین

فقہ جامع است مسائل شرعیہ را عبادات ومعاملات کہ بران احکام شرعی مترتب شود

عبادات متعلق آخرت مسائل طہارت وصلوۃ وصوم وحج وزکات ونکاح ومتعلقات آن

معاملات متعلق امور دنیا بیع ورہن واجارہ وحدود وعقوبات وغیر آن

پہلا مقالہ

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

(مادہ ۱) علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہی (یعنی اونکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہی) اونکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہی (یعنی اونکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہی) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر ونفقہ ونسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین کہ جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمات کہ جنکا نتیجہ سزاء بدنی ہی) اسلیئے کہ اللہ تعالی نے نبہ زادہ گیا ہی

عقوبات کی جامع ... تعزیر ۳ قسم ہے تعزیر بالمال ... تعزیر بالحبس ... تعزیر بالید ... حد ۵ ہیں حد قتل وقطاع طریق — حد سرقہ — حد زنا — حد شرب — حد قذف ۱۲ [illegible]

کہ اس عالم کا انتظام اوسوقت تک قایم رہے کہ اوس نے اپنے علم مین ٹھہرالیا ہی
اور یہہ جب تک متصور ہی کہ نوع انسانی قایم ہی اور انسان اپنے توالد وتناسل مین
ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہی تاکہ افراد انسانی معدوم نہو جاوین اور اپنے
امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہی اور بھی امور پیشہ وحرفہ
آپس کے، ودہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے
(یعنی اپنے اہل وعیال اور اقارب کے ساتھ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہی) تو یہہ
ممکن نہین ہی کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کرسکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلانے
کے لیے بالضرور مدد دہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہی کہ ہر شخص اپنے
مزاج کے موافق طلب کرتا ہی اور مخالف پر غضب کرتا ہی تو واسطے اس بات کے
کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قایم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین
شرعیہ کے حاجتمند ہوے جو ازدواج مرد وزن کے لیے مؤید ہون اونکو علم فقہ
مین قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لیے مدد بخشین مثل مدد دہی اور
شراکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی
قرار پذیر اور قایم ہووے اور اونسے نتیجہ سزاے بدنی لازم آوے اونکو قسم عقوبات کہتے ہین

حدود و تعزیرات
اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہی اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل ہین حدود وصایا
جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہی اور اس مجلہ کو کتابون پر
اور کتابون کو بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب اور فصول مین

مقالہ دوسرا

وہ مسائل فرعیہ ذکر ہونگے جن پر محکمون مین عمل ہو رہا ہے - کہ فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جسپر بہت مسائل مبنی ہین کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لیے دلایل مقرر ہین کہ انکے سمجھہ لینے سے مسائل کے ساتھ مناسبت اور موانست ہو جاتی ہے اور بوسیلہ انکے مسائل ذہن مین قرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہو کر مقالہ ثانیہ مین بیان کیے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھہ مسائل مستثنی بھی ہو سکتے ہین لیکن اونکا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مختص اور مفید ہوتے ہین -

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو مادہ ۱۲۵۰)

(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارات جیسا بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہے -

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے - مثلاً گیہون کے ڈھیر
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
کچھہ نجاست پڑے اور بغیر تقسیم کیے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا

(مادہ ۵) اصل یہ ہے کہ ہر شی جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے - مثلاً مشتری مدعی ہے کہ بیع برضا ہوئے اور بائع مدعی ہو کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم

رضا کا ہوگا - کیونکہ رضا اصل ہی -

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے - (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہین ہو سکتا ہی - (دیکھو مادہ ۱۲۱۴)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہی یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لاسکتا ہی -

(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہی مثلاً مضارب اور رب المال نے وجود منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہی اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لاسکتا ہی -

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہو جاوے جبتک کہ اوسکا خلاف پایا نجاوے ثابت رہیگا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہی تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہی جبتک اوسکا زایل کرنیوالا پایا نجاوے -

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہی کہ امر نو حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہی مثلاً جب اختلاف واقع ہو ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب اوسکو متعلق کرینگے جبتک کہ اوسکا تعلق زمانۂ بعید سے ثابت نہ ہوگا -

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہی کہ ہر کلام مین معنی حقیقی لیے جاتے ہین مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہی تو یہہ اقرار ملک ہی نہ اخبار سکونت کا -

(مادہ ۱۳) دلالت کا صراحت کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہی (دیکھو مادہ ۷۷)

مقابلہ دوسرے

دوسرے حکم کے جسمیں پایا جاوے تو اوسکا حکم دوسرے پر جو مجتہد تھا [illegible] رائے سے [illegible]

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ میں نص ہو [illegible] اجتہاد نہیں

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس [illegible] ثابت ہو تو دوسرا [illegible]

قیاس پر نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے [illegible] نقض نہیں ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے [illegible]

تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ [illegible]

اصل یہی ہیں اور تخفیف [illegible] احکام [illegible]

ہیں اسی قاعدہ سے مستنبط ہیں

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہو جاوے اوسمیں وسعت [illegible]

کسی امر میں وسعت واقع ہووے تو اوسمیں تنگی [illegible]

(دیکھو مادہ ۴۳)

(مادہ ۱۹) شریعت میں نہ ضرر دینا ہے [illegible]

سکتا ہے۔

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے۔ مثلاً مبیع بخیار عیب واپس ہوتی ہے۔

(مادہ ۲۱) ضرورت محظورات اور ممنوع کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض

نہ دیوے تو اوسکا مال اپنے قرض کے عوض لینا جائز ہے۔

الضرورات تبیح المحظورات

(مادہ ۲۲) ضرورت بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

۷ حکم عبارۃ النص وجوب حکم بشرطیکہ نص معارض نہو

۸ حکم اشارۃ النص وجوب حکم بشرطیکہ نص معارض نہو

۹ حکم دلالۃ النص مثل اشارۃ نص

۱۰ حکم مقتضاء النص مثل دلالۃ النص وجوب حکم بشرطیکہ نص معارض نہو

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر کے سبب جائز ہو ویسے ہی زوال عذر سے زایل ہو جاتا ہے مثلاً
فریق کی شہادت جب ... زایل ہو جاوے جائز نہیں —

(مادہ ۲۴) مانع اگر زایل ہو جاوے تو امر ممنوع پھر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۵۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زایل نہیں ہوتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۲۱
و ۱۲۸۸ و ۱۳۱۲)۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کرسکتے ہیں اور اسی لئے
طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر شدید ضرر خفیف سے زایل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو فساد اکٹھے ہوویں تو خفیف اختیار کرتے ہیں اور شدید کو
ترک کرتے ہیں۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہو قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی غیر کی
ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جائز ہے کہ نہ دیوے اور انکار کردے)

(مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکی مثال مادہ ... میں گزر گئی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہے اور اسی لئے اہل بخارا پر
جب قرض بہت ہو گیا تو بیع بالوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جائز کیا گیا

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر مجبور کسی

شدت میں دوسرے شخص کا کہانا کہا لیوے تو اوسکی قیمت بالعوض دینی ہوگی

(مادہ ۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بھی حرام ہے (مثلاً مرد کو زیور پہننا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بھی پہنانا حرام ہے)

(مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہو اوسکی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی خواہش مثل فعل حرام ہے)

(مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہے یعنے عادۃ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے لیے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۰۹)

(مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگیں تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع وشرا میں جو مدت بیان نہیں ہوئی تو وہ مدت کہ بازار میں معروف ہے لیجائیگی —

(مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت کے ممتنع ہو وہ حقیقت میں بھی ممتنع سمجھا جاویگا — (ان دونو مادون کا ایک ہی مصداق ہے)

(مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا بھی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تہا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

عادت تجار یا عادت اہل محلہ یا

(مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادۃ ترک ہوسکتے ہین — (دیکھو مادہ ۱۴۸۴)

(مادہ ۴۱) عادۃ کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے —

(مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شائع ہو اوسکا اعتبار ہے نہ نادر کا —

النادر کالمعدوم

ترجیح و بیاری

(مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہے

(مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجاے مشروط و شرط کے ہے۔

(مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے مقرر ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا

(مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہے اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہے تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہے اور حق مرتہن اوسکا مانع ہے تو جب تک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہے راہن نہین بیچ سکتا ہے

(مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بھی تابع ہے۔ مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچی جاوے تو حمل بھی اوسکے ساتھ بکیگا۔

(مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہو سکتا ہے یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہے۔

(مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہوا تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرورہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو رستہ وغیرہ کا بھی مالک ہوگا۔

(مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہے تو فرع بھی جاتی رہتی ہے مثلاً گھر ملک مین نرہا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نرہا (دیکھو مادہ ۲۸۰)

(مادہ ۵۱) جو حق کہ ساقط ہو گیا مثل معدوم پھر نہیں پیدا ہو سکتا ہے (دیکھو مادہ ۳۸۷ و ۱۵۵۸ و ۱۵۶۴)

(مادہ ۵۲) جب اصل شے زایل ہو گئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن میں ہے بھی زایل ہو گی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

(مادہ ۵۳) جب اصل زایل ہو جاتی ہے تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہے—

(مادہ ۵۴) توابع میں ایسی چیزونکی حاجت پڑتی ہے کہ اوسکے غیر میں اونکی حاجت نہیں ہے— مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا کہ مبیع پر قبضہ کرے تو جایز نہوگا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلہ دیا کہ غلہ ناپ کر اوسمین بھر دے اور بایع نے غلہ ناپ کر اوسمین بھر دیا تو یہ مشتری کا قبضہ متصور ہوگا—

(مادہ ۵۵) ابتدا میں جو چیز جایز نہووے وہ انتہا میں جایز ہو سکتی ہے مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جایز نہیں ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ کر دیا اور پھر اوسمین کوئی اور بھی حقدار نکلا تو باقی حصہ کا ہبہ باطل نہوگا اگرچہ یہ حصہ باقی بھی مشترک ہے—

(مادہ ۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے—

(مادہ ۵۷) تبرع بدون قبض کے کامل نہیں ہوتا ہے مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے

پورا نہیں ہوتا ہے

(مادہ ۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے

(مادہ ۵۹) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے

متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولے ہے

(مادہ ۶۰) کلام جبتک کہ ممکن ہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی جاویں لیے

(مادہ ۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب معنی مجازی لیے جاوینگی

(مادہ ۶۲) جب کلام کی نہ معنی حقیقی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب

لاچار کلام مہمل کیا جاوے گا

(مادہ ۶۳) جس چیز کی اجزا نہون اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرنا

بجاے کل کے ہوگا

(مادہ ۶۴) مطلق جبتک بالنص یا بالدلالت مقید نہو مطلق ہی رہتا ہے

(مادہ ۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہی اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ

غایب کا وصف کرنا معتبر ہے مثلاً بایع نے اپنے گھوڑی اشہب کو

جو روبرو ہی موجود ہی اوسکو ادہم کہہ کر بیچا اور اشارہ کیا کہ وہ یہ گھوڑا ہی تو

بیع صحیح ہوگی اگرچہ اشہب گھوڑا ایک جانیگا اور اگر گھوڑا موجود نہو اور

کہا کہ اشہب گھوڑا مین نے بیچا اور ادہم حاضر کیا تو بیع نہوگی

(مادہ ۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بھی جواب مین لیا جاویگا

کہ یہہ اوسی سوال کا جواب ہی یعنے کوی امر جو سوال مین تصدیق کے
لئے مذکور ہوا ور اوسکے تصدیق کرے تو گویا اوس سوال کا اقرار کیا

(مادہ ٦٧) ساکت یعنے خاموش پر کوی قول نہ لگایا جائیگا مگر عند الحاجۃ
وعند الضرورۃ یعنے جب ضرورت واقع ہو تو کہینگے کہ اوسنے بات
کہی اگرچہ وہ ساکت رہا—

(مادہ ٦٨) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل جو
اوسکے قایم مقام ہو گی کہ اوسکے ظاہر حال پر حکم ہوسکیگا (دیکھو مادہ ١٦٨٣)

(مادہ ٦٩) خط مثل خطاب کے ہے (دیکھو مادہ ١٦٠٦)

(مادہ ٧٠) گونگہ کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین

(مادہ ٧١) مترجم کا قول بحلف مقبول ہے—

(مادہ ٧٢) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہے—

(مادہ ٧٣) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتھ کوئی
امر حجۃ نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک
اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار بسبب اس احتمال کے
کہ مورث نے اور ونکے حرمان کے لئے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوا ہے قبول نہوگا جبتک کہ سب وارث اوسکے
تصدیق نکرین اور اگر حالت صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو

صحیح ہے کیونکہ یہ احتمال کہ اور وارثوں کے حرمان کے لئے کیا ہوگا
بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

(مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہیں ہے۔ (دیکھو مادہ ۲۰۳ و ۱۷۴)

[illegible] اعتبار نہیں ہے

(مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا معاینہ ثابت ہے۔

(مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کھانا منکر پر لازم ہے۔

(مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے
اور قسم سے اصل دعوے باقی رہتا ہے۔

(مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سواء مدعا علیہ کے اور پر بھی
حکم جاری ہوسکتا ہے مثلاً گواہوں سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا
ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث ہوسکتا ہے) اور اقرار حجۃ
قاصرہ ہے۔ (مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط عمرو کے
حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکے بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہ ہوگا
(دیکھو مادہ ۱۶۴۲)۔

(مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

(مادہ ۸۰) اگر حجج مین تناقض ہو تو وہ حجۃ نہو گی یعنے شاہد جو اپنی
شہادت سے پھر جائیں تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے
فیصلہ مین خلل نہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہو گیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری
فیصلہ قطعی ہے [illegible]

البینة علی المدعی والیمین علی [illegible]
شہادت لانا مدعی پر لازم ہے [illegible]
[illegible] قسم [illegible]
جو منکر ہے [illegible]
مدعی کا [illegible] ثابت ہے
حلف [illegible]

اگر کوئی شخص [illegible] اقرار
[illegible]
حالانکہ [illegible]
اقرار حجۃ قاصرہ ہے

قضاء قاضی [illegible]
[illegible]
فیصلہ جاری [illegible]
[illegible]

ہوگا اور شاہدوں کو ضرر محکوم بہ دینا پڑے گا —

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہیں ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن و کفیل ہوں اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس شخص پر بذر دعویٰ زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ [illegible])

(مادہ ۸۲) جو امر شرط پر متعلق ہے بہ ثبوت شرط ثابت ہوتا ہے —

(مادہ ۸۳) جبتک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط معلق ہو لازم ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہ چیز بکر کے ہاتھ بیچدے اگر وہ قیمت نہ دیگا تو میں دونگا پس اگر مشتری نہ دیوے تو شخص مقر بسبب اوسکے وعدہ مشروط و معلق کی قیمت لازم ہوگی —

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہو جاتا ہے ایک شخص ایک چیز اپنے استعمال میں لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے اوسپر ضمان ہی لازم آتا ہے تو اس صورت میں خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آویگا — مثلاً ایک شخص نے بخیار عیب گھوڑا خریدا اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت میں قیمت جو پہلی دیتا تھی واپس لے لیگا اور نہ دی تھی تو اب کچھ نہ دیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے

سوار ہونے سے گھوڑا مرجاتا تو قیمت خریدار پر لازم آئے تو اس صورت
مین خراج لازم نہین آتا ہے ۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دو نو جمع نہین ہوسکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا
مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا ۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ
۵۰۶-۱۴۲۵-۱۲۲۶ و ۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوسنے
حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہو وے ۔

(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو
اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا
جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کھودنے والا
(دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جایز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے
مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسیکا
جانور گر گیا تو کھودنے والے پر کچھ تاوان نہین ہے ۔

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمداً نہووے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۷)

[illegible]

بوصف [illegible] جیسے بیع و شرع [illegible] قمار بازی وغیرہ

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا

(دیکھو مادہ ۹۰۳)

(مادہ ۹۴) جو بانی جانور کا ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر میں تصرف کرے باطل اور لغو ہے

(مادہ ۹۶) کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ ملک غیر میں بدون اوسکے

حکم کے تصرف کرے —

(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہیں کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے لے

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی

ذات بدل گئی —

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو

وہ محروم رہتا ہے — مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلئے مار ڈالا

پھر لیوے سو بسبب قتل کے مہر سے محروم رہیگا —

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کرچکا پھر اوسکے خلاف

اوسکی کوشش باطل ہے — (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان میں اور اسمیں ایک مقدمہ ہے اور سات باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو بیع سے متعلق ہیں —

باب بیع

(مادہ ۱۰۱) تصرف ملک پیدا کرنے کے لیے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف ملک پیدا کرنے کے لیے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اس سے عقد تمام ہو جاتا ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب میں صادر ہوا ہو)

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپس میں ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپس میں ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے سے جو اثر ہوتا ہے اوسکو انعقاد کہتے ہیں (جیسے یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برضامندی باہمی لینا بیع ہے اور بیع کے ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہیں ہوتی۔

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہ ہے جو منعقد ہی نہیں ہوتی ہے وہ بیع باطل ہے۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جائز اور مشروع ہو ذات میں بھی اور وصف میں بھی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہوا وسکو بیع فاسد کہتے ہین اور اسکی مسائل سا تو ین باب مین ہوگا

(مادہ ۱۱۰) اور بیع کہ اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہے مسائل اسکی ساتوین باب مین ہوگا)

(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہے جسمین حق غیر متعلق ہو جیسے بیع فضولی کا

(مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص ہے کہ غیر کے مال مین بغیر اجازت تصرف کرے

(مادہ ۱۱۳) جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہے اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم —

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے —

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے —

(مادہ ۱۱۶) دونو عاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری کرین یا فسخ کرین اسکو خیار کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بایع ثمن واپس کر دے تو مشتری مبیع واپس کر دے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین یہہ بیع جایز بھی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین اور یہہ بیع فاسد ہے کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین

اور یہہ عقد رہن بھی ہی کیونکہ مشتریکو یہہ قدرت نہین ہی کہ جنس کو کسی اور کے ہاتھہ بیچ سکے - بموجب دفعہ کلیہ ۳۲ یا ۳

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہی کہ جسمین بایع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت اور بکرایہ لونگا - (یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائیگے اور یہہ صورت جو بیان کیگئی ہی اردو قواعد فقہ کے بیع فاسد ہی -

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات مبیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہی اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوئم بیع مقایضہ چہارم بیع سلم -

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین -

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو --

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگے اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا -

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہی جو اہل صنعت یعنی کاریگرون سے کیجاتی ہی سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہی -

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا انسان مالک ہو سے شے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے -

صانع مثل بایع مستصنع مثل مشتری مصنوع مثل مبیع استصناع عقد کب

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسان کی طبیعت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت
کے لئے ذخیرہ کر سکیے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول ۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی کے دو معنے ہین ایک وہ مال کہ جس سے
نفع لیا جاوے دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کر لیا ہو) مثلاً
مچھلی کہ دریا مین ہے متقوم نہین ہے اور جب اسکو پکڑ کر اپنے قبضہ
مین کر لیا تو اب متقوم ہو گیے ۔

(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے
مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کے چیزین
(اور غلام اور لونڈے ۔)

(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جا سے دوسری جا نہ
جا سکے مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین ۔

(مادہ ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہے سونا اور چاندی پر بولا جاتا ہے

(مادہ ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہے اور ریہی متحرک ہے صرف
متاع اور قماش کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور مکیلات
اور موزونات پر نہین بولے جاتے ہین ۔

(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپنے اور تولنے اور
گنتے اور گز کے ماپنے سے اونکی مقدار معین ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جاوے۔

(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جاوے

(مادہ ۱۳۵) عددی جو گنے جاوے ۔

(مادہ ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوے ۔

(مادہ ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہو سکین۔

(مادہ ۱۳۸) مشاع وہ ہی جسمین حصہ مشترک ہون

(مادہ ۱۳۹) حصہ شائع وہ ہی جو شے مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو

(مادہ ۱۴۰) جس چیز کے افراد مین باعتبار عوض کے تفاوت فاحش نہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکے افراد مرد و زن سے خدمت لینے مین فرق نہین

(مادہ ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہی کہ جسمین بیع مجموعی بلا بیان مقدار کے ہو

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدررو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے۔ اور راولنی کا پانی جو باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہے کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو جیسے غلہ کپڑا وغیرہ

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہی کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین

بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیزین ہین کہ شمار ہو کر بکین اور اونکی قیمتین فرق نہو انکو مثلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈے یا سنگترہ)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہو اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلۃ المال بالمال ہی اور ایجاب و قبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہین۔

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہی اور وہی معاملہ بیع مین مقصود ہی کیونکہ انتفاع اور سود عین مال سے ہوتا ہی اور زرثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہی۔
مثمن

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ مبیع کے بدلے دیا جاتا ہی اور ذمہ پر لازم ہوتا ہی
خواہ وہ نقد ہو خواہ مال ہو

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمّٰی جو عاقدین آپس مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زیادہ

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہی اور قیمت وہ ہی جو بازار مین جابچنے والے اور انکنے والے مول کہین)

بعد معین ہونے ثمن مسمّٰی کے مشتری ثمن مین کچھہ زیادہ کردے یا بائع کچھہ کم کردے جائز ہے مثل مہر۔

(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لیئے کوئی وقت معین ٹھرانا۔

(مادہ ۱۵۷) تقسیط ادای دین متفارق اور باوقات معینہ قسط وار کرنا

(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہون یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈہیر موجود تو ہی پر جبتک کہ کون کریا تول کر جدا نہو دین ہے اور اونکو بین سب دین سے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اوی

(مادہ ۱۵۹) عین جو شئے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کرین مثلاً گھر اور گھوڑی اور کرسی اور ڈہیر گیہون کا اور ڈہیر دراہم کا۔

(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے۔ یعنے بیچنے والا

(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خرید سے۔ یعنے خریدنے والا

(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین) بھی کہتے ہین

(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے

(مادہ ۱۶۴) التغریر مبیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین نہو۔ (دہوکا دینا) غرض یہ ہے کہ دہوکا فریب

(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کے قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ غبن فاحش ہے۔ زیادتی نقص

(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجاتی ہے

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین اور اسمین پانچ فصل ہین ـ

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین ـ

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہی ـ

(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لیے مستعمل ہوتے ہین ایجاب و قبول ہے ـ

(مادہ ۱۶۹) ایجاب و قبول دو نو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہی اور جو بعد کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہی اور قول مشتری قبول ہی ـ اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور بایع کہے مین نے بیچا تو قول مشتری ایجاب ہی اور قول بایع قبول ہی اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا اون سے بھی بیع منعقد ہو جاتی ہی ـ

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہو جاتی ہی مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہی تو بیع منعقد نہین ہو سکتی ہی ـ

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہی مثلاً بیچونگا یا خریدونگا اس سے انعقاد نہیں ہوسکتا ہی۔

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہیں ہوتی ہی مثلاً بیچدے یا خریدلے مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری نے بایع سے کہا کہ یہ مال اتنے درم کو میرے ہاتہہ بیچدے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع ہوگی۔ اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا پہر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگی کیونکہ یہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہین

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب وقبول روبرو ہوتا ہی ویسا ہی بذریعہ خط وکتابت کے ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگہ کے لئے مقرر ہین اوسے گونگہ کا ایجاب وقبول ہوتا ہی۔

مگر گونگہ کے طلاق کی اشارہ سے معتبر نہیں

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہ ثابت ہی کہ ایجاب وقبول سے رضامندی طرفین ہوتا ہی اگر کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہوجاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے ہین اگرچہ لفظاً ایجاب وقبول نہو مثلاً مشتری نے نانبائی کو کچھ پیسے دئی اور اسنے کچھ روٹی اوسکو دی تو یہ بیع منعقد ہوگی یا مشتری نے کچھ پیسے بایع کو دیدئی اور ایک جنس اسباب اوٹھا لیا

بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک مُدّ گیہون سکتنے کو دیتا ہی بایع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہو گیا اور گیہون طلب کی بایع نے کہا کل دونگا بیع منعقد ہوگئی اگرچہ ایجاب و قبول ہوا - اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ سے گیہون دیگا اگرچہ کل ڈیڑھ دینار کو ایک مُدّ ہوگئی - اور ایسے ہی اسکے برعکس بھی ہوگا یعنی جب سستے ہو جاوین تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا - اور ایسا ہی کہ اگر قصائی کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب سے بکری کا گوشت کاٹ دے اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تول دیا مشتری لے لیگا اور اوسکو یہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے - (مُد ایک رطل اور ثلث رطل ہی یا جسقدر کہ آدمی اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر لے سکے اسی لیے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدیل ثمن کے لیے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا کہ ثمن زیادہ کردیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کرو تو جو قول کہ آخر ہوگا اوسپر بیع منعقد ہوگی -

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول و ایجاب آپسمین موافق ہووین -

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہیئے نہ ثمن مین زیادہ و کم نہ مبیع مین زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے کہا کہ یہ تھان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہے

نہ یہ کہ کل تھان یا نصف تھان بچاس قرش کو - اور اگر بایع نے کہا
کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے جاسئیے کہ مشتری
تین ہزار کو دونو گھوڑے لیوے نہ یہ کہ ایک گھوڑہ دو ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر منعقد ایجاب وقبول مین ضمناً مذکور ہو گی تو یہ موافقت
ضمنی کافی ہو گی مثلاً بائع نے کہا کہ یہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری
بولا کہ مین نے ڈیڑہ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہو گیا
اور بیع منعقد ہو گی - اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول
کر لے تو ڈیڑہ ہزار پر بیع ہو کر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا - اور ایسی ہی
اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ
آٹھ سو قرش کو مین نے بیچا تو آٹھ سو قرش پر بیع منعقد ہو گی اور دو سو
قرش مشتری کم دے گا -

(مادہ ۱۷۹) چند چیزون کے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ
ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہو وے یا نہو وے تو بھی مشتری کل اشیا
پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے
جو بیان ہوی ہے لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہے مثلاً بایع نے کہا
کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور
دوسرا ایکہزار کا یا یہ دونو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار کے ہین تو دونو گھوڑے تین ہزار

قرش کو لیگا نہ یہہ کہ ایک ایکہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول کیونکر ہوسکتا ہی اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر یک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہی مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۰) اگر چند اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا تو ہر ایک شے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہوسکتا ہی اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہوسکیگی مثلاً کہا کہ یہہ شے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری جسکو چاہی اوسکی قیمت سے لے سکتا ہی (صفقہ ہاتہہ پر ہاتھ مارنیکو کہتے ہین اور عرب مین دستور تہا کہ جب کوی معاملہ کرتے تھے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتھ مارتے تھے کہ یہہ معاملہ طے ہوگیا اور اس سے کوئی نہ پہریگا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہی —

(مادہ ۱۸۱) اوس جای کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہوویں مجلس بیع کہتے ہین —

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر ہووے

اور مجلس دراز رہی ایجاب کہنے والے کو اختیار ہے کہ اپنے ایجاب پر قائم
رہے یا نہ رہے ۔ مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے مول
لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بیچا بلکہ بہت
دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ مجلس
بہت دیر تک رہی ۔

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے
فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہوجائیگا اور اسکے بعد
جو قبول واقع ہو اوسکا اعتبار نہین مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ
مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کام یا کسی اور کلام
کے ساتھہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہوگیا
اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو ۔

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب
باطل ہوا اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہوگی مثلاً
بایع نے کہا کہ مین نے یہہ متاع بیچی پھر اس سے پھر گیا اب مشتری نے کہا
کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہوگی ۔

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول ہوا نہتا
کہ اوسنے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہوجائیگا مثلاً بایع نے

کہا کہ یہہ شئے ایکسو قرش کو بیچی اور ابھی قبول نہوا تہا کہ بایع نے
کہا کہ مین نے ایکسو پچیس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور
قبول ایجاب ثانی پر ہوسکیگا —

فصل چہارم جو بیع کہ بشرط واقع ہو اوسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کئے جاوے اگر موافق اور مقتضای عقد کے ہی تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جبتک قیمت نہ لون کا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے —

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہی اور شرط بھی معتبر ہے مثلا بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کرے یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دیوے تو یہہ بیع صحیح ہی اور یہہ شرط تسلیم قیمت کیلئے سو یدہی جو مقتضاے عقد ہے

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلد مین متعارف اور مشہور ہو اوسکا شرط کرنا صحیح ہی مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اسکو استر لگادی یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگادی یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند لگادے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا —

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھہ فایدہ نہین ہی تو بیع

بیع صحیح اور شرط لغو ہے مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر بیچتا ہوں کہ کسی اور کے ہاتھ نہ بیچنا یا اسکو چراگاہ میں چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے۔

فصل پنجم اقالہ یعنے فسخ بیع کے بیان میں۔

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہے کہ برضامندی بیع فسخ کر دیں۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیع کو اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع کا مجکو اقالہ کر دے اور دوسرا بولا کہ میں نے کر دیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہو گئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب و قبول کے ہے صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع میں مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ میں لازم ہے یعنے لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب میں کیا جاوے اگر اوسی مجلس میں بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے انمیں سے ایسا کام یا کلام کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست ہوی تو اب اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہہ ہے کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع تلف ہو گئی تو اقالہ صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھ تلف ہوئی تو باقی مین اقالہ بمقدار اوسکے قیمت کی صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین معہ زراعت خریدا اور کچھ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت مین بقدر قیمت اقالہ ہوسکتا ہے —

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہے (کیونکہ قیمت متعین نہین ہوتی ہے جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تھا اگر نہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دے سکتا ہے)

باب دوم جو مسائل کہ مبیع کے ساتھہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین

پہلی فصل مبیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین —

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے —

استثنا ہے بیع سلم

(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ مبیع ایسی ہو کہ بائع اوسکے دیدینے پر قدرت رکھتا ہو

دیکھو مادہ ۲۰۹ ۲۱۰

(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ مبیع مال متقوم یعنے قیمتی ہو —

(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو —

(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہوں کہ اور چیزون سے اوسکو تمیز ہوجاوے تب مبیع معلوم ہوجاتی ہے مثلاً اتنے سیر گیہون جو اینہ (استنبے) بیچی یا کوئی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو

مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔

(مادہ - ۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہی مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکھہ رہا ہی اور بولا کہ مین نے یہہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہی۔

(مادہ - ۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو وی تو کچھہ ضرورت نہین ہی کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہ سے کیجاوے

(مادہ - ۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنی بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہی کہ وہ ہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوی اور یہہ اوسکو اختیار نہین ہی کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیوی۔

فصل دویم بیان اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز ہی اور اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے۔

(مادہ - ۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہی اور جو پھل کہ ابھی ظاہر نہین ہوا اوسکی بھی بیع باطل ہے۔

(مادہ - ۲۰۶) اگر درخت پر تمام پھل ایک ہی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کھانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہی۔

(مادہ - ۲۰۷) جو پھل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تھوڑے تھوڑے

نمودار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریان تو جب تھوڑے نمودار ہوے انکی بیع مع اونکی جو نمودار ہونیوالے ہین گے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہوگی

(مادہ - ۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کردی اور ظاہر ہوا کہ مبیع اور جنس کی ہی تو بیع باطل ہے مثلاً شیشہ بیچا کہکر بیچا کہ وہ الماس ہے تو بیع باطل ہے

(مادہ - ۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بائع اوسکے دیدینے پر قدرت نرکھتا ہو اوسکی بیع باطل ہے مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی جانور بھاگ گیا کہ اوسکے پکڑنے اور دینے پر قدرت نہیں ہے۔

(مادہ - ۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت باطل ہے مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی کے۔

(مادہ - ۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہے۔

(مادہ - ۲۱۲) ایسی چیز کے ساتھہ خریدنا کہ قیمتی نہووے بیع فاسد ہے۔

(مادہ - ۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہے مثلاً بائع نے کہا کہ جتنے چیزین میری ملک ہین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان چیزون کو پہچانتا بھی نہین ہے تو یہہ بیع فاسد ہے۔

(مادہ - ۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہے مثلاً زمین مین سے تہائی یا آدھا۔۔۔ یا دسوان حصہ کو نقسیم ہوکر جدا نہوا ہو

(مادہ - ۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ - ٢١٦) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتھ بک سکتے ہین اور پانی نالے کے ساتھ بک سکتا ہے ۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہین ۔

(مادہ - ٢١٧) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے تولنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے صحیح ہی ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر بھی اونکا بیچنا جایز ہی مثلاً گیہون ۔ یا انگور کا ڈہیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا کوئی سامان اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جای اوٹھا کر لے گیا یہہ سب صحیح ہی ۔

(مادہ - ٢١٨) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ دے یا تول دے بیع صحیح ہی اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو ۔

(مادہ - ٢١٩) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جایز ہی مثلاً خوشہ انگور جو تنہا بیچے جاتے ہین یہہ بھی جایز ہی کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچین کہ دو چار سیر اوس مین سے نکال لین گے ۔

(مادہ - ٢٢٠) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ مین باوجود بیان قیمت ہر فرد اور ہر قسم کی جایز ہی مثلاً ایک ڈہیر گیہون کا یا (٦٠) صاع لکڑیونکی ایک کشتی یا ایک ریوڑ بکریونکا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گیہونکی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہی (صاع قریب پانچ سیر کے ہی اور رطل قریب آدہ سیر کے ہی) ۔

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود بتا ہو کر بھی بک سکتی ہے

زنجیر مروج ہے جو ۳۳ گز طول جس کے ۱۱ گز ہوتے ہیں

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہوگی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تھوڑے تھوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کر کے جس وقت بیع صحیح ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہووے وقت تسلیم کے اگر بیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہے بیع فسخ کر دے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع وہ لیلگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہوں پچاس کیل ہیں پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہیں اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر پینتالیس کیل ہوں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لے اور اگر پچپن کیل ہوں تو پانچ کیل زاید بایع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم ہے اور اگر نوے ہیں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے نوے انڈے پینتالیس قرش کو لیوے اور اگر ایک سو دس ہیں تو دس بایع کے ہیں اور ایسی ہی ایک مشک گھی کی بیچی کہ اس میں سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا۔

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور

ضرر ہوتا ہے اور کسی موزون کے مقدار اور قیمت بھی بیان کی گئی تو کل بیع
ہوگی اگر وقت تسلیم کامل ہے تو بہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے
کہ بیع فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسی ہی اگر زاید ہو تو بھی
اسی قیمت پر سب مبیع لیلیگا بایع کو زاید پر کچھ حق نہین ہے مثلاً الماس کا نگینہ پانچ قیراط
بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑھے چار قیراط ہون مشتری اُتنی ہی قیمت پر
لے یا بیع فسخ کرے اور اگر ساڑھے پانچ قیراط ہون تو بھی اوسی قیمت پر
لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدھا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ
الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے (قیراط ہر جگہ مختلف ہے مکہ مین دینار کا چوبیسوان
حصہ ہے اور عراق مین بیسوان حصہ ہے)

(مادہ - ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے
ضرر ہوتا ہے اور اوسکی مقدار اور اوسکی اجزا اور اقسام ہا قیمت اور تفصیل
بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ یا بیع فسخ
کرے یا یہہ سب ناقص ہو یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا
اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک جاودانی تانبے کی اس بیان پر
کہ یہہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑھے
چار رطل نکلے تو مشتری ایکسو اسی قرش دیکر لیگا یا ساڑھے پانچ رطل نکلے تو
دوسو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونو صورتون مین مشتری بیع فسخ کردیگا

(مادہ - ۲۲۶) اگر گز سے ماپنی کے چیزیں بیچے جائیں جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً چوبینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی تو ان دو نو صورتوں میں حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جسکے ٹکڑے کرنے میں ضرر ہی اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا ہی مثلاً بانات اور کپڑہ مثل مکیلات کے ہی مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری لیگا اور ایسی ہی ایک تہان کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہی اور وہ آٹھ گز ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کر دے یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوے اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہی اور ہر گز دس قرش کو بیچا گیا ہی وہ پچانوے گز نکلا یا ایک سو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی چاہی بیع فسخ کر دیوے اور چاہی پچانوے گز نوسو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش کو لے لیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہی جو قبا کے لئے یہہ کہہ کر بیچا گیا کہ وہ آٹھ گز ہی اور ہر گز پچاس قرش کو ہی اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کر دے یا نو گز چار سو پچاس قرش کو لے یا سات گز تین سو

پچاس قرش کو لے اور باقی ایک طاقہ بابات کا اس بیان پر کہ ڈیڑھ سو گز
ساٹھ ہی سات ہزار قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہے اب وہ ایک سو
چالیس گز نکلا تو مشتری چاہے بیع فسخ کر دے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار
قرش کو لیلیوے اور جو زاید نکلا تو جتنا زیادہ ہے وہ بایع لیلے گا

(مادہ - ۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت
بیان کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہے اور اگر
کم یا زاید نکلی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریوں کا ریوڑ (مثلاً) پچاس بکریاں ڈیڑھ
ہزار قرش کو ہیں اگر پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلے تو
بیع فاسد ہوگی —

(مادہ - ۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرح سے بیچے کہ مجموعے کے
اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر
کم نکلی تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود مقدار حصہ
قیمت کے لیلیوے اور اگر زاید ہے تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا
اس بیان پر کہ پچاس ہیں اور ہر راس پچاس قرش کو ہے بیچا پینتالیس راس
نکلے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑھے بائیس سو قرش کو
لیلیوے اور اگر پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہے —

(مادہ - ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتری کو یہ علم ہوگیا ہے کہ

مبیع کم ہے اور اوسنے قبضہ بھی کرلیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہین ہے

فصل چہارم جو جو چیزین کہ بلا ذکر بیع مین داخل ہوتی ہین اور جو کچھہ کہ داخل نہین ہوتے ہین —

(مادہ — ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھہ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ سب بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بیچی جاے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہین اور باغچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغچہ زیتون نہین کہتے ہین —

(مادہ — ۲۳۱) جو چیز کہ مبیع کا جز گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہین ہو سکتا ہے اور بیع سے اوسکے بیچنے کا رہے بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھہ اوسکی کنجی کا اور دودہ والی گائے کے ساتھہ جو بغرض دودہ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا جو دودہ پینے والا ہے بیع مین داخل ہونا ضروری ہے گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہے اور گائی بے بچہ کے دودہ ندیگی —

(مادہ — ۲۳۲) بیع مین جو چیزین ملے ہوے اور جڑے ہوے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بلا تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑ اوس مین جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ

چمن جو حویلی کے حدود میں داخل ہی اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدان میں لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر لانے جانے کے لئے ہو یہ سب بیع سے جدا نہیں ہیں بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہوئے

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزیں کہ نہ بیع کے ساتھہ شامل ہیں اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جڑی ہوئی ہیں اور نہ اوسکا جزو گنے جاتے ہیں اور نہ شہر کی عادت اور عرف میں شامل بیع ہیں وہ بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہیں کہ جہان چاہیں لے جاویں مثلاً صندوقیں اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع میں بے ذکر داخل نہونگی اور ایسے ہی لیموں اور پھولوں کے پودے اور وہ درخت جو بہار پھولوں کے لے جہان چاہیں لے جائیں اور رکہہ ہیں اور جنکو ہماری عرف میں نصب کہتے ہیں (اور جنکو ہندوستان میں گملوں میں لگاتے ہیں) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی جیسا زمین اور درخت کے بیع میں بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہی اور نہ پہل داخل ہوگا پر لگام گھوڑے کا اور مہار اور نکیل اونٹ کی اور جو چیزیں کہ عرف اور عادت میں داخل بیع ہوتی ہیں بے ذکر داخل ہونگے (اگر ہندوستان میں لگام داخل نہیں اور مہار اور نکیل داخل ہے)

(مادہ - ۲۳۴) جو چیز کہ بیع میں تابع ہی اوسکا ثمن میں کچھہ حق نہیں ہی مثلاً

اونٹ پر ابھی قبضہ نہوا اور مہار چوری گئی تو قیمت مین سے مہار کی قیمت وضع نہوگی

(مادہ ۲۳۵) عقد مین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہوتے ہین تو جمیع اشیا مشتملہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کے بیع مین بجمیع حقوقہا کہا تو اوسمین حق المرور وحق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین۔

(مادہ ۲۳۶) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تھا کہ مبیع مین کچھ زیادتی ہوگئی مثلاً گھوڑی نے بچہ دیا یا باغ مین پھل آیا اور ترکاریان لگین تو یہ یہ سب مبیع کے ساتھ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے

باب سویم وہ مسایل جو قیمت سے متعلق ہین۔ اوسمین دو فصل ہین

فصل اول قیمت کے اوصاف اور احوال کے بیان مین۔

(مادہ ۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کر لینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے۔ قابل رد

(مادہ ۲۳۸) یہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو۔

(مادہ ۲۳۹) جب ثمن موجود ہو مشاہدہ او اشارہ سے علم حاصل ہوتا ہے اور جب غایب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضرور ہے۔

(مادہ ۲۴۰) جب شہر مین کئی طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بھی ہے

(مادہ ۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوئی اور کئی طرح کے درہم اور دینار

چاہے ... نہ تو مشتری جسمین سے چاہے اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کرکے ادا
کرے ... اور بایع کوئی خاص قسم نہین لے سکتا ہے۔

(مادہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کرلیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کرلیا تو بھی متعین نہین ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دکھلایا اور پھر اوسکو دوسرے کام مین لیکر اور سونا مجیدی [ثمناً متعیناً] اوسی قسم کا ادا کردیا تو بایع لیلیگا اور جو دکھلایا تہا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا۔

(مادہ - ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہین (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلد کے دیسکتا ہے۔ مثلاً بلدۂ اسلام [قسطنطنیہ] بول مین ریال کے اجزا نہین ہین وہان آدہا اور چوتہائی ریال دے سکیگا۔

فصل دویم بیع کے وہ مسایل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہین۔

(مادہ - ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع مین صحیح ہے

(مادہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی مین مدت کا معلوم اور معین ہونا ضروری ہے۔

(مادہ - ۲۴۷) جب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوی کہ فلان دن یا فلان مہینے

یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہی مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہی۔

(مادہ ۔ ۲۴۸) اور اگر مدت معین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینہ سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ ۔ ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط حب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کی ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بنا خیر مدت یکسال منعقد ہوی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا۔

(مادہ ۔ ۲۵۱) بیع مطلق نے مدت مین قیمت پورا ادا ہونی ... اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط ... تو اوتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک ... فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو ... یا ایک مہینہ پر دیگا۔

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور مبیع میں تصرف کرنے ...

اسمین دو فصلین ہین

فصل اوّل حق کے ... قبضہ سے پہلے قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنے کا بیان

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہو ورنہ منقولات میں ایسا نہیں کر سکتا ہے۔

فصل دویم عقد سے بعد مبیع اور قیمت میں کم یا زیادہ کرنیکا بیان

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہ اختیار ہے کہ مبیع میں کچھ زیادہ کر دیوے اگر مشتری اوسی مجلس میں کہ جسمیں زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کر لیوے تو اوسکا حق اوس سے متعلق ہو گیا اور اوسکو وہ طلب کریگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہووے تو کچھ فایدہ نہوگا۔ اور اگر مجلس زیادتی میں زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہیں ہے مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری سے کہا کہ میں نے پانچ تربوز اور بھی آپ کو زیادہ کر دیئے یعنی پچیس تربوز بیس قرش کو دیئے اور مشتری نے اوسی مجلس میں زیادتی کو قبول کر لیا تو پچیس تربوز بیس قرش کو لیگا اور اگر اوس مجلس میں قبول نکیا تو کچھ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے جبراً نہ دلائینگے —

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت میں کچھ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادت میں قبول کر لیا تو بایع وہ زیادتی مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھ فایدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کی بایع نے اگر اوس مجلس
دو سو قرش کی زیادتی قبول کی ہی تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر
مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور
دو سو قرش زیادہ نہ لیگا —

(مادہ — ۲۵۶) اور ایسی ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کرسکتا ہی اور جسقدر
مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کردئے
تو بایع مشتری سے اسی قرش لیگا نہ زیادہ —

(مادہ — ۲۵۷) اور یہہ زیادہ کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا
قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہی مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گو یا عقد میع
اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہی —

(مادہ — ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہی اوسکے اصل عقد کے ثمن
مین قیمت لگای جائیگی مثلاً آٹھہ تربوز دس قرش کو بیچکر پھر دو تربوز اور بھی
زیادہ دئے گو یا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تھا کہ دو تربوز
تلف ہو گئے تو اب مشتری آٹھہ تربوز آٹھہ قرش کو لے گا اور بایع اس سے زیادہ
قیمت نہ لے سکیگا اور ایسی ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین دس ہزار قرش کو
بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول
کرلیا — ب شفیع ... شفعہ ... سب ... گیارہ سو گز زمین دس ہزار

قرش کو لیگا۔

(مادہ - ۲۵۹) اور ایسی ہی مشتری اگر قیمت مین زیادہ کریگا تو کل یعنے اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کئے اور پہر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلائی گئی تو بایع سارھے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاقدین کے حق مین ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کردی تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کردین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا

(مادہ ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کردی تو اوسکے حق مین صحیح ہے یہہ ہبہ ہے حاکم شرع کا مسئلہ نہ ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کردی تو شفیع دس ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت مین مشتری جب کرسکتا ہی کہ اصل مبیع قایم ہی ورنہ نہیں اور اسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہی تو مرد مہر زیادہ کرسکتا ہی اور اگر مرگئی تو مہر مین زیادتی نہین ہوسکتی ہی۔)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان مین۔ اوسمین چند فصل ہین

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان مین۔

تسلیم بایع کے جانب سے اور تسلم مشتری کے جانب سے ہوتا ہی)

مادہ ۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین پر جب بیع پوری منعقد ہو جاوے لازم ہی کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے -

مادہ - ۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہی اور خالی کر دینے کی یہہ صورت ہی کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوے - اور کوی امر تسلیم کا مانع بھی نہووے -

مادہ ۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہو گئی تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا (مکان مقفل سپرد ہی یا کنجی اوسکی دیا یا بتا دیوے)

(مادہ - ۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہی اسلئے ہر ایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہی -

(مادہ - ۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتریکو اذن دیدیا کہ قبضہ کر لے تو یہہ ہی تسلیم ہے -

(مادہ - ۲۶۷) جب زمین مین کھیتی کھڑی ہی بایع سے زمین جبراً خالی کرا لینگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا جبراً اوٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے -

(مادہ - ۲۶۸) جب پھل دار درخت بیچے جاوین تو بایع کو بحکم قاضی کہینگے کہ پہل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتریکو دیدو -

مادہ - ۲۶۹) اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پھل اوتار لو تسلیم ہی -

(مادہ-۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری اسکے اندر موجود ہی تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجھکو تسلیم کر دیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہی کہ فوراً دروازہ بند کر سکتا ہی اور قفل لگا سکتا ہی تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گھر مین نے تجھکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہی تو اتنا زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری وہان تک جاکر دخل کر سکتا تہا کافی ہے — بلا تسلیم بایع بہدات خود بلا قبض مشتری باید

(مادہ-۲۷۱) بایع نے اگر مشتری کو کنجی گھر کی دیدی تو مشتری کا قبضہ ہوگیا —

(مادہ-۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہو پکڑ لینا کافی ہی اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہی کہ مشتری بے دقت اوسپر قابض ہو سکتا ہی اور بایع نے اوسکو دکھلایا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ بھی قبضہ ہوگا — بچان پر بند ہا ہے

(مادہ-۲۷۳) مکیلات کو ماپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف مین بھر دینا کہ اوسکے لیے مشتری نے تیار رکھا ہی قبضہ ہے — تہیلے ہی

(مادہ-۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتھہ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکھدینا یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لیے کافی ہی —

(مادہ-۲۷۵) اگر بہت چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جگہ مین ہین کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہی تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہی مثلاً گیہون کا

اپنا راور کتابون کا صندوق جو جملہ بیچے گئے ہین کنجی دینا اور اجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ-۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکھکر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ (سکوت بمنزلہ اقبال) کی اجازت ہے

(مادہ-۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کرسکتا ہے جبتک کہ قیمت ادا نکرے - اور اگر بے اجازت قبضہ کر بھی لیا اور اوسکے قبضہ مین مبیع تلف ہوگئی یا اوسمین کچھ عیب پیدا ہوگیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا۔

فصل ثانی اسمین وہ مادہ ہین کہ جن مین مبیع کے روکنے کا بیان ہے

(مادہ-۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لئے کوی مدت نہ ٹہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت (بیع مشروط) نہ لیلیوے مبیع روک سکتا ہے۔

(مادہ-۲۷۹) اگر سب اشیاء بیچے ہین اور ہر یک کی قیمت (بایع کے ہاتھ ہون) بیان ہوگئی ہے یا نہووے جبتک کل قیمت نہ لیلیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہے۔

(مادہ-۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوی چیز بایع کے پاس گرو کرے یا کسیکو ضامن دیوے تب بھی بایع مبیع روک سکتا ہے۔ (اگر اوسکے ہاتھ مین ہے)

(مادہ-۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتریکو دیدی تو اپنا حق ساقط کر دیا اب یہہ اوسکو اختیار نہین ہے کہ مبیع مشتری سے واپس کرلیوے اور قیمت لینے تک اسکو روکے رکھے

(مادہ-۲۸۲) اگر بایع نے مشتریکو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسریکو دیدے (مشتری کے ہاتھ ہو تو)

اور مشتری نے قبول کرلیا تو اب بایع کا حق زایل ہوگیا اور مبیع مشتریکو
فورًا دیدیوے گا -

(مادہ ۲۸۳) اگر کوی شے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہہ حق نہین
کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو ٹہری ہے قیمت لے سکیگا

(مادہ ۲۸۴) اور ایسے ہی اگر اولًا بیع بے مدت ہوی تھی اور پہر مدت
ٹھرای گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہہ کہ مبیع روک سکے

فصل سوم - تسلیم کی جای کے بیان مین (کہ بایع مشتریکو مبیع اٹھا دیوے)

(مادہ ۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہ
مبیع موجود ہے وہان ہی دیوے مثلًا بلدہ اسلام بول مین تکفور طاغی کے
گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین پس مشتری تکفور طاغی مین جا کر
گیہون لیگا نہ یہہ کہ بایع اسلام بول مین پونچا دیوے -

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہے مگر بعد بیع کے
معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کریے یا قبول
کرے اور جس جا کہ مبیع اب موجود ہے وہان جا کر لیلیوے -

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہوی کہ بایع مبیع فلان جای پونچادیوے
تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پونچا دیوے -

فصل چہارم مبیع کے پونچانیکی مشقت اور اوسکے لوازم کے بیان مین

(مادہ ۲۸۸) زرِ ثمن کا تولنا اور گننا اور پرکھنا مشتری کے ذمہ ہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع –

(مادہ ۲۸۹) بیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری –

(مادہ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفۃً بیع ہوی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا – مجموعی بیچے ہوئے پہل

اور ایسی ہی گیہون جو مجازفۃً ہو کہلیان مین نکالنا اور لاد کر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانورون پر لاد کر لاتے ہین اوسکا مشتری کے گہر تک پہونچانا موافق عادت اور عرف اہر بلد کی ہے –

(مادہ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالون کا لکہنا مشتری کے ذمہ ہے مگر بیع پر شہوت اور گواہی محکمہ مین بایع لائیگا – یعنی قبالہ قاضی کو دیکہا کر

فصل پنجم اسمین جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) ابہی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتہ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا –

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہون تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا –

(مادہ ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کرلیا مگر قیمت ادا نکی تہی کہ مر گیا

بایع کو یہ حق نہین ہے کہ اپنے مبیع واپس لیلیے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے دام مساوی (رسدکن کا) حق دار ہوگا۔

(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے مفلس ہوکر مرگیا تو بایع مبیع اپنے قبضہ مین رکھہ کر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت لیگا اور حاکم مبیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروادیگا۔ اور اگر مبیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بایع لیکر باقیکا دعوی اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہون کے بدام مساوی (رسدکن) کریگا۔ اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہے۔

(مادہ ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دی اور مرگیا مشتری اپنے مبیع لے لیگا کہ مبیع بایع کے ہاتھہ مین امانت تھی اور قرض خواہون کا اوسمین کچھہ حق نہوگا۔

فصل ششم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے

(مادہ ۲۹۸) مشتری نے خریدنیکے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کرلیا اور قیمت کا بھی ذکر آگیا اور مشتری کے قبضہ مین جاکر تلف ہوگئی اگر قیمی ہے تو اوسکی قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر مثل غلہ وغیرہ۔

بے ذکر قیمت مشتری کچھ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھہ مین امانت ہے اگر تلف ہوا تو مشتری کچھہ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہی تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لے لینا وہ لے آیا اور مرگیا تو گھوڑے کی قیمت مشتری دیگا - اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہو گا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مرگیا اب مشتری کچھہ نہ دیگا کہ یہہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ مین امانت آیا تہا -

(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکھنے کے لئے لائے کہ آپ اوسکو دیکھینگے یا دوسرے کو دکھلائینگے تو یہ نقدی اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو کچھہ دینا نہ پڑے گا کیونکہ وہ چیز اوسکی پاس امانت تھی -

باب ششم خیارات کے بیان مین - اوسمین سات فصلین ہین

فصل اوّل خیار شرط کے بیان مین -

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہے کہ اپنے لئے یہہ شرط کرلین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہے - کہ ہم بیع قایم رکھین یا فسخ کردین اوسکو خیار شرط کہتے ہین - (لیکن مذہب حنفی مفتیٰ بہ یہہ ہے کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوے اوسی مدت مین اختیار ہے کہ بیع فسخ کردین -

(مادہ-۳۰۲) جب بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہوسکتا ہے -

(مادہ-۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہی کہ ایسے لفظ برتین جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی - اور فسخ قولی یہہ ہی کہ ۰ بغط کہے جو نارضامندی پر دلالت کرین مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی -

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہی کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے - اور فسخ فعلی وہ ہی کہ ایسا کام کرے جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہو وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک مین کرتے ہین کہ بیع کے لئے پیش کرے یا رہن کرے یا کرایہ پر دیدے تو اس سے بیع جایز اور لازم ہوگی اور اگر بایع صاحب خیار مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہوگی (یا مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہی یا بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کردے تو یہہ فعل جواز بیع ہی -)

(مادہ-۳۰۵) باوجود گزر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہوگی -

(مادہ-۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہیں ہوسکتا ہی - اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاویگا بایع کے وارثون کو کچھ حق نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثونکو حق فسخ واسترداد نہوگا —

(مادہ - ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہے اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اوسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسریکا اختیار مدّت خیار تک باقی رہیگا —

(مادہ - ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک مین سے خارج نہوگی اوسی کی ملک ہے - اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھرا تہا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تہا

(مادہ - ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک سے نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین ٹھرالیا تہا

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین —

(مادہ - ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ باعث رغبت اور خریداری کا ہوا - اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل ثمن پر جو ٹہرا ہے لیلیوے اور اوسکو خیار وصف کہتے ہین - مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودھ دیتی ہے اور پہر یہہ معلوم ہوا

کہ وہ دودہ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ رنگ ہی اور وہ زرد نکلا توان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہی

(مادہ - ۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہی اگر مشتری صاحب خیار وصف مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی وہ خیار ہی -

(مادہ - ۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو اوسکا خیار باطل ہوگیا -

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین -

(مادہ - ۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زرثمن دینگے تو صحیح ہی اور اسکو خیار نقد کہتے ہین -

(مادہ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زرثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ - ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مرگیا مرگیا تو بیع باطل ہوگی -

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان مین -

(مادہ ۳۱۶) جب بہت چیزونکی قیمت جدا بیان ہوی اور یہہ شرط ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہی لیوے یا بایع جو چیز چاہی دیوے تو صحیح ہی اوسکو خیار تعیین کہتے ہین -

(مادہ - ۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہی -

(مادہ ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہی کہ جو چیز مدت متعینہ کے انقضا پر لینا ہی متعین کر لے۔

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہی یعنے جیسے مشتری خیار تعیین والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہی کہ ان اشیا رمین سے ایک شئے متعین کر کے اوسکی قیمت ادا کرے جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مر گیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کر کے اوسکی قیمت ادا کر دے۔

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین۔

(مادہ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھے خرید لے تو اوسکو اختیار ہی کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کرے یا قبول کرے اسکو خیار رویۃ کہتے ہین۔

(مادہ ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہی اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مر گیا تو بیع تمام ہو گئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہی اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہی کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کر سکے

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اتنا ہی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہی کہ مقصود اصلی معلوم ہو جاوی مثلاً صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑہ وغیرہ پر لگا لے ہو ہی مین دیکھ لینا کافی ہوتا ہی اور کسی جگہہ صرف دل کا دیکھنا کافی

ہوتا ہی مثلاً جازم وغیرہ پر نقش اور اسکا دلدار ہونا دیکھا جاتا ہی اور جو بکری بچہ جننے کے لیے لیجاتی ہی اوسکی تہن دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ گوشت کہانے کے لئے لیجاتی ہی اوسکی کمر اور جو تر ٹٹول لیتے ہین اور کہانے اور پینے کے چیزین چکھ لیتے ہین - یہہ باتین اگر مشتری کر لین تو رویت تمام ہوگئی اور بیع منعقد کامل ہوگئی اب مشتری کو کچھہ اختیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکہنے کا دستور ہی اونمین نمونہ دیکہنا کافی ہے -

(مادہ ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے چاہی پھیر دیوی جیسے گیہون اور گھی اور تیل اور وہ چیزین کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور ریانات وغیرہ اگر نمونہ سے کم نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے یا نہ لیوے

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گھر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹھری کا دیکہنا ضروری ہی پر جہان ایک ہی طور پر گھر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا -

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے -

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لین اور کچھہ دیکھین

اور کچھ نہ دیکھیں پھر انکو بھی دیکھا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ سب لیوے
یا سب واپس کردے یہہ نہیں ہوسکتا ہی کہ جنکو دیکھا تہا وہ تو لیوے اور
جنکو پہلے نہ دیکھا اب پھیر دے —

(مادہ ۳۲۹) اندہے کی بھی خرید و فروخت صحیح ہی مگر جب اوسنے چیز
اسطرح خریدی کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی خریدی اور
اسکا حال اوسکے روبرو بیان نہوا پہر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہی
کہ لیوے یا نہ لیوے —

(مادہ ۳۳۰) اندہے کے روبرو کسی چیز کا سب حال بیان ہوگیا اور اسنے
خرید لی اب اوسکو اختیار نہیں رہا —

(مادہ ۳۳۱) اندہے نے گہر ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگھنے کی چیز
سونگھلی اور چکھنے کی چیز چکھ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہی —

(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکھی اور نہ خریدے
پھر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہی پر دیکھا کہ پہلے سے کچھ متغیر ہوگئی ہی
تو اوسکو اب اختیار ہی —

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکھ لینا موکل کا دیکھ لینا ہی

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بھیجا کہ بائع سے بیع مانگ
لاوی اوسکو رسول کہتے ہیں اسکا دیکھ لینا کافی نہوگا —

(مادہ-۳۳۵) مشتری نے جو شئے دیکھے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف کر دیا تو اب مشتریکو اختیار نہین رہا۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین۔

(مادہ-۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر ہوا ہو کہ مبیع عیب سے پاک ہی یا عیب دار ہی اور یا صحیح و سالم ہی یہہ حکم ہی کہ مبیع سالم اور بی عیب ہو

(مادہ ۳۳۷) ایک شئے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ پھیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہو گا کہ اس عیب کے عوض کچھ قیمت کم کر دی اسکو خیار عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اور پرکھنے اور جانچنے والون کے نزدیک قیمت گھٹ جاتی ہی اوسکو عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۹) جو عیب بیع مین کہ بایع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہی۔

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہو وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۴۱) بایع نے ذکر کر دیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے باوجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۲) اگر بایع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون مین اوس سے بری ہون تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۳) اگر مشتری نے بجمیع عیوب قبول کرلیا تو پھر اوسکا دعوی خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوئی ہے اور لنگڑا بھی ہے اور اور بھی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نرہی

(مادہ ۳۴۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوئی اور اوسنے مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اسکو اختیار عیب نرہا —

(مادہ ۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب مبیع مین عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری ردنکر سکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان قیمت مین آیا ہی اوتنا بایع سے پھیر لیگا مثلاً مشتری نے تہان لیکر چادر وغیرہ بنائی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان ثمن لے لیگا —

(مادہ ۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور آنکنے والون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے اون سے انکو ایا جاوے کہ یہہ تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تہا اور اب جو یہہ عیب قدیم کر تو کیا قیمت کا ہی ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن مین سے مشتری کو بایع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری نے ساٹھہ قرش کو لیا اور کترڈالا اور پہر معلوم ہوا کہ اوسمین عیب قدیم بھی تہا

اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹھہ قرش کو تہا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہی تو مشتری پندرہ قرش بایع سے لے لیگا اور اگر اونھون نے اصل تہان اسّی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹھہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہی جو اسّی قرش کا ربع ہی پس ساٹھہ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنی پندرہ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاے اور فرق دونون دس قرش کہ جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہی پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا

(مادہ ۳۴۷) پیع ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کی یہان پیدا ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گھورہ جو بیمار ہوا تہا اچھا ہو گیا۔

(مادہ ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کی یہان عیب پیدا ہوا اما بایع راضی ہو گیا کہ مجھکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار ردیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اوسکے یہان بھی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیچ ڈالا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ اسنے اس تصرف سے

درستی ردکی رضاء عیب باطل کی

بایع کو واپس لینے سے روکدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہی کہ مین اپنا کپڑا کترا ہوا لے سکتا تھا تمنے کیون سیدیا اب نقصان مین کیون دون - مگر اسمین شرط یہہ ہی کہ کوی اور امر مانع ہنو کہ بایع نہ لے سکے -

(مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوی چیز زیادہ کر دی مثلاً کپڑہ سلوا لیا یا رنگوا لیا یا زمین مین درخت لگوای تو بعیب قدیم واپس نہ کر سکیگا -

(مادہ ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہوگیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہی یا رنگوا لیا ہی مشتری سے لے لیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا - پس اگر مشتری نے بیچڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا -

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدی اور ابھی قبضہ ہنوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتریکو اختیار ہی کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کری یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کری اور بے عیب بعوض اوسکی قیمت کے لیوی اور اگر قبضہ کرچکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پھر یہہ جب جایز ہی کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر ہنو - اور بے رضامندی بایع کے سب مبیع واپس نکر سکیگا - مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین

قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دونو واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد عیب
نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے
مرضی بایع کے واپس ندیگا اور اگر جدا جدا کرنے مین ضرر ہوتا ہی مثلاً جوڑا
جوتے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیلات
مین سے یا موزونات مین سے اور اسمین سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور
کچھ بے عیب تو اختیار ہی کہ سب لیوے یا سب واپس کرے

(مادہ ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوی پاے اگر تھوڑی
عادت کے موافق ہی تو بیع صحیح ہی اور اتنی بہت ہی کہ لوگون کے نزدیک
عیب گنا جاتا ہی تو مشتری کو اختیار ہی لیوے یا واپس کرے —

(مادہ ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند ہین اگر اومین کچھ
خراب نکلے مگر اتنی کہ عادت مین بہت نہ گنے جائیں مثلاً ایکسو مین دو تین
انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے ۔ اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین
دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا ۔

(مادہ ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھ انتفاع
نہیں ہوسکتا ہی تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری
لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ اون سے نفع کچھ نہیں ہوسکتا ہو

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان ـ

(مادہ ۳۵۶) بیع میں اگر غبن فاحش مع دہوکا ہووے تو مشتری جسکو غبن ہوا بیع فسخ کر سکے گا مگر جب کہ مال یتیم ہووے تو بغیر دہوکا کے بیع فسخ ہو گی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے یتیم مستثنیٰ ہے اس مسئلہ میں

(مادہ ۳۵۷) اگر بائع نے ہو کہ غبن کیا او [illegible] تو مشتری بیع فسخ کر سکتا ہے ـ

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے [illegible] مر جاوے تو اوسکا وارث بھی دعوی غبن نکرے گا کہ یہہ دعوی دہوکا کی میراث نہیں [illegible]

(مادہ ۳۵۹) مشتری کو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہے [illegible] تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہو گیا ـ

(مادہ ۳۶۰) اگر مبیع جسمیں غبن اور دہوکا ہے ہلاک ہو گئی یا زمین پر مشتری نے گھر بنا لیا تو اب بیع فسخ نہیں کر سکتا ہے ـ

باب ساتوان بیع کے اقسام اور انکے احکام کا بیان ـ اور

اسمیں چھہ فصل ہیں ـ

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان ـ

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہے کہ رکن بیع اوس سے صادر ہو جو اہل ہو یعنے عقل مند اور تمیز دار ہو یا اوسکے طرف نسبت

نابالغ مجنون فاتر العقل نہو

کر عوض قابل اوسکے حکم کے ہو

(مادہ ۳۶۲) اگر بیع ... بغیر ... ولی وصی وکیل متولی ... ہو باطل ہے جیسا بیع مجنون کی۔

(مادہ ۳۶۳) جو شے کہ مبیع ہو اوسمین شرط ہے کہ وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بھی ہو۔ پس جو شے کہ معدوم ہو یا اوسکے دینے پر قدرت نہو یا وہ مال قیمتی نہو تو بیع باطل ہوگی۔

(مادہ ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہوں کہ بیع مشروع نہین ہو سکتی۔ مثلاً مبیع معلوم نہین یا مجہول ہو (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑا بے تعین بیچا) یا قیمت مین خلل ہو (مثلاً یہہ بیان نہوا کہ روپیہ حالی ہے یا چلنی مطلق روپیہ کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہے کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور مبیع مین حق غیر بھی نہو۔

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہو جاے تو بیع جایز ہوگی اور مشتری مبیع مین اوسوقت تصرف کر سکتا ہے۔

(مادہ ۳۶۷) جب بیع مین کوئی خیار نہ پایا جاوے تو بیع لازم ہوگی

(مادہ ۳۶۸) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی
اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے —

فصل دوم بیع کے قسمون کے احکام کے بیان مین —

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہ حکم ہے کہ مشتری مبیع کا مالک اور بایع ثمن کا
مالک ہو جاتا ہے —

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہے اگر مشتری
نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت
رہیگی اگر بے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا —

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت
دی مشتری مالک ہو جائیگا — اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو
اوس پر ضمان آویگا — یعنے اگر مبیع مثلی ہے تو اوس پر مثل کا دینا لازم
ہوگا — اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تھا —

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہے — مگر جب مشتری کے
قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسرے کے ہاتھ بیچدی یا کسی کو
ہبہ یا مشتری نے اپنا کچھہ مال اوسمین بڑہا دیا — مثلاً حویلی کی تعمیر کی
یا زمین مین درخت لگائے یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا مثلاً

گیہون کو پیکر اما کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہو گیا —

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہو جای — اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے بیع روک رکھیگا —

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فورًا حکم کی مفید ہی —

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہو دی تو کسیکو یہہ اختیار نہین ہی کہ اس سے پہر جاے —

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہی اوسیکو حق فسخ ہی

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف مین جب اجازت ہو جاے تو حکم بیع کی مفید ہوگی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہوگی — اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہی کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہون — اگر ایک بہی انمیں سے ہلاک ہو گیا تو اجازت صحیح نہوگی —

(مادہ ۳۷۹) بیع مقایضہ مین دو نو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین کہ اون مین بیع کی شرائط کا اعتبار ہوگا — اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری کو و مشتری بایع کو معًا مال ادا کرین —

فصل سوم بیع سلم کا بیان —

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے مشتری بایع کو کہے کہ میں نے اسقدر قرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل گیہوں دیگا۔ اور اوس نے قبول کرلیا بیع سلم منعقد ہوگی۔
اور مبیع کے تسلیم کو مدت ہو جسمیں مقدار جنس و قسم ادا ہو

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا میں منعقد ہوتی ہے جو مقدار اور وصف سے متعین ہوسکیں مثلاً جیدّ (کھرا) ہونا اور خسیس یعنے (کھوٹا) ہونا

(مادہ ۳۸۲) کیلات اور موزونات اور گز سے ماپنی کی چیزوں کے کیل اور وزن اور گز سے مقدار متعین ہوتی ہے —

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنتے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی —

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے —

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جاجم اور فرش یہہ سب گز سے ماپنے کے چیزین ہین انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے —

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لئے جنس کا بیان ہونا شرط ہے مثلاً گیہوں یا چاول یا کھجور— اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہے مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہماری عرف مین بعل کہتے ہین— یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا

بانی دیا گیا ہو کہ جسکو سئے کہتے ہین اور بیان وصف بہی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار قیمت کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کہ کب اور کس جگہہ پہونچاوی بیان ہونا ضروری ہی۔

(مادہ ۳۸۷) اور سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہی کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کر دی جاوے ۔ اگر بے اداے قیمت دونون نے برخاستت کی تو بیع سلم فسخ ہو گئی ۔

فصل چہارم استصناع کے بیان مین ۔

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کر لیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہو گئی مثلاً مشتری نے اپنا پاون موچی کو دکہلایا اور کہا کہ جوڑا جو تیکا سختیانی اتنے قرش کو بنا دی۔ اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجہکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کر دیا اور بڑہائی نے بہی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع منعقد ہو گی ۔ یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنا دو کہ ہر یک کی قیمت اتنی قرش ہو گی ۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کر دے کارخانے والے نے قبول کر لیا ۔ بیع استصناع ہو گئی ۔

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہی اوسمین استصناع صحیح

ہوگا جیسیں کہ استصناع جاری ہیں ہے اور مدت بھی بیان ہوئی تو یہہ بیع سلم ہوگی
اوسکی سب شرطوں کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت بھی بیان نہو تو بھی بیع
استصناع تصور ہوگی —

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع میں اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف
اور تعریف کردینا ضرور ہے —

(مادہ ۳۹۱) استصناع میں وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہیں ہے

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہوچکی تو ہر کسی کو یہہ اختیار نہیں ہے
کہ اوس سے پھر جاوے — پر مصنوع اگر موافق اون اوصاف کے نہو جو بیان ہوئے
تھے مستصنع کو اختیار ہے کہ چاہے لے یا نلے —

فصل پنجم بیع مریض کے احکام —

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں کچھہ مال ایک وارث
کے ہاتہہ بیچا تو یہہ بیع سب وارثونکی اجازت پر موقوف رہیگی — اوسکے
مرنیکے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں —

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنی مرض موت میں کسی اجنبی کے ہاتہہ کوئی
چیز ثمن مثل کے عوض بیچی تو یہہ بیع صحیح ہے — (ثمن مثل یعنے اس جیسی چیز کی
مالیت واجبی
قیمت اسی قدر ہوسکتی ہے) اور اگر ثمن مثل سے کم پر بیچے اور بیع مشتری کو
دیدی تو یہہ محابات ہے اسمیں ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال ایسے اوس کی

قیمت پوری ہو جاے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے
اور وارثون کو دیدے اگر اوس نے پورا کر دیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین
فسخ کر دینگے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑھ ہزار
قرش کی ہے اس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتھ جو وارث نہین ہے
ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مر گیا۔ اور اوس حویلی کی اصل
مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی رہے تو یہہ بیع صحیح ہے وارث
فسخ نہین کرسکتے۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچی کہ یہہ محابات کا
نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اونکے
مورث نے محاباۃ دے طلب کرین اگر اوس نے دیدئے تو میت کا ترکہ ہی
وارثونکو اوسکا فسخ نہین پہونچتا اور اگر اوس نے نہ دئی تو مالک بیع فسخ
کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محاباۃ قیمت سے کم کو بیچنا ہے)
(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے
کم کو بیچا۔ اور قرضدار مر گیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گھرا ہوا ہے تو سب
قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ مین داخل کرینگے اگر مشتری نے
ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان مین

(مادہ ۳۹۶) جیسا بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلے

ایسے ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جایز نہین ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکے۔

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر حصہ شرط کر لین کہ مبیع کے نفع مین سے کسی قدر بایع بھی [illegible] گا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دونون اسپر راضی ہو گئے کہ انگور کا نفع دونون کو نصفا نصف ملے صحیح ہے [illegible] شرط کا پورا کرنا [illegible] ہوگا

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا مین قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہو گئی تو مشتری [illegible] ساقط ہو گیا

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے [illegible] مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہو گئی تو بمقدار قیمت [illegible] قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہو گیا مشتری اپنا باقی قرض بایع [illegible] سے لے لیگا۔

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی [illegible] مشتری کا قرض کم [illegible] مبیع تلف ہو گئی [illegible] مشتری بایع [illegible] اگر مشتری کی [illegible] قدر [illegible] دیگا۔

(مادہ ۴۰۲) [illegible] مشتری مر جاوین [illegible] اسکے وارث فسخ کر سکتے ہین۔

(مادہ ۴۰۳) جبکہ بیع بالوفا مین مشتری اپنا قرض پورا نہ لے [illegible] اور قرض خواہ مبیع اپنے قرضہ مین [illegible] روک سکتے ہین۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان میں اور اوسمین ایک مقدمہ اور آٹھ باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو اجارہ سے متعلق ہیں۔ ۵ ۲۱ ہیں

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہیں منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی نے گھر میں جو رہنے کا فائدہ حاصل کیا اس کے بدلے جو دینا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہیں اور استیجار کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت میں اجرت کے ہیں اور کبھی ایجار کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض معین بیچنا۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اور اسکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہین ہے۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ مین وقت عقد سے اعتبار نہین ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آئندہ سے کہ آپس مین مقرر کیا گیا مثلاً یہ حویلی اتنے روپیہ کو

انہی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آئندہ سے اوس کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے ہیں (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہیں۔ اور موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اوس میں اپنا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو کہیں لیجانے کے لئے دیا۔

مستاجر فیہ حمال کا بار مستاجر فیہ
کرایہ کا مکان مستاجر فیہ

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مثل وہ کہ آنکنے والے اور جانچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کردیں۔

مقدار اجرت جو بے غرض آنکنے والا

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس میں مقرر کر لیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا بدل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال (فایدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو)

جو چیز کرایہ دینے کے لیے مقرر کیگئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور
دوکان کرایہ کے لیے خریدی گئی ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً
کشتیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اس بات کی
دلیل ہے کہ یہہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنی واسطے کوئی شئے بنائی اور یہہ
لوگون کو اطلاع دی کہ یہہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ شئے معد للاستغلال
ہوگی۔

(مادہ ۴۱۸) جو شخص انّا کو نوکر رکھے اوسکو مسترضع کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۹) آپس مین منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً
ایک حویلی مین ہر شریک ایک سال رہا کرے۔

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۴۲۰) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جسپر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے۔ قسم اول
کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہہ تین قسم ہے
ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور
برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا قسم دوم وہ اجارہ
کہ جس مین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ ماجور اور اجیر
کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ

والونکا نوکر رکہنا جیسا درزی سے کپڑے اسلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے -

(مادہ ۴۲۲۵) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ فقط مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم یا ہوادار - دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کر سکتا ہے - مثلاً پلا اوٹہانے والے یا درزی یا دلال اور رنگریز اور کرایہ کی کرسی والے اور گہاٹ کی کشتی والے یہہ سب اجیر مشترک ہین کہ ایک شخص کے ساتھہ مخصوص نہین - بلکہ ہر شخص کا کام کرسکتے ہین اگر یہہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جاتے ہین جب یہہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹہا ئینگے اور کسی کو کرسیان نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی مین نہ بٹہائینگے -

(مادہ ۴۲۲۵) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکہہ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکہہ سکتے ہین - مثلاً ایک گانون کے سب لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکہا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہون نے یہہ اجازت دی

کہ اور لوگون کے بھی جانوز چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہوجائگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکردے مستحق اجرت نہ ہوگا

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجا لاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہ ہوگا۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی چیز لے تو وہ وہی کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہ کہ اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ وہی کام کریگا جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس مین نہ کرسکیگا کہ اوس سے زیادہ مضرت ہوگی

(مادہ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھہرا لینا اور مقرر کرلینا ضرور ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہین کرواسکیگا۔

(مادہ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب ہوجاوے تو اوس مین مقرر کرنا لغو ہے مثلاً گھر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے

(مادہ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے

خواہ وہ حصہ قابل قسمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہیں دے سکتا ہے اور
مہایات کی صورت مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین
خلل نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا
مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا۔

(مادہ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ
دے سکتے ہین۔

(مادہ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دیسکتا ہے ان مین سے
اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کردے تو اوسی سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جاویگا
جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے متعلق ہین۔ اس مین چار فصل ہین۔ فصل اول
رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال کئے جاتے ہین وہ ایجاب
و قبول ہین مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور مین نے اجارہ لیا۔
اور مین نے قبول کیا۔

(مادہ ۴۳۵) جیسی بیع صنعہ ماضی سے منعقد ہوتی ہی ویسا ہی اجارہ بہی اور صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلا مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجہے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صورتومین منعقد نہوگا

(مادہ ۴۳۶) جیسا روبرو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہی ویسا ہی بذریعہ کتابت سے بہی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہی جو معروف ہی

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے مثلا مسافرون کے فرودگاہ مین گہوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گہوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بہی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور معین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلا ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹہ قرش پر راضی ہو تو ہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بہی پچاس قرش دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بہی نہ نکلا تو اوس کو ساٹہ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ

رہا تو اُنشی فریق واجب الادا ہونگے اور اگر دونوں اپنے اپنے کلام کرنے
رہے اور مستاجر اس میں رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی

(مادہ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس میں گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا زیادہ کرد
ایک نے کہا کچھ کم کرد تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور
صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہیں ہے

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہوگیا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے
کہ کرایہ پر کچھ اور بڑھا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی
زمین اجر مثل سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے

(مادہ ۴۴۲) مستاجر وراثت یا ہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زائل ہوگیا

(مادہ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جاری نہیں ہو سکتا ہی
تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے تخت کے واسطے باورچی ٹھہرایا لیا اور دولہ مرگیا
یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی
اگر ایک شخص کے دانت میں درد تھا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت
نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا
یا انا مرگئی تو اجارہ زائل ہوا۔ اگر مستاجر صبی مرگیا تو اجارہ فسخ نہ ہوگا

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جائز ہونیکی شرطوں میں

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہی کہ دونو صاحب عقل و تمیز ہون

(مادہ ۴۴۵) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود ہی اس چیز پر تصرف کر سکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہی اگر اصل مالک بچہ ہی یا دیوانہ تو ولی اور وصی یا حرمثل اجارہ دے سکتے ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بہی ہین کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنے کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر ان مین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قائم نرہیگا

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہی

(مادہ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہی دو دوکانو مین سے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا

(مادہ ۴۵۰) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہی

(مادہ ۴۵۱) منفعت یعنے معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو

(مادہ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہوجاتی ہی کہ حویلی

اور دوکان اور اناکے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے
(مادہ ۴۵۳) اور گہوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ یہ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لادکر لیجاینگے اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا ہی ضرور ہی
(مادہ ۴۵۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہی کہ کس کام کے لئے اور کتنی مدت کے لئے لیتے ہین اگر زراعت کے لئے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہی کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہی کہ جو چاہین بوئین
(مادہ ۴۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اوسکی مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگریز کو کپڑا دکہانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ ہی کہنا
(مادہ ۴۵۶) اور بوجہہ اٹہانے کے لئے بوجہہ دکہلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجہ اتنی دور لیجانا ہے
(مادہ ۴۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین ہی ہو ورنہ جو گہوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جاسکتا ہی

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۴۵۸) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا

مجنون ہوگیا تو اجارہ فسخ نہوگا

مادہ (۴۵۹) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہی مگر یتیم اور وقف کے مال مین مستثنی ہین
اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہی ـ

مادہ (۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہون مگر صحت کی کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہی

مادہ (۴۶۱) اجارۂ فاسدہ بھی جاری ہوتا ہی مگر اجرت مثل لازم ہوگی نہ وہ اجرت
کہ مقرر کئے گئے ـ

مادہ (۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اس سی ہوتا ہی کہ اجرت مجہول ہو تو اس صورت مین
اجرت مثل جسقدر ہو دلائے جاوی اور کبھی اس سے ہوتا ہی کہ شرائط صحت
پائے نجاوین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سی زائد نہ دلائی جاوینگی

باب دوم اجرت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان مین

مادہ (۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہو سکتی ہین وہ اجارہ مین بھی ہو سکتی ہین اور اجارہ مین
وہ چیزین بھی بدلہ ہو سکتی ہین جو ثمن نہین ہو سکتیں مثلاً باغ جو کرایہ لیا اوسکے کرایہ مین گھر رہنے کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا ـ

مادہ (۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے

مادہ (۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہی تو اوسکا وصف اور اوسکے مقدار
بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات
متقاربہ کا اور ایسی چیزون کے اوٹھالیجانی سے محنت ہوئی ہی اور خرچ
بھی لگتا ہی تو انکو وہین پونہچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہی اور اگر کوئی

جگہہ بیان نہین ہوئی اور ماجور زمین ہی توجہان زمین ہی وہین حاضر کردے
اور اگر کوئے کام ماجور ہے توکام کی جای پر پونہچادی اور اگر ماجور کوئے
اوٹھانے کے لیجانی کے چیز ہے تو بجای عقد حاضر کردی اور اگر ایسی چیزین ہین کہ
اونکے اوٹھالیجانے مین نہ محنت ہی اور نہ خرچ ہی تو وہان پونہچا لیجاوے
کہ جہان موجر پسند کری۔

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہی اور اجرت کا کیونکر تحقق ہوتا ہے

مادہ (۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہین ہے ۔
مادہ (۴۶۷) اگر مستاجر نی اجرت جلد دیدے تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا
اور مستاجر واپس نہین لے سکتا ہے ۔
مادہ (۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکھنا چاہیے
کہ کیا چیز ہی منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونو صورتون مین مالک
اور کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین شی ماجور نہ دینگا اور کاریگر کام نہ کریگا
یعنی دونو اونکو طلب اجرت پیشگی جایز ہی اگر نہ دیوی تو عقد اجارہ فسخ کر سکتی ہین
مادہ (۴۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گھوڑا کرایہ لیا
کہ فلان جای تک جاکر آئین گے جب وہان تک جاکر اس جای تک واپس
چلے آئے کہ جہان سے جانا ٹہرا تہا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا ۔
مادہ (۴۷۰) جب اجارہ صحیحہ مین منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی ہو منفعت

ہ لے تب بھی زرِ کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گھر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا
کرایہ لازم ہوگا گو اوسمین نہ رہے ۔

مادہ (۴۷۱) اجارہ فاسدہ مین منفعت لینی پر قدرت نہین ہو سکتی ہے
اور بے حصولِ منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا ۔

مادہ (۴۷۲) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال مین لایا اور وہ چیز
معد للاستغلال ہے تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہین یعنی معد للاستغلال
بھی نہین ہے اور صاحبِ مال نے اپنی چیز طلب کیکے پر بھی اوسکو استعمال
کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا تو گویا
اجرت دینی پر راضی تھا ۔

مادہ (۴۷۳) عاقدین جو شرط کرین تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہوگے ۔
یعنی قدرتہ پر ادا کرنا یا فوراً ادا کرنا یا کچھ وعدہ نہو

مادہ (۴۷۴) اگر تاجیل یعنے ادا اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہو گئی
تو آخر مستاجر کو ماجور دیوی یا کاریگر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت
مقررہ پر اجرت ادا کیجاوے ۔

مادہ (۴۷۵) اجارہ مطلقہ مین اولا اجرت نہے ماجور مستاجر کو دیدی یا کاریگر
اپنا کام کر دے یعنے اوس اجارہ مین کہ کوئی شرط تاجیل اور تعجیل وغیرہ
نہوی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو ۔

مادہ (۴۷۶) جس وقت تک ادا اجرت ٹھہرا ہے مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ

تولازم ہے کہ انقضائی زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے —

مادہ (۴۷۷) لزوم اجرت کی لئی ماجور دینا شرط ہے یعنی جس وقت سی کہ شئے ماجور مستاجر کو پونہچ گئے اجرت بہی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچہ زمانہ عقد کا گزرا تو اجرت لازم نہوگے —

مادہ (۴۷۸) اگر شئے ماجور ایسے ہوگئی کہ اوس سی انتفاع بالکل نہین ہوسکتا ہے تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گر گیا اور جب تک کہ تعمیر ہووی نہانا نہین ہوسکتا ہے اس لئی اِن ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکے کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوگے پر مستاجر نے چکے خانہ سی کچہ اور فائدہ سوا آٹا پسوانے کی لیا تو اوسکے اجرت اوسپر لازم ہوگے —

مادہ (۴۷۹) دوکان پر کرایہ لے کر قبضہ کیا اور چند دن تک کساد بازاری رہی تو اتنی دنون کا کرایہ دیگا یہہ نہوگا کہ یہہ کہی کہ دوکان بند ہوگئی اور میرا کام نہ چلا —

مادہ (۴۸۰) کشتی کرایہ لے اور سوار ہوکر کسی گہاٹ تک گیا اور آتی آتی تک مدت معینہ گزر گئے تو آتی تک جو مدت زاید ہوگئے اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا —

مادہ (۴۸۱) ایک شخص نی اپنا گہر کسی کو بے کرایہ دیا کہ اسکے مرمت کرتی رہے

اور اسمین رہا گرد تو یہ عاریت ہی اور جو کچھہ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت مین
شمار ہوگا اور سینے والا کرایہ اتنی مدت کا نہ لےسکیگا —

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئی اپنی پاس روک سکتا ہی یا نہین
ماده (۴۲۴) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہی اگر اجرت قرار
نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئی روک سکتا ہے مثلاً درزی سے
جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہی اگر وہ کپڑا درزی کے پاس
تلف ہو جاوے تو مالک اوس سی ضمان نہ لیگا —
اگر بے اوکے عمل اوسکی تعدی ہوا ہو
ماده (۴۳۴) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہی مثلاً حمال یا ملاح
انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کی لئے روک سکین اور
اگر روک لیا اور تلف ہو گئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے
یعنی یہہ دیکھین کہ حمال جس وقت پلہ اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہی پس اپنی پاس سے
اجرت حمال کے دیکر وہ قیمت لیلیوی اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا
تو اوس وقت پلہ کے جو قیمت ہوگے وہ لیلیوے اور اجرت نہ دیوی —

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین +

ماده (۴۴۴) مالک اپنا مال دوسری کو ایک مدت کی لئے اجارہ دیسکتا ہے
جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال —

مادہ (۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا —

مادہ (۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچھ ذکر نہیں آیا تو وقت عقد سی اعتبار کیا جاویگا

مادہ (۴۸۷) جب یہہ جائز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دیجاوی اور ہر مہینی کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بہی جائز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو —

مادہ (۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینی کی لئی کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کی لئی تو یہہ اجارہ ماہ بماہ ہی اور اگرچہ کوئے مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینی کا دینا ہوگا

مادہ (۴۸۹) اگر ایک ہی مہینی کے لئی کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گزر گئے تو باقی دن جو رہے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا —

مادہ (۴۹۰) اگر چند مہینون کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینی میں سی کچھہ دن گزر چکی تہے تو اس مہینی کے باقی دن ماہ آئندہ کے کچھہ دنوں کے ساتھہ لگا کر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینی کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئی جائینگے —

مادہ (۴۹۱) جب بہت مہینون کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تہا یعنی اوسکے کچھہ دن گزر چکے تہے تیس دن لگا لئے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دن کا حساب ہونا رہے گا —

مادہ (۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئی کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے شمار ہوئینگے۔

مادہ (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ او سوقت کیا گیا کہ اوّل مہینے کے کچھ دن گذر چکی ہیں تو آب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے شمار کئے جاوینگے۔

مادہ (۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سی کرایہ لی گئی اور مہینوں کا شمار معلوم نہین کہ کتنی مہینے کے لئے ہی تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا تو دونونکو اختیار ہے کہ ماہِ نو کے روزِ اول یا اوسکے شب میں اجارہ فسخ کریں پر جب یہہ روزِ اوّل اور اوسکی شب دونو گذر گئے تو اجارہ فسخ نہیں ہوسکتا ہے اور اگر مہینے کے اندر ایک نی کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہِ آئندہ سی مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہِ آئندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرنا رہیگا۔

مادہ (۴۹۶) اگر ایک بڑہی کو ٹھہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روزِ عقد سے دس دن مقرر ہوئینگے اور اگر موسم گرمی کا ہے تو ضرور رہے کہ یہہ متعین کیا جاوی کہ یہہ کون سے مہینے مین کونسے دس دن کام کریگا۔

(یہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ بہہ تعین کچہ ضرور نہین ہے۔

باب پنجم خیار کی بیان مین اور اسمین تین فصل ہین فصل اول خیار شرط کی بیان مین

مادہ (۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جائز ہوتا ہے ویسا ہے اجارہ مین بھی جائز ہوتا ہے اور اجارہ دینی مین اور لینی مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنی دن کے بعد جائز کرینگے یا فسخ کرینگے۔

مادہ (۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہے فسخ کری یا جائز۔

مادہ (۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جائز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجر جو صاحب خیار ہے ماجور مین مالکانہ تصرف کری تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے

مادہ (۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سی پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہوگیا اور اجارہ لازم ہوگیا۔

مادہ (۵۰۱) مدت خیار کی وقت عقد سے معتبر ہونگے۔

مادہ (۵۰۲) جس وقت سی کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجارت شروع ہوگئے

مادہ (۵۰۳) اگر زمین اِس شرط پر کرایہ لے لگئے کہ اتنی گز ہے یا اتنی دو تخم ہے دو تخم مکسر کو بولتی ہین اور اوس مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہی اجارہ فسخ کر دیوی۔

مادہ (۵۰۴) اگر زمین اِس حساب پر دی گئی کہ فی دو تخم اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب

دو نم دیالازم آئیگا۔

مادہ (۵۰۵) جس کام پرکہ اجرت مقرر کے گئے ہے اور جس وقت پراوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگے مثلاً ایک شخص نی درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کترکے سے دیوی یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کردی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہووہ ملیگا۔

مادہ (۵۰۶) اجرت مین کم وبیشی ہونا جایز ہے کہ ایسے صورت مین اپنی اجرت اور ایسے صورت مین اونی اجرت تو دو وجہہ بیان ہو یا تین اور یہہ باعتبار کام کے اور مزدوری کے اور بوجھہ کے اور مسافت کی اور زمانیکے اور مکان کی اعتبار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی ہے اجرت دیجاسکتے مثلاً درزے کو کہا کہ اگر باریک سیویگا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہون لادیگا تو یہہ کرایہ ہے اور لوہا لادیگا تو یہہ کرایہ ہے جو چیز لادکر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ جو رتک اتنا کرایہ اور راورنہ تک اتنا اور قلیہ تک اتنا اور ایسی ہے سرائی والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دونگا اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ مین رہے گا

اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہے درزی سے کہا کہ آج جبہ سیدی تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کر دیگا ویسی اجرت پائیگا۔

فصل دوم خیار رویت کی بیان مین

مادہ (۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے۔

مادہ (۵۰۸) ماجور کا دیکہنا منافع کا دیکہنا ہے۔

مادہ (۵۰۹) بی دیکہی اگر زمین کرایہ لی تو دیکہنی پر اوسکو اختیار حاصل ہے۔

مادہ (۵۱۰) کرایہ لینی سے پہلے گہر دیکہہ چکا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر کرجانے سے ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے۔

مادہ (۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنی سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزی سے یہہ چکایا کہ میرا جبہ سی دے تو درزی کو کپڑا اور شال دیکہہ کر اختیار ہوگا کہ قبول کری یا فسخ کری۔

مادہ (۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنی سے فرق نہین ہوتا ہے اوس مین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولی نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہین دیکہی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے۔

فصل سوم خیار عیب کی بیان مین

مادہ (۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہے اجارہ مین بہی ہے۔

مادہ (۵۱۴) جس عیب سی کہ منافع مقصود فوت ہو جائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین

اختیارِ فسخ ہوتا ہے مثلاً گھر کے گرجانے سے اور چکی کے پانی موقوف ہونے سے منفعت بالکل زایل ہوتے ہے یا جو بلے میں سے اسا مکان گر گیا کہ رہنا نہیں ہوسکتا ہے یا گھوڑے کے پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع میں خلل نہین پڑتا ہے مثلاً جو بلے مین ایک کوٹھرے گر گئے مگر برف یا بارش سے محفوظ ہے یا گھوڑے کے ایال یا دم کٹ گئے تو اس سے منافع مین کچھہ خلل نہین ہوسکتا ہے تو اجارہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وقتِ عقد موجود تہا یعنے موجب خیار ہوگا۔

مادہ (۵۱۶) اگر مستاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو مستاجر کو اختیار ہے کہ عیب داری کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوی یا اجارہ فسخ کرے۔

مادہ (۵۱۷) اگر آجر نے عیبِ نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو مستاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے مستاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۵۱۸) مستاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہے اور اوسکے غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہے فسخ کرسکتا ہی اور

کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نکرے جیسا مادہ (۴۶۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے
ایسی جا ہے گر گئی کہ رہنا نہین ہو سکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہی مگر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو
فسخ کرتا اور اگر بے جر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گو یا نکلا ہی نہتا اور اگر
گھر بالکل گر گیا تو کچھہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کر سکتا ہے
اور کرایہ بھی لازم نہوگا —

مادہ (۵۱۹) اگر حویلے کی ایک دیوار یا ایک کوٹھرے گر گئے اور فسخ نکیا اور ویساہے
رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا —

مادہ (۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیاں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو کو چھوڑ دیگا

مادہ (۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلے اس شرط سے لے کر اوسمین اتنی حجرہ ہونگے
اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسکو کرائہ مقررہ پر قایم رکہے
پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکہے اور کرایہ کم دیوے —

باب ششم ۶

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اسمین چار فصلین ہین

فصل اول ان مسایل کا بیان جو زمین کے اجارے سے متعلق ہین

مادہ (۵۲۲) حویلے اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہی اور یہہ ذکر کہ کون رہیگا کچھہ ضرور نہین ہے

مادہ (۵۲۳) جس نے اپنی حویلے یا دوکان کرایہ دے اور اسمین اوسکا اسباب ہے
اجارہ تو صحیح ہو گیا اور اوسپر واجب ہی کہ گھر یا دوکان خالی کرے اور مستاجر کو سونپ دے

مادہ (۵۲۴) زمین کرایہ دے پر نہ یہہ بیان ہوا کہ کیا بوئینگے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چاہین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنے سے پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہوگئے تو اجارہ فاسد صحیح ہوگیا —

مادہ (۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لے کہ جو چاہے بوے تو اوسکو اختیار ہے کہ سال مین دو بار بوے گرمے مین ایک بار اور سردی مین ایک بار (آبی) (تابی) (خریف اور ربیع —

مادہ (۵۲۶) ابہی کہیتے پکنے نہ پائے تہے کہ مدت اجارہ تمام ہوگئے تو کہیتے جب تک پکے چہوڑ دی جائے اور جتنی دن زیادہ ہونگے اوسکا اجر مثل دیگا —

مادہ (۵۲۷) گہر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام لئے کرایہ لیتے ہین پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے —

مادہ (۵۲۸) جیسے یہہ صحیح ہے کہ گہر کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے لیا گیا ہے اور خود ہے رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بہی صحیح ہے کسے اور کو رکہے یا اوس مین اسے چیزین بنلے یا ایسی کام کرے جو بنا کو ضرر نہ پہونچے مگر باجازت مالک اور گہوڑے اور گدہی کا باندہنا جیسی بلدہ مین عرف اور رواج ہے —

مادہ (۵۲۹) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسی منفعت مقصود مین خلل پڑ جاتا ہے

موجر کے ذمہ ہے مثلاً چھلکے کا پاک کرنا یا رہانا چھلکے والے کے ذمہ ہے اور
ایسا ہے گہر کے تعمیر اور پانے کے رستون اور نالیون کے درستی اور جو
چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بناسے
متعلق ہین سب جو بلے والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو
مستاجر کو اختیار رہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر جو پہلے وقت کرایہ
لینی کے بہے ایسی تہے کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکہہ بہے لیا تہا
تو گویا وہ اسپر راضی ہو گیا تہا اب اوسکو جایز نہین ہے کہ اس عیب سی
وہان سے نکلے اور اگر مستاجر نی اپنی پاس سے خرچ کر کے یہہ سب درست
کئی تو نبرع و احسان ہے موجر سے نہین لے سکتا ہے

مادہ (۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سی حویلے مین ایسی تعمیر کے
کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہو کے کہ اوس سے خلل نہین ہو سکتا ہے
مثلاً جیب پر اینٹیین بچہائین کہ بارش سی محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سے
لیگا اگرچہ اول مین یہہ شرط نہ ٹہرے تہے اور اگر ایسی تعمیر کے کہ اوسے
کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سے نہ لی سلیگا ــــ

مادہ (۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچہہ بنا کے یا درخت لگائی تو مالک
زمین کو اختیار ہے کہ بعد انقضائے مدت اجارہ کے بنا اور درخت
اوکہاڑ دے یا اونکے قیمت دیدے اور اونکو رہنی دے ــــ

مادہ (۵۳۲) مدت اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۳۳) مستاجر اگر شے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین ہے کہ منع کر سکے تو حاکم کے پاس رجوع کر کے فسخ کرے

فصل دوم اسباب کے اجارہ دینی مین

مادہ (۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیا منقولہ بہی مدت معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین ۔

مادہ (۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئی کہ پہنکر کہین جای گا سو گیا تو نہین پر اپنی گہر مین پہنا یا نہ پہنا کرایہ دینا لازم ہوگا ۔

مادہ (۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسے اور کو نہین پہنا سکتا ہے ۔

مادہ (۵۳۷) زیور بہی مانند لباس کے ہے ۔

فصل سوم گہوڑی اور گدہی کی کرایہ کی بیانمین

مادہ (۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہی یہہ شرط بہی کرنا جایز ہے کہ فلان جاے معین تک پونہچا دینا ۔

مادہ (۵۳۹) ایک گہوڑا جائے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہو گیا ۔ تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کری چاہی اجارہ فسخ کری اور

اتنی دور تک جانی کا کرایہ دیدیوے —

مادہ (۵۴۰) ایک گہوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ بہہ بوجہہ فلان مقام تک پونہچادے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گہوڑی والی کا ذمہ ہی کہ دوسری گہوڑے پر لادکر پونہچا دے

مادہ (۵۴۱) بے تعین گہوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین نہوا پر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے بہے قبول کرلیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ ٹہرا کہ کسے قسم کا گہوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹھرایا کہ فلان جای تک پونہچانی کے لئے گہوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کے ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پھونچا دیوے —

مادہ (۵۴۲) اجارہ مین صرف خط یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جب تک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ تو سنہ تک یا عراق تک جاین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام سے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفظِ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے —

مادہ (۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع مین ایک بڑا دوسرا چہوٹا ہے بے تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلاگیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثلی دیگا مثلاً اسلامبول سے چکمجہ کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چہوٹا —

مادہ (۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شہر مین

اوسکے گہر تک پونہچانا ہوگا۔

مادہ (۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہان سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا۔

مادہ (۵۴۶) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسلیہ ٹہرا کر تکفور طاغ چلا گیا۔

مادہ (۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئے راستہ میں تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کے آمدورفت ہووے۔ اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گہوڑا تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

مادہ (۵۴۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال مین لایا اور شی ماجور تلف ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سی زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہین ہے۔

مادہ (۵۴۹) گہوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہی سوار کرے

مادہ (۵۵۰) اگر گہوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اوسپر کوئے چیز لادنا جایز نہین ہے اگر کچہہ اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی (دیکہو مادہ ۸۶)

مادہ (۵۵۱) جب یہہ ٹہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

مادہ (۵۵۲) اور اگر یہہ ٹہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصص کے اوسپر کسے دوسری کو سوار نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۵۵۳) جس اجارہ مین نہ تعین ہو اور نہ تعمیم ہو اجارہ فاسد ہے اور فسخ سے پہلے اگر تعین ہوجائی تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بے تعین اوسپر سوار نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۵۵۴) اسباب کے لادنے کے لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکی باندہنی تنگ اور رسے اور مقدار کٹہرے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

مادہ (۵۵۵) بوجہہ کے مقدار متعین نہین ہووے نہ بذکر اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہہ لادا جاتا ہے۔

مادہ (۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہین ہی اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۷) اگر مالک نے مارنے کے اجازت دیدے اور اس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہے کہ پٹیہ پر مارتے مین اس نے سر پر مارا اور مرگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۸) جو گہوڑا بوجہہ لادنی کے لئی کرایہ لیا اوسپر سوار ہونا جایز ہے

مادہ (۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور اسی اوس سی ہلکے چیز

یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹھہرے تہے اوس سے زیادہ مضرت کے جبر لادی تو جایز نہین ہے مثلاً یہہ ٹھہرا تھا کہ پانچ کیل گیہون لادین گے تو جبا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہوں پانچ کیل لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادے یا یہہ ٹھہرا تھا کہ پانچ کیل جو لادین گے تو پانچ کیل گیہون لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹھہرا تہا کہ سوا وقیہ روے لادین گے تو سوا وقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا۔

(چالیسوان درس ہے)

مادہ (۵۶۰) بوجہہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے

مادہ (۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پلانے گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تو تبرع ہے مالک سے نہین لے سکیگا۔

فصل چہارم ادمی کا نوکر رکہنا

مادہ (۵۶۲) خدمت کی لئے یا کسی کام کے لئے ادمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اِس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصلِ سوم مین گزرا۔

مادہ (۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکرے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین۔

مادہ (۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے مین تجکو خوش کر دونگا اوسنے کر دیا تو اجر مثل دیگا۔

مادہ (۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکر ونسے خدمت لے گئے اگر ان اونکی اجرت معلوم ہو تو وہ دیگا ورنہ ہر ایک کے اجرت مثل دیگا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اونسے کام لینا بہے ایسا ہے ہے۔

مادہ (۵۶۶) اجارہ اِس طور پر ٹھرا کہ مزدور کو قیمت دالی شے بے تعین دین گے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ اتنی دن کے خدمت مین دوگای دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ آتا کے لئے لباس تقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمت اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے

مادہ (۵۶۷) اگر خدمت گار کو کچہہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہوےگا

مادہ (۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکی لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور اوستاد جو اِس مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحقِ اجرت ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہین

مادہ (۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کری اور اجرت کا کچہہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑہ چکا اور اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواجِ بلد کے دیا جاویگا۔

مادہ (۵۰۷) امام یا موذن یا معلم جو گانوں والوں نے مقرر کیا وہ سب اوسکے اجرت دینگے ۔

مادہ (۵۰۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود ہے کریگا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصل اجیر ضمان دیگا مثلاً درزے کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اور اگر وہ دوسری سے سلوایگا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا ۔

مادہ (۵۰۲) اگر عقد کے وقت کچہہ تعین نہیں ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے ۔

مادہ (۵۰۳) مستاجر کا اجیر کو یہہ کہدینا کہ یہہ کام کر دو عقد مطلق ہے مثلاً درزے سے کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سیدے یا کسی سے سلوادے اوسنے اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزے سے سلوادیا جائز ہے اور اگر بے تعدے تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۵۰۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاگہ وغیرہ درزے کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۰۵) بوجہ والا گہر کے اندر بوجہ پہونچادیگا اوسکا یہہ ذمہ نہیں ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکے جاتے مین بہی ڈالدے یعنے غلہ وغیرہ انبار کوٹھے وغیرہ جو غلہ رکہنے کیلئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہے وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے

مادہ (۵۷۶) کسی مزدور کو کہانا دینا مستاجر کے ذمہ نہین ہے
مگر عرف بلدہ پر موقوف ہی —

مادہ (۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بکا نہین اور صاحبِ
مال یا دوسرے دلال نے بیچدیا تو دلالِ اول کو کچہہ حق نہین ہے اور
دلالِ ثانی اجرت تمام پائیگا —

مادہ (۵۷۸) صاحبِ مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدی اُسنے
زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحبِ مال کی ہے اور دلال
کو سوا اجرت اوسکی کچہہ حق نہین ہے —

مادہ (۵۷۹) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حقِ اجرت لے لیا اب
اوس مال کا کوئی اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کی گئی یا مبیع
واپس ہوئی تو دلال کی اجرت واپس نہوگی —

مادہ (۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے
تہی اور تہوڑا سا کاٹنی پائے تہے کہ باقی کہیت کسی آفت سی تلف
ہوگیا تو جس قدر اونہونے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین گے نہ باقی کے
جو تلف ہوگیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے —

مادہ (۵۸۱) جیسی انا اپنی بیماری پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہی
مسترضع بہی اوسکو موقوف کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے و

یا حمل سے ہووے یا بچہ اوسکے پستان اپنی مونہہ مین نلیوی یا بچہ کا دودہ
چہوٹ جاوے —

باب ہفتم اجیر اور مستاجر کی کام اور اونکی قابلیت کے بیان مین اوسمین تین فصل ہین فصل اوّل ماجور کی سونپ دینی کی بیان مین

مادہ (۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئے ماجور سے اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین —

مادہ (۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدتِ معینہ اور مسافتِ متعینہ پر منعقد ہو چکا تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً گرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہہری ہے یا جہان تک پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین برابر رہین گے اور مالک اوس مدت یا اوس مسافت پر اپنی کام مین نلاسکیگا —

مادہ (۵۸۴) اگر ایک شئے کہ جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کردے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی —
پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جائز ہے —

مادہ (۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے

بالمسوی اور فسخ سی پہلے اگر وہ حجرہ یہ خالی کردیا تو مستاجر سب حویلی لیگا اور
فسخ نکرسکیگا —

فصل دوم عقد کے بعد دونوع عاقد شی ماجور ہین کیا کیا کرسکتی ہین

مادہ (۵۰۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسے اور کو بیع کر [illegible] سکتا ہے
پر شے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے —

مادہ (۵۰۷) اگر ایسی شے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچھ فرق نہین آتا ہے
تو مستاجر کسے اور کو وہ شے کرایہ دیسکتا ہے —

مادہ (۵۰۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ
صحیح دیا تو جایز ہے —

مادہ (۵۰۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شے دوسرے کو اجارہ
ہین دیسکتا ہے یعنے اجارہ کے بعد اجارۂ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے —

مادہ (۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شے ماجور بیع کرسکتا ہے اور
بیع خلاف ہے
بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگے نہ مستاجر کے یعنے مدت اجارہ
مستاجر اپنی مدت تک انتفاع لیگا
بعد مشتری کے لئے بیع جاری ہوگے اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین
ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے مبیع طلب کری یا قاضی سے
بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینی پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے اگر یہ
بیع نافذ تسلیم
بیع جاری کے تو سب کے حق مین جاری ہوگے لیکن جب تک کہ مستاجر

اپنا حقِ منفعت حاصل نکرے شے ماجور اوس سے نہ لیجاتے اور اگر
[مدعقدی ہو گئی]
مستاجر ہے شے ماجور واپس کردے تو اوسنے خود ہے اپنا حق ساقط کردیا

فصلِ سوم شی ماجور کی واپس دینی کی بیانمین

مادہ (۵۹۱) جب مدتِ اجارہ تمام ہوجائی تو مستاجر شی ماجور فوراً واپس کردے

مادہ (۵۹۲) بعدِ انقضائے مدتِ اجارہ مستاجر شے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے —

مادہ (۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کری مستاجر فوراً دیدیوے —

مادہ (۵۹۴) مستاجر کو لازم نہین ہے کہ شے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلے والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلے پر قبضہ کرے اور گہوڑے والی پر لازم ہے کہ جائے مقرر پر خود جاکہ اپنا گہوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر گہوڑا نملا اور بے تعدے مستاجر کے مرگیا تو اوسپر ضمان لازم نہین ہے —

مادہ (۵۹۵) اگر شے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے —

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین مین

فصلِ اول منفعت کی ضمانکا بیان

۱

مادہ (۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکے کوئے چیز استعمال کرنا غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مال یتیم اور مال وقف مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بھی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور نہ وہ کسے وجہہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا ضمان یعنے اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسے کے گہر مین بلے اجازت رہا تو کرایہ لازم نہوگا پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا اور ایسے ہے کرایہ کے گہوڑی پہ جو سوار ہو کر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اوسکو کسے وجہہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس مین بھی اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۸) کسے عقد کے وجہہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت تک منفعت لیتا رہا تب بھی ضمان لازم نا ویگا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچدے اور مشتری نے بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر اصل مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلی لے لے تو مشتری ضمان سکونت نہ دیگا گو یہہ حویلی معد للاستغلال تہے اور ایسا ہے جیسے ایک شخص نے بیچدے اور مشتری نے اسکو استعمال مین لایا اور پہر اصل مالک نے

بحکم حاکم اوسپر قبضہ کیا تو چلے کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔

ماده (۵۹۹) چہوٹے لڑکے سے جو کوئے خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مر گیا تو اوسکے وارث لینگے

فصل دوم مستاجر کے ضمان کا بیان

ماده (۶۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہو شئے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے

ماده (۶۰۱) جبتک مستاجر کے تعدے اور تقصیر نہوے اور اذن مالک کے خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آیگا۔

ماده (۶۰۲) شئے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہو گئی یا اوس مین نقصان قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا یا اوسکے ایک سخت ماری کہ وہ تلف ہو گیا قیمت کا ضمان لازم ہے

ماده (۶۰۳) مستاجر کے کوئے حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ پہٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہی عادت سی زیادہ اگر آگ جلائے اور گہر جلگیا تو ضمان دیگا۔

ماده (۶۰۴) مستاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہو گیا یا اوسکے قیمت کم ہو گئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گہوڑا چہوڑ دیا اور ضایع ہو گیا ضمان دیگا۔

ایک نسخہ مین یہ ہے یا اوسکو سخت ضرب شدت سے [illegible]

مادہ (۶۰۵) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اذن کے خلاف کرنا ہے
اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے
مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گیہون لادیگا پھر پچاس سیر لوہا لادا
اور گھوڑا مر گیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گیہون کے مضرت اور مشقت سے
کوئے چیز ہلکی یا اوسکے برابر لادے اور مر گیا تو ضمان نہین ہوگا —
مادہ (۶۰۶) بعد انقضائے مدت اجارہ شئے ماجور مستاجر کے پاس
ودیعت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد بھی استعمال مین
لایا اور تلف ہوگئی یا مالک نے طلب کی اور مستاجر نے نہ دی
اور تلف ہوگئی ضمان دیگا —

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۷) اجیر کے تعدی سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے
دی گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا —
مادہ (۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور
حکم مالک صریح یا دلالۃً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ
میرے جانوروں کو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوسجا سے
نلیگیا اور اور کہین لے گیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا
یا درزی کو کپڑا دیا کہ اگر اس مین قبا بن سکے تو کترو درزی نے کہا کہ

قبا بنی گے پر جب کترا تو قبا ہی درزے اوس کپڑے کے قیمت دیگا —

مادہ (۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہیں مثلاً چرواہا بے وجہ بکری ڈہونڈلے گمنا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا یہ بن یہہ ایک بکرے ڈہونڈلے جاتا تو سب بکریاں تلف ہوجاتیں اسلئے ضمان نہ دیگا

مادہ (۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدے اگر کوئی چیز تلف ہوگئی یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگئے ضمان نہ آویگا —

مادہ (۶۱۱) اجیر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اسکے فعل سے لازم آئے خواہ اوس میں تعدے ہو یا نہو —

کتاب ثالث کفالہ کے بیان مین اس مین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالہ ہی یعنے مطالبہ کسی پر ہی اوسکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

مادہ ۶۱۳ کفالہ بالنفس یہ ہی کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۴ کفالہ بالمال یہ ہی کہ کسی کے ادا مال کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۵ کفالہ بالتسلیم یہ ہی کہ مال پونہچا دینے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۶ کفالہ بالدرک یہ ہی کہ مبیع کی قیمت ادا کر دینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کھڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کر دینگے

مادہ ۶۱۷ جس کفالہ مین کہ نہ کوئی شرط ہی اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھ اوسکو علاقہ ہو اوسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۸ کفیل وہ شخص ہی کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھ آپ بھی ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد و پیمان اپنے اوپر لے لیوے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۹ قرضخواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۲۰ مکفول بہ وہ شئ ہی کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالۃ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول لہ ایک ہی چیز ہی۔

باب ۱۱ عقد کفالۃ کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل اول رکن کفالہ کا بیان۔

مادہ ۶۲۱ کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہی پر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نامنظور کر کے رد کر دے کہ اسکی کفالۃ منظور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکرے گا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا اگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پونہچے مرگیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کرسکیگا۔

مادہ ۶۲۲ جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین اونکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہی مثلاً یہ کہا کہ مین نے کفالۃ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون۔

مادہ ۶۲۳ وعدہ معلق سے بھی کفالہ ہوجاتی ہی مثلاً یہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہوگئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اوس نے ندیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہی دیکھو مادہ (۸۴)

مادہ ۶۲۴ - اگر یہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہ کفالۃ موقتہ ہی پر کفالہ منجزہ متصور ہوگی۔

مادہ ۶۲۵ جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہی ویسا ہی تقیید تعجیل و تاجیل بھی ہوسکتی ہی مثلاً یہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون۔

مادہ ٦٢٦ کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہے۔

مادہ ٦٢٧ ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

فصل دوم کفالت کے شرطوں کا بیان

مادہ ٦٢٨ کفالہ کے انعقاد کے لئے یہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہ ہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن میں کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار کیا تو کفالہ صحیح نہیں ہے۔

مادہ ٦٢٩ مکفول عنہ بھی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکے کے قرض کا اگر یتیم ہو کفیل ہونا صحیح نہ ہوگا۔

مادہ ٦٣٠ مکفول بالنفس میں شرط ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسکے کفیل بنے ہیں اور مکفول بالمال میں معلوم ہونا شرط نہیں ہے یعنے یہ کہنا کہ میں فلاں کے قرض کا جو فلاں پر ہے کفیل ہوں گو مقدار قرض معلوم نہ ہو صحیح ہے

مادہ ٦٣١ مکفول بالمال میں یہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہ کہ ادا کرنا اوس مال کا اصیل پر لازم ہو۔ اسی لئے مبیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کا کفالہ صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شئی معین ہو یا کسی شئے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بھی کفالہ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ مشتری کا سے پہلے عین مبیع کی کفالہ

صحیح نہین کیونکہ مبیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جاسے تو بیع ہی فسخ ہوجایگی
اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہی پر بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زرثمن
واپس کردے اگر لے چکا تھا۔ اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت
کی بھی کفالۃ صحیح نہین ہی کیونکہ اصیل کے ذمہ پر ان چیزون کا ضمان لازم
مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہو گی
اور ان چیزون کے اور مبیع کے پونہچا دینے کے لئے کفالۃ صحیح ہی اور
کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکہنے کا کچھ حق نہین ہی بلکہ مجبوراً پونہچانا
پڑیگا پر مکفول بہ کے مرجانے سے کفالۃ بالنفس مین کفیل بری ہوجاتا ہی تو ایسے ہی
یہ چیزین تلف ہوجائین تو کفیل پر کچھ لازم نہوگا۔

مادہ ۶۳۲ عقوبات یعنے سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہوسکتی ہی کہ
کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہوسکے اسلئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ
کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہوسکتا ہی اور ارش (یعنی دیت اعضاء) اور دیت
کی کفالۃ صحیح ہی جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہی۔

مادہ ۶۳۳ کفالۃ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہی بلکہ مفلس
کے لئے بھی کفیل ہونا صحیح ہی۔

باب دوم کفالۃ کے احکام کا بیان اور اس مین تین فصل ہین

فصل اول کفالۃ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(۶۳۴) کفالت کا یہہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنے کا حق حاصل ہوجاتا ہے

(۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنے جلد ادا کرنی کا ہے) تو کفیل پر بہی فورا مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنے ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فورا مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کریگا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فورا طلب ہوسکتا ہے اگر موجل ہو

(۶۳۶) اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتھہ مضاف یا کسی شرط کے ساتھہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہو لیوے کفیل پر مطالبہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجکو تیرے چیز ندیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہوجاویگی اور اصیل اگر وقت مطالبہ کے ندیوی تو کفیل سے مطالبہ ہوپہنچے گا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہین کرسکتا ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چورایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت صحیح ہے اور اوس شخص کا چورانا ثابت ہوجاویگا تو کفیل سے مطالبہ کرسکتا ہے اور ایسا ہے

کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اوس نے وقت
مطالبہ سے مہلت دی ہے تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس
مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہر اپنے
سے مہلت نہین طلب کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہی جو یہہ
کہا کہ مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر
ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا
کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتہہ بیچے گا
سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہوسکیگا
یعنے کفیل سے مطالبہ جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہوا اور قرض نہ دیوے
اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور تسلیم مبیع واقع نہوا اور ایسا ہے جب کہا
کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہون تو جب تک کہ
وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا

(۶۲۷) جب شرط متحقق ہوگئی تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ ہین ثابت اور
لازم ہوجائین گے مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل
ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ
نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنے حاکم جتنے روپیہ اور جس سکہ کا

حسلم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا

(۷۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوی اور بایع زرثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچہہ مطالبہ نہوگا

(۷۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت سے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل سے نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک کا ضامن ہون تو اس مہینے سے اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سے بری ہوگا

(۷۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہین نکل سکتا ہے اور کفالت معلقہ اور مضافہ مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہو وے کفالت سے نکل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اون کا ثبوت پہلے سے ہو تو یہ منجزہ ہے مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کے ذمہ ثابت ہو کا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے پہلی دین کا وجود ہے اوس سے کفیل بری نہین ہو سکتا ہے جیسا منجزہ مین بری نہین ہو سکتا ہے اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہو وے مثلاً یہہ

کہا کہ تو فلان کے ہاتھہ جو بیچے گا اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو
بیع کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا چھوڑنا جایز ہے یعنے اگر کفیل
نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتھہ کچھہ مت بیچ
اور اوس نے بیچ دیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا

(۱۴۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے
غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہنچا دیے تو اس مین جو
کچھہ خرچ لگیگا غاصب اور مستعیر سے لیگا

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(۱۴۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کریے اگر حاضر نکریگا
تو کفیل پر جبر کیا جاویگا

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(۱۴۴۳) کفیل ضامن ہے

(۱۴۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونو سے
طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی
مطالبہ کرسکتا ہے

(۱۴۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہو گیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل کے
یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے

(۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہوگیا تو قرضخواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے

(۶۴۷) جب بہت آدمے ایک دین سے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہوسکتا ہے اور جو سب ایک ہے بار کفیل ہووے تو ہر شخص پر مقدار اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسریکا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکی ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دونو ایک ہے وقت کفیل ہوے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح آپسمین ضامن ہوے کہ جو کچھ ایک دوسری پر لازم ہوگا ہم ایک دوسرے بھی اپنے مین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کرسکتا ہے

(۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹہرے ہے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہو جاویگا

(۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہوے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجھہ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کردے مگر تو ہے اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کردیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے

(۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹھہری کہ جو مال مدیون نکا اسکی پاس امانت سے ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جایز ہے اور اوس مال مین سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا اور اگر کفیل سے بعد کفالت مال امانت والے کو دیا تو بہی کفیل ضامن نہوگا

(۶۵۱) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کرونگا اور اگر حاضر نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کرونگا تو اوسپر قرض لازم ہوجاویگا اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مرگیا اور اوسکے وارثون سے مدیون کو حاضر کردیا یا خود مدیون حاضر ہوگیا تو کفیل کے ذمہ کچھہ لازم نرہا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے ترکہ میں سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل مکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چھپ گیا تو کفیل حاکم کے پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کری اور وہ اوسکی حوالہ کردیے

(۶۵۲) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

(۶۵۳) کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچھہ ہو وہ ہی کفیل پر بہی لازم ہوتی ہے

(۶۵۴) اصل دین کی جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہو ایسی ہی یا اوس مدت سے زاید بہی کفالت ہوسکتی ہے

(۶۵۵) اگر اصیل کو قرض خواہ نے کچھہ مہلت دی تو وہ ہی مہلت کفیل کو

بری ہوگئے اور کفیل کے کفیل کو بری ہوگئے اور جو مہلت کفیل
اول کو ہوگی وہ کفیل ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہوگئی تو
اصیل کے حق مین مہلت نہوگی
کفیل اگر دیگر مدت بری اصیل سے تقاضا کر سکتا ہے

(۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرضخواہ
حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرض ہونے سے اوسکو کفیل دلوا دیگا

(۶۵۷) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہوجا
وہ کفیل ہوگیا اور بعد کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ
چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز
کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرضخواہ سے
قرضدار نے صلح کر لی تو جسقدر صلح مین دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل سے
لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کھوٹا ادا کیا تو سکہ
خالص لیگا یا سکہ کھوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ ناخالص
لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اسباب دیدیا
تو اصیل سے وہی درہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار
درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا

(۶۵۸) اگر معاوضہ کے معاملہ مین کسیکو دھوکا دیا تو جو اسکا ضرر
ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص سے فنے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای زمین قیمت بنا بھی لیگا
جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ
لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے دی ہے تم اوس
سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اوس کے
قیمت اوس اجناس کی اوس سے لینگے جو انہون نے اوس لڑکے کے
ہاتھہ فروخت کی تھی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل ہین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(٦٥٩) اصیل یا کفیل شے مکفول بہ پہونچا چکے تو کفالت سے بری ہوجاینگے

(٦٦٠) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے تو کفیل بری ہو گیا

(٦٦١) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے

(٦٦٢) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(٦٦٣) کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ کو ایسی جگہہ سپرد کردی کہ وہان نالش ہوسکتی تہی
مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہوگیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹہری

تھی کہ فلان شہر مین پونہچانا اس سے نے کسے اور شہر مین پونہچایا تو بری
نہوگا اور اگر یہہ شرط ٹھہرے تھے کہ حاکم کی کچہری مین پونہچا دینا اور اس
نے اور کہین کوچہ اور بازار مین پونہچا دیا تو کفالت سے برے نہوگا
لیکن اگر ایسے شخص کے روبرو پونہچا دیا کہ اوسکو اختیار روکنیکا ہے تو
کفالت سے برے ہوگا

(۴۶۴) جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو
کفیل برے ہوگا اور بے طلب اگر اسے سپرد کردیا تو برے نہوگا جب
تک کہ طالب یہہ نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اسکو لے لیا

(۴۶۵) ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر
کردیگا اور اس سے پہلے اوس دن سے پہلے حاضر کردیا تو کفالت
سے برے ہے اگر مکفول لہ قبول کرے یا نکرے

(۴۶۶) مکفول بہ کے مرنے سے کفیل برے ہے اور کفیل کا کفیل بھی بری ہوگا
اور اگر کفیل مرگیا تو کفیل سے برے ہے اور اوسکا کفیل بھی بری ہے اور
اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل برے نہوگا بلکہ مکفول لہ کا
وارث طالب ہوگا

فصل سوم کفالت بالمال سے برات کا بیان

(۴۶۷) اگر قرض خواہ مرگیا اور سوای قرضدار کے سب کے کہ جسکا کفیل ہے

ہو یا اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای
مدیون مسیکے اور سبہے وارث ہین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری
ہوگا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا

(۶۶۸) اگر قرضخواہ سے کفیل یا اصیل نے کسیے مقدار پر
صلح کرلے تو دونو کی برات ہوگئی اگر دونو کی برات کی شرط ہو
یا اصیل کی برات کی شرط ہو یا کچھہ سبہے شرط تہو اور اگر کفیل کی
برات شرط کیے سکے تو فقط کفیل بری ہوگا اور طالب کو اختیار ہی
کہ کل دین کفیل سے لیوے یا مقدار صلح کفیل سے لیکر باقے اصیل
سے لیوے

(۶۶۹) کفیل نے کسیے اور پر حوالہ کر دیا اور مکفول لہ نے اور
محال علیہ نے قبول کر لیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہوگئے

(۶۷۰) اگر کفیل بالمال مرگیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جایگا

(۶۷۱) جو شخص مبیع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہوے یا مبیع
کا اور کوئی حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل
بری ہوگیا

(۶۷۲) اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص
زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضای مدت پر کفالت سبہے تمام ہوگئی
اگر اوس مدت کی بعد بہی مال بطور جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہوگی

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳ ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے۔

مادہ ۶۷۴ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردی۔

مادہ ۶۷۵ قرض خواہ محال لہ ہے۔

مادہ ۶۷۶) جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔

مادہ (۶۷۷) جس مال کا حوالہ ہوتا ہی وہ محال بہ ہے۔

مادہ ۶۷۸ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھرائی جاسے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوسکے قبضہ مین ہی۔

مادہ ۶۷۹ حوالہ مطلقہ ضد مقیدہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کے مال مین سے دیا جاسئے جو محال علیہ کے پاس ہی۔

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول

حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کردیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی شلاً
ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر
لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر
ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ
صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو
کچھ فائدہ ہوگا۔

مادہ ۶۸۲ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح ہوگا جب تک
کہ محال علیہ کو علم ہوا اور وہ قبول کرے شلاً ایک شخص نے اپنے
قرض خواہ کو ایک اور شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی اور شہر مین ہی اوسکو
جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا۔

مادہ ۶۸۳ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی
اجازت پر موقوف ہی شلاً قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص
کا جو مجھپر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے
قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کے اجازت پر موقوف ہے اگر اوسنے
قبول کیا تو جایز ہوگا ورنہ نہین۔

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴ حوالہ کے صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ

سب عاقل اور بالغ ہون ایسے ہی لڑکے کا قرضہ جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہے تمیز والا ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو۔

مادہ ۶۸۵ اور یہہ بھی شرط ہے کہ محیل اور محال لہ، ونو بالغ ہوں اسیلئے لڑکے با تمیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے نے اجازت اوسکے ولی کے موقوف رہیگا اگر ولی اجازت دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اس میں شرط یہہ ہے کہ وہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ ولی نے اجازت بھی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶ یہہ شرط ضرور نہیں ہے کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہو یعنے اگر محیل کا محال علیہ پر دین نہو گا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷ جس دین کا کہ کفالہ صحیح نہین ہے اوسکا حوالہ بھی صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۸ جس دین کا کفالہ صحیح ہی اوسکا حوالہ بھی صحیح ہی پر ضرور ہے کہ محال بہ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہو گا اسی لئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجھپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۹ ... اصل ... کا ... صحیح ہے ... اور اوس دین کا بھی
... ہے ... سے لازم ہوگا۔

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو
دین اور ... سے بری ہو نگے اور اس دین کا مطالبہ قرض خواہ محال علیہ
پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق نہوگا
کہ شے مرہون اپنے پاس روک رکھے۔

مادہ ۶۹۱ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھ لینا
کیونکہ معوض عنہ کا غیر کے ذمہ حوالہ ہوگیا
نہین ہی تو محال علیہ بعد ادا دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا
اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھ لینا ہے تو اوسکے قرض میں مجرا دیگا۔

مادہ ۶۹۲ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو
یہہ جایز نہین ہے کہ محیل کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا
اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور
اوسپر قرض اوسکے ترکہ سے بہت ہی تو اور قرض خواہون کو
اس محال بہ مین حق مداخلت نہین ہے۔

گویا محال بہ مستغرق فی الدین ہے مثلاً مر ہونہ مقبوضہ
مادہ ۶۹۳ حوالہ مقیدہ یعنے یہہ کہا گیا کہ بیع کی قیمت جو مشتری کی
ذمہ پر قرض ہی وہ مجھپر حوالہ ہے اگر تسلیم سے پہلے بیع تلف ہوگئی

اور قیمت ساقط ہوگئی یا بخیار شرط یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا با قالتہ مبیع واپس ہوی تواب ان سب صورتون مین حوالہ باطل نہوگا اور محال علیہ سے جو ادا کیا ہے محیل سے لے لیگا اور اگر اوس مبیع کا کوئی اور شخص حق دار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کر لی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اُس دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا

مادہ ۶۹۴ حوالہ مقیدہ مین جب یہ کہا لیا کہ محیل کے اوس مال سے کہ جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاوے اگر اوس مال کا کوئی اور مستحق نکلا اور ضبط کر لیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جاویگا

(۶۹۵) حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہ کہا کہ محیل کے اوس مال مین سے جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاوے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا اور محال علیہ پر ضمان نہ آیا تو وہ حوالہ باطل ہوگا اور محیل سے قرض لیا جاویگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جاوی تو حوالہ باطل نہوگا مثلا ایک شخص نے اپنے قرضخواہ کو کہے اور یہ حوالہ کردیا کہ میرے روپیہ جو تیرے پاس امانت ہین وہ اوسکو دینا اسکی ... پہلے وہ روپیہ بی تعدی تلف ہوسکے حوالہ باطل ہوگا ... قرض خواہ اپنا قرض قرضدار سے لی لیگا مگر مال امانت مفضی سے ... کے تلف کردینے سے اوسکا ضمان لازم آیا تو حوالہ باطل نہوگا

(۶۹۶) ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال معین بیچے اور قرض خواہ کو اوس مین سے ادا کردی اور اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کر لیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر کیا جاویگا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکے قیمت سے زر حوالہ ادا کری

(۶۹۷) حوالہ مبہمہ یعنے جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زر حوالہ فورًا ادا کیا جای جیسے اوس صورت مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل تو وقت انقضای مدت کے ادا زر حوالہ لازم ہوگا

(۶۹۸) محال علیہ کو یہہ بات جایز نہین ہے کہ قبل ادا زر حوالہ کے محیل سے زر حوالہ لیوے اور سوای محال بہ کے اور کچہہ نہ لے سکیگا مثلًا چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونہ دیا تو چاندی ہی لیگا اور سونہ نہ لے سکیگا اور ایسا ہے بن چیزون کا جسپر حوالہ ہوا تہا سوا اون چیزون کے اور کچہہ نہ لے سکیگا اگرچہ کچہہ اور ادا کیا ہو

(۶۹۹) جیسا محال علیہ دین کے ادا سے یا دوسرے پر حوالہ دینے سے یا قرضخواہ کے بری کر دینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی اگر قرض خواہ نے اوسکو ہبہ کر دیا یا اوسے کو صدقہ دیا اور اوسنے قبول کر لیا تو بری ہوگا

(۷۰۰) اگر قرضخواہ مر گیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے حکم حوالہ باطل ہو جائیگا

کتاب پنجم رہن کے بیان مین اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۱ کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکیگا رہن ہی اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتی ہین

مادہ ۷۰۲ ارتہان رہن لینا ہے

مادہ ۷۰۳ راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا

مادہ ۷۰۴ مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا

مادہ ۷۰۵ عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکی پاس امانتاً سپرد کر دین —

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۶ راہن اور مرتہن کی ایجاب وقبول سے رہن منعقد ہوتا ہی اور جب تک کہ اسی مجلس مین شے مرہون پر قبضہ ہو ہی رہن لازم نہین ہوتا ہے اسلئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے

مادہ ۷۰۷ راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا ہی کہ مین نے یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا اسے

عنوان مین اور کوئی لفظ کہے اور مرتہن
کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہے جو رضا مندی
کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچھ شرط نہین ہے مثلاً ایک شخص نے
خریدا اور ابھی کچھ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین نیرا زرثمن دونگا
مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بھی رہن ہے —

فصل ثانی عقد رہن کی شرطون کا بیان

مادہ ۷۰۸ شرط یہہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچھ شرط نہین
مادہ ۷۰۹ شرط یہہ ہے کہ شے مرہون بکنے کے قابل ہو
ضرور ہے کہ شے مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن سے مرتہن کو
سوپی جا سکے

مادہ ۷۱۰ شرط یہہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا
ضمان لازم آوے اسے لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے
اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہین ہو سکتا ہی

فصل سوم رہن کے ساتھہ جو چیزین زاید متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن سے تبدیل اور زیادتی کا بیان

مادہ ۷۱۱ جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین
شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گرو کیا اوسکے

اور جو کچھہ اوس مین نویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہو —

مادہ ۱۲۰ ۔ ایک شے مرہون کے بدلے دوسرے شے رہن رکھہ سکتے ہن مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچھہ روپیہ کے گرو کیا پہر تلوار لاکر کہا کہ زیور دیدو اور یہہ تلوار اپنے پاس رکھلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس قیمت کے گرو ہوگی —

مادہ ۱۳۰ ۔ راہن عقد کے بعد شئے مرہون کے ساتھہ کچھہ اور چیز زاید کر سکتا ہے یعنے مال مرہون کے علاوہ کچھہ اور بھی دیسکتا ہے کہ مرہون اور یہہ مال دونو زر رہن سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بھی قایم ہو اور یہہ مال زاید بھی اصل عقد کے ساتھہ شامل و لاحق ہوگا یعنے گویا عقد رہن ان دونو مال پر منعقد ہوی اور یہہ دونو مال بعوض اوس دین کے گرو ہونگے —

مادہ ۱۴۰ ۔ ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہوسکتی ہے مثلاً ایک شخص نے اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرض پر گرو رکھا پہر اسی رہن پر پانچ سو قرض اور بھی لے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑہ ہزار پر گرو ہوا —

مادہ ۱۵۰ ۔ جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوتی ہیں وہ بھی اپنے اصل کے ساتھہ رہن رہینگی

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہیں

۱۶ ۷ مرتہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے ۔

۱۷ ۷ راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہیں کر سکتا ہے ۔

۱۸ ۷ دونو متفق ہوکر فسخ کر سکتے ہیں اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر رہن نہ لیلے تب تک مرہون روک سکتا ہے ۔

۱۹ ۷ جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز (العوض کفالت) رہن کر دے ۔

۲۰ ۷ دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض میں شریک ہوں یا نہوں اپنے قرض میں قرضدار سے کچھہ گروی لے سکتے ہیں اور یہہ شے دونوں دین کے عوض رہن رہیگی ۔

۲۱ ۔ ایک شخص کا دو شخصوں پر قرض ہے دونو سے ایک چیز اپنے دین میں رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصوں پر جدا جدا قرض خواہ ہے دونو قرضدار ون نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس کر دی تو یہہ ایک شے دونو دینا کے عوض رہن ہو سکتی ہے

باب سوم جو مسایل کہ مرہون کے ساتھہ متعلق ہیں اسمیں دو فصل ہیں

فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے ۔۔

۲۲ ۔ مرتہن پر لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا حفاظت کے لئے اپنے امانتدار یا اپنے شریک یا اپنے خادم یا اپنے عیال کے حفاظت کے لئے سپرد کرے

۲۳ ۔ رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت اوسکی نگہبان کی

۲۴ ۔ مرہون اگر حیوان ہے اوسکا چارہ اور اوسکی چراوے کی اجرت راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکی منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے ۔

۲۵ ۔ راہن نے وہ مصارف جو مرتہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس لے نہیں سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

۲۶ ۔ جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجازت گرو دے یا عاریت دیوے اسکو رہن مستعار کہتے ہیں ۔

۲۷ ۔ اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دے سکتا ہے ۔

۲۸ – اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگا دی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھایا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکی خلاف

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۲۹ – مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے

۳۰ – شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین یعنی مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے

۳۱ – اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکھ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چھوڑا سکتا ہے —

۳۲ – مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہین سکتا ہو تو مالک اپنی چیز آپ چھوڑا سکتا ہے

۳۳ – راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے —

۳۴۴ ـ راہن اگر مرجاوے تو اوسکے وارث کو جو بالغ ہے لازم ہے کہ ترکہ میت سے دین ادا کرکے مرہون چھوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہے مگر سفر میں گیا ہوا ہے تو وصی باجازت مرتہن شے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا ــ

۳۴۵ ـ معیر یعنے مالک شے مرہون مستعار مرتہن سے بے اداء زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا قبل رہن سے پہلے مرگیا ہو ــ

۳۴۶ ـ راہن مستعیر جو مفلس مرگیا تو شے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہیگی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہے اور معیر شے مرہون خود بیچ کر زر رہن ادا کرسکتا ہے اگر زر رہن اوسمین ادا ہوجاوے تو مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین بیچ سکتا ہے ــ

۳۴۷ ـ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہے تو راہن پر تقاضا ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا لیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین ادا نہین کرسکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہیگی اور معیر کے وارث اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کرسکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون نے یہ چاہا کہ شے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے دین ادا ہوجاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچڈالے جاوینگے اور اگر اوسکی

قیمت ادائے دین کے لئے کافی نہو گی تو باجازت مرتہن فروخت ہوسکیگی۔

۳۸ ۷ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکی وارثون کے پاس شئے مرہونہ بدستور گرو رہی گی۔

۳۹ ۷ دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہوئی ہے اب اگر ایک کا قرض ادا کر دیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے یعنے جب تک کہ تمام دین ادا نہولیوے فک رہن نہو سکیگا (کیونکہ صفقۂ رہن واحد ہے اوسمین تفریق نہین ہوسکتی ہی)

۴۰ ۷ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو جب تک کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھے گا۔

۴۱ ۷ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا ہی مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کر دیا تو کل یا جز بقدر اوسکی نقصان قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا۔

۴۲ ۷ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو او سپر وہ قیمت لازم آئیگی کہ روز تلف اوسکی قیمت ہو گی اور یہہ قیمت بجائے شئے مرہون کے مرتہن کے پاس گرو رہے گی۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کرسکتے ہین

۴۳ ۷ راہن بے اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے

سے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو ہن کر سکتا ہے —

۷۴۴ راہن باجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کر سکتا ہے
اور اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا

۷۴۵ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو
کر سکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن
مستعار متصور ہوگا —

۷۴۶ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچ ڈالی تو
راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کرے یا بیع جاری کرے

۷۴۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچ ڈالے تو
بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچہہ خلل آوے گا راہن نے
اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز
ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض
بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے
اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش
کرکے بیع فسخ کراے —

۷۴۸ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریۃ دے سکتے ہین
اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین —

۷۴۹ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اوسوقت اگر
راہن مر جاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرضخواہون کے مرتہن زیادہ
مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے ۔

۷۵۰ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھ فایدہ
نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون
کو اپنے استعمال مین لا سکتا ہے اور اوسکے پھل لے سکتا ہے اور اوسکا
دودھ لے سکتا ہے اور اس سے زر رہن مین کچھ نقصان نہین
آتا ہے (مگر شبہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعاً فہو حرام حدیث ہے)

۷۵۱ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو
مرہون اپنے ساتھہ لے جا سکتا ہے ۔

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اوسکے احکام

۷۵۲ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب
دونو راضی ہو کر کسی کے پاس امانت رکھین اور وہ بھی راضی اور قابض
ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گیا اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا

۷۵۳ وقت رہن کے یہہ شرط ہووے تھے کہ مرہون مرتہن کے
پاس رہیگی پر بعد عقد کے دونون نے راضی ہو کر کسی اور کے پاس رکھا تو
جایز ہے ۔

۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو
اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل سے شے مرہون نہین دے سکتا ہے
اور اگر دیدے تو پھر لے بھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہو گئی ہے
تو عدل اوسکی قیمت دیگا —

۷۵۵ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہوکر کسی اور عدل کے پاس
رکھ سکتے ہین اگر متفق نہو وین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہے —

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت
راہن کے شے مرہون بیچ سکتا ہے —

۷۵۷ مدت رہن پوری ہوی اور راہن نے اداے دین نکیا
حاکم اوسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم
خود بیچکر دین ادا کر دیگا —

۷۵۸ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن
حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیچکر زر رہن دلوادے گا —

۷۵۹ اگر یہہ خوف ہے کہ شے مرہون خراب ہوجاویگی تو حاکم سے
اطلاع دیکر اوسے بیچ ڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکھے
اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی

نرکاری بحکم حاکم بیچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہوسکتے ہین —

۷۶۰ جب مدت رہن تمام ہوی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بیچڈالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کرسکتا ہی اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہوسکتا ہی —

۷۶۱ یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہی کہ مدت رہن تمام ہوجاوے اور ادا زر رہن لازم ہووے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کردیگا اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور راہن بھی نہ کرے تو حاکم بیچڈالیگا اور راہن یا اوسکے وارث غایب ہون تو وکیل سے کہین گے کہ بیچڈالے اور وہ بھی نہ بیچے تو حاکم بیچڈالے

کتاب ششم امانات کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سے متعلق ہین

اگر حفاظت کے لئی قصداً عقد کیا جائی مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہہ مال اپنی پاس بحفاظت رکھو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے اور اگر قصد حفاظت کے لئی عقد نکرین بلکہ کسے اور معاملہ کے عقد کیجائے کہ اسمین ضمناً حفاظت لازم ہو وے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس مال بحفاظت رکھا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (۷۶۲) جو شئے کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے اور اگر بسبب کسے عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شئی ماجور اور مستعار مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسے طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسیکے پاس بطریق امانت پہنچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اڑ کر کسی کے گھر مین جا پڑے تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت

مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شئے ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کے لئی رکھی جاوے۔

مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کے لئی کسے کو دینا ایداع ہے اور مال دینی والا مودع بکسر دال ہے اور جس کے پاس رکھتی ہین وہ ودیع اور مستودع بکسر دال ہے۔

مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اس لئی دیوین کہ اس سے مفت منفعت

حاصل کرے اسکو عاریت کہتے ہیں اور وہ شے معارٌاہ مستعار ہے۔

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینے والا معیر ہے۔

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے۔

باب اوّل عام احکام امانات کی

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدے اور بے قصور امین کے امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہین آتا ہے۔

مادہ (۷۶۹) راہ مین یا کسے جاے مین کوئے چیز کسے نے پائے اور بخیال ملک اوٹہالیا تو وہ غاصب متصور ہوگا اور اسلیئے اگر بے قصور اسکے وہ شے ہلاک ہو گئی تو ضمان دیگا اور اگر اس نیت سے وہ چیز اوٹہالے کہ مالک کو دیدیگا اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہین تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شے اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنے اشتہار کرے اور اپنے پاس جب تک اوسکا مالک آوے اوسکے حفاظت

رہتا ہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لفظ میرا مال ہے فوراً دیدیوے — اگر کوئی مالک پیدا ہوئے وہی مالک ہے جیسے مال پایا

مادہ (۱۷۷) اگر بے اجازت کیسکا مال لیا اور ہلاک ... تو ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے ... صورت مین کہ بقصد خریدارے قیمت ٹہراکر لیا اور تلف ہوا ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان مین سے بے اجازت شیشہ کا برتن لیا اور اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکہنے مین ہاتہہ سے گر کے ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اگر ایک برتن شیشہ کا باجازت اوٹہایا اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن کا ضمان دیگا اور اول کا ضمان نہ دیگا کہ وہ امانت تہا اور اگر اسکی قیمت پوچہے کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوسنے کہا اتنے قرش کو ہے لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور ایسا ہے اگر ایک شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنے اپنی پیالہ مین دیدیا اور پیتی پیتی اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس عاریت تہا اور اگر اوسکے بے احتیاطی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۷۷) اذن دلالۃً ایسا ہے جیسا اذن صراحۃً ہے اور اگر صراحۃً

منع کیا گیا ہے تو اذن دلالۃ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسے کے گہر گیا
اور وہان پانے پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانے پینے کے اجازت دلالۃ ہی
اگر پانے پیالہ مین لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان
نہوگا اور اگر مالک نے پانے پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتہہ سے
پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا۔

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل مین فصل اوّل

ایداع کے عقد اور اوسکے شرطون کا بیان

ماده (٧٧٣) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحۃ ہو
یا دلالۃ مثلاً مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا میری پاس
امانت رکھی اور مستودع نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع
صراحۃ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے کہا کہ مین
اپنا گہوڑا کہان باندہون گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائے اوسنے
وہان اپنا گہوڑا باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالۃً منعقد ہوگئے اور ایسا ہے
ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور
چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان والے کے پاس امانت
ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون
تو ایداع منعقد نہوگے اور ایسا ہے ایک شخص نے چند لوگون کے پاس

اپنی چیز ودیعت رکھدے اور چلا گیا اور وہ سب جب دیکھہ رہے ہین تو یہہ ایداع منعقد ہوے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہی اب ایک ایک اوٹھہ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس ودیعت رہے گے —

دیکھو مادہ ۱۸

اگر یہی ودیعت تلف ہو جاے اجزاء کے رکھا ہے

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کر دیں —

مادہ (۷۷۵) ودیعت کے شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ ہو سکے ورنہ پرندجو ہوا میں اوڑ رہا ہے ودیعت نہیں ہو سکتا ہے —

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ ہونا کچھہ شرط نہین ہے اسلیے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا اور ودیعت قبول کرنا جائز نہیں ہے اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملے کے اجازت ہے ودیعت دے بہی سکتا ہے اور قبول بہی کر سکتا ہے —

فصل دوم ودیعت اور اوسکی ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت ودیع کے پاس امانت ہے اسے لئے بے قصور اور بے تعدے ودیعت اگر ہلاک ہو گئی تو مستودع پر ضمان آویگا اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کے لئے اجرت مقرر کے گئے اور ایسے سبب سے تلف ہو گئے کہ اوس سے بچنا ناممکن نہا تو بے شک ضمان لازم آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتھہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ

کوٹہوکر لگے یا کوئے چیز اوسکے ہاتہہ سے اوسپر گر گئے اور ٹوٹ گیا توضماں دیگا اور اگر ایسا ہے اگہ حفاظت کے اجرت دے گئے اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے کہ اوس سے بچا نا ممکن تہا مثلاً چوری گیا توضمان دیگا۔

مادہ (۸۰ ۷) مستودع کے خادم نے کوئے چیز ودیعت پر گر گئے اور تلف ہو گئے تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۹ ۷ ۷) ودیعت کے ساتہہ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہیں ہے فاعل کے تعدی متصور ہو گے

مادہ (مستودع خود یا ایسے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان آویگا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۸۱ ۷) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکہہ سکتا ہے جہاں اوسکا مال رکہا ہوا ہے

مادہ (۸۲ ۷) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل میں رکہدے یا مٹی میں ڈالدے اور تلف ہوجائے توضماں دیگا کیونکہ اسنے حفاظت میں قصور کیا۔

مادہ (۸۳ ۷) ایک چیز کئے آدمیوں کے پاس ودیعت ہے اگر قابل تقسیم نہیں ہے توسب ایک کو سپرد کردیں یا ہر شخص اپنے اپنی باری حفاظت کرے اور ان دونو صورتوں میں بے تعدے اور بے قصور تلف ہوجائے توضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے توسب آپسمیں تقسیم کرلیں اور اپنی اپنے حصہ کے حفاظت کریں اور بے اجازت مودع

کوئے شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہین دیسکتا ہے اور اگر دیا اور
بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگیا تو اس حصہ کا مستودع ثانے پر
ضمان نہ آویگا ملکہ مستودع اوّل ضمان دیگا ـ

مادہ (۷۸۴) ایداع مین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو
ورنہ لغو ہے مثلاً یہہ شرط کے کہ اپنے گہر مین ودیعت رکہے پر وہ بسبب
اسکے کہ گہر مین آگ لگے تہے دوسرے جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور
اسیلے اگر وہان بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ آویگا
اور ایسا ہے مالک نے کہا اپنے بیوے کو یا اپنی بیٹے کو یا اپنی خادم کو نہ دیا
اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ ان مین سے کسیکو لاچار دینا پڑا تو شرط
ممانعت لغو ہوگے اور بے تعدے ہلاک ہونے مین ضمان لازم نہ آئگا
اور اگر کوئے وجہہ انکے دنی کے نہین ہے اور دیدے اور ہلاک ہوگے
ضمان دیگا اور ایساہی ہے اگر ایک حجرہ حفاظت کا معین کیا پر سب
حجرہ حویلی کے حفاظت مین برابر ہین تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت
جو ہلاک ہوگئے تو ضمان ندیگا اور اگر ایک حجرہ مین زیادہ حفاظت ہے
مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے مین کم کہ اوسکے
چہت بانس کے ہے تو جو حجرہ کہ وقتِ عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت
کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور

ہلاک ہوگے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۰۵) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مرگیا تو جب تک اوسکا حال معلوم ہووے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر تک رہنی سے بگڑ جاتے گے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوا دے اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہو گئے تو یہہ ضماں نہ آویگا۔

مادہ (۷۰۶) ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہوگے اور اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچ ڈالے یا تین دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پہر یہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا زر خوراک مالک سی لیگیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۷۰۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگے یا کم قیمت ہوگے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکہے ہوے تھے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کر ڈالا تو اوسکا ضمان دیگا اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلے مین

بہر دی اور بے تعدی سے تلف ہو گئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گہوڑے پر سوار ہو کر جاتا تہا کہ اوسکے سواری میں ہلاک ہو گیا عادت سے زیادہ چلایا یا کسی اور سبب سے یا بے سبب محض ہلاک ہو گیا اور ایسا ہے ضمان دیگا جب گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسری چیز ہمگا لیجا سکتے تہی ودیعت نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۷۸۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح ملادیا کہ جدا نہین ہو سکتا ہے اور دونوین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنی روپیون کے ساتہہ یا کسی دوسری ودیعت کے روپیون کے ساتہہ بے اجازت ملادی اور یہہ سب باہم شکل مین ایک مانند ہو گئے یا چوری گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور نے اور روپیون کے ساتہہ ملادے تو ملانے والے پر ضمان ہوگا —

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملادیا جیسے اوپر کے مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود ہے دوسرے کے مال سے اسطرح مل گئے کہ دونوین تمیز نہین ہو سکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین ہین اور اوسی مین تہیلے ودیعت کی روپیون کے بہی رکہدے اور یہہ دونو ہم شکل مین اور تہیلے پہٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو اپنی اپنی مقدار پر شریک ہونگے

اور اب بی تعدی سے اور بے قصور تلف ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسے اور کی پاس ودیعت نہین رکہہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکہہ دیا اور ضایع ہو گئے تو ضمان آویگا اور مالک کو اختیار ہے کہ ان سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بہ تعدی ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دی یا تو پہر مستودع ثانی سے اپنا ضمان لیگا۔

مادہ (۷۹۱) اگر با اجازت مالک مستودع نے کسے اور کے پاس ودیعت دیدی تو مستودع اول عہدہ سے بری ہو گیا۔

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال مین لانا جایز ہے ولیسا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگلا سنی بی اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا معیر یا مرتہن کے پاس تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹۳) مستودع لے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسے کو قرض دے مستودع ضمان دیگا اوایسے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے مودع کا قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنی ودیعت مانگی اوسی وقت واپس دینا لازم ہے اور جو کچہہ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے

بے طلب مالک مستودع نے اگر ندے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیگا
اگر دینا مستودع کا کسی عذر سے نہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی
اور جگہہ پر رکہے ہوے ہے تو ضمان ندیگا —

مادہ (۷۹۵) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنی امین کے ہاتہہ پہونچادے
جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتہہ بہیجدے اور مالک کے پاس
پہونچنے نہ پائے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک
ہو گئے تو ضمان نہین ہے —

مادہ (۷۹۶) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت
رکہا پہر اسمین سے ایک آیا اور اپنی حصہ کے ودیعت طلب کے
اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت
قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے —

مادہ (۷۹۷) جس جگہہ ودیعت رکہی گئے تہے وہان ہے ودیعت کا
پہونچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین
پہونچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین —

مادہ (۷۹۸) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے
جانور نے جو بچہ دیا وہ اور اوسکا دودہ مالک ہے کا ہے اور اوسکے
اون کا بہی وہے مالک ہے —

مادہ (۷۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اوسکے زرِ ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آئیگا اور بے حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۰۰) اگر مستودع مجنون ہو گیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمند ہونے کے امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنے جنون سے پہلے ودیعت لیا تھا اور وہ مال بعینہٖ اوسکے یہان نہین ملتا ہے مودِع کو چاہیے کہ ایک تونگر کو اپنا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کی قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہو گئے ہے تو قسم کی ساتھہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے —

مادہ (۸۰۱) مستودع اگر مر گیا اور ودیعت بعینہٖ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہو نگے اور اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہٖ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنی زندگی مین یہہ کہا تھا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تھا کہ بے میرے تعدی کے مال تلف ہو گیا ہے تو ضمان لازم

نہ آئیگا اور ایسا ہی وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع کے مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق کر لین گے اور اوسپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مر گیا اور ودیعت مجہول رہی تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپنا حق ودیعت لیگا اور اگر وارث نے کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہو گئی مقبول ہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا تو ترکہ مین سی اوسکے ضمان لازم آئیگا۔

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگی اگر مستودع نے بے حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہو گئی مستودع ضمان دیگا۔ کہ جب حق غرما وارث مودع کو دیدیا اور حجر مستحق ہے

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینی جسدن ضمان لازم آتا ہے۔

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکی ساتہہ متعلق ہے

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے نی کہا کہ مین نے قبول کیا یا کچہہ نہ کہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنی کہا کہ یہہ مال مجھکو عاریت دے اوسنی دیدیا عقد عاریت منعقد ہو گئے ۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہو جانا قبول نہین ہی ایک شخص نے کسی سی کچھہ مانگا اور وہ چپ ہو رہا اور اسنے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے ۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے ۔

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہو سکے اسے لئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہوسکتا ہی اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملہ کے اجازت ہے عاریت دی بہے سکتا ہی اور لے بہی سکتا ہے

مادہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہی بی قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہو سکتی ہے

مادہ (۸۱۱) شئے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا بے تعین دیا صحیح نہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گہوڑا متعین کری اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گہوڑا چاہی لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۲۱۳) مستعیر مستعار سے فایدہ بلا عوض لے سکیگا اسیلئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

مادہ (۲۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بی تعدی اگر ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ دیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتھہ سے بلے ارادہ گر گیا اور ٹوٹ گیا یا نوں پہسل گیا کہ اوسکے ہاتھہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہو گئے تو یہے ضمان نہیں ہے۔

مادہ (۲۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہو اور عاریت ہلاک ہو جائی یا قیمت کم ہو جاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن میں طے کیا گہوڑا مر گیا یا دبلا ہو کر قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جائی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت سے مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکے بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ حفاظت کر سکتا ہی ضمان لازم نہیں ہوگا اور اگر حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۵) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک نہ دی اور مرگیا تو ضمان دیگا

مادہ (۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہی اور کچھہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہیگی اور کس جگہہ رہیگے اور کیا کیا کام لیگا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکھے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دو گھنٹہ مین جاتا ہے وہان ایک گھنٹہ مین جا سکیگا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلے مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکھے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا۔

مادہ (۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جاے سوار ہو کر جائیگا اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گھنٹہ کے لیے یا ایک مقام تک جانے کے لئے گھوڑا لیا تو چار گھنٹہ سوار نہو سکیگا اور اوس مقام سے پرے نہ جا سکیگا۔

مادہ (۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لاد کر لیجائیگا تو یہہ نہین ہوسکتا ہی کہ لوہا یا پتھر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکی بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچھہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے چیزا ایسے ہے کہ اوسکا بوجھہ اور رگڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض

دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لادسکیگا کیونکہ لوہے کا ضرر اُس سے بہ نسبت گیہون وغیرہ کی۔)

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کے قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لاوے یا دوسرے کے استعمال مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہوسکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہی خود رہے یا کسے اور کو رکھے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے اور یا گہوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے

مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اونمین یہہ قید لگانا کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نلے سکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہوسکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کردے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ اس گہوڑے پر تو ہے سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار رہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رکہے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نرکہہ سکیگا۔

مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جانا ہے اور اوسکے

کئے راستہ مین کہ لوگون کی آمد و رفت سب مین برابر ہی تو جس راستہ سے چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہین تھے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ متعین کیا اور یہہ اوس راستہ سی نکیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگوں کی عادت اودہر جانی کے نہ تھے یا وہ راستہ بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا —

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سی ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہی اور حسب عادت گہر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدی اور ہلاک ہو گئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پہ اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گہوڑا تو مرد چاہی عورت سی ضمان لے یا مستعیر سے —

مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جائز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیسکے یا رہن کر سکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہی اوسکے لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسری شہر مین گرو رکے اور ہلاک ہو گئے تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودلیعت دیسکتا ہے مثلاً گہوڑا کہین جانی کے لئے عاریت لیا وہان پوہنچ کر گہوڑا اتنا تہک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہو گا —

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکھا اور ہلاک ہوی یا قیمت گھٹ گئی ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچھ مدت مقرر تھی وقتِ انقضائے مدت فوراً پونہچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادۃً ضرور ہے معاف ہی مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پونہچانا لازم ہوگا۔ یا ایک عورت نے کسی کی شادی مین پہنی کے لئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پونہچانا لازم ہوگا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گھر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شی اس نے مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاوینگے اور وہ کام ہوچکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثلِ ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کرسکتا ہے اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہوجائیگی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پونہچادی یا اپنے امین کی ہاتھہ پونہچادے اور اگر کسے اور کی ہاتھہ بھیجدے اور تلف ہوگئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس وقیمتی مثلِ جواہر خود مالک کی ہاتھہ مین پونہچانا

چاہی اور اسکے سوا سب چیز اسکا پونہچا دینا اوس جا ئی کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گھوڑا اصطبل مین پونہچا دیا یا سائیس کو سونپ دیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین عاریت لی سکتی ہین اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکھاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کی لئے اگر مدت مقرر ہوی تہی ور مالک نے مدت سی پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکھاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائین گے کہ آج اس بنا اور درخت کی کیا قیمت ہی اور مدت پر اگر اوکھاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتی تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائین گے مثلاً آج اوکھڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی ... روپیہ کا ہوتا تو اٹھ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا

مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہو جب تک کہ کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین ملے سکیگا فقط

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین

مادہ (۸۳۳) کسیکو بلی عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کر دینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہی موہوب لہ ہے اور جو چیز کہ دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرنا ہے —

مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً اکراماً یعنی بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہدیہ ہے —

مادہ (۸۳۵) ثواب کی لیے دینا صدقہ ہے —
انما الصدقات للفقراء والمساکین

مادہ (۸۳۶) کسی چیز کی اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً یہہ کہدینا
محتاج غیر محتاج مساوی ہے
کہ یہہ کہانا کہاؤ یا لے لو تو یہہ مباح کر دینا ہے —

باب اول عقد ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

فصل اول ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھہ پورا ہوتا ہے
~~مرہون مقروضہ~~
اگر قبضہ نہو تو ہبہ ناقص ہے رد ہو سکتی ہے

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے —

مادہ (۸۴۰) ہبہ دینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب و قبول ہے —

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہی قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب لہ نے قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا گو موہوب لہ نے نہ کہا کہ مین نے قبول کیا

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے —

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالۃً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحۃً یہ ہے کہ واہب کہے کہ یہ مال لے لے کہ یہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہ کہہ دینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جا کر لے لے حکم صریح ہے (یہ امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلس ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جا کر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح ہوگا) —

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوی تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے (صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالۃً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے) اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جا ہے موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہ نہ کہا کہ وہان جا کر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہوگا

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے بائع کی مبیع ہبہ کر سکتا ہے —

مادہ (۸۴۶) مالکِ مال اوس شخص کو مال ہبہ کرے کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہو جاتا ہے کچھ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے —

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط

ہوجائیگا یہ ابرا ہے -

مادہ (۸۴۷) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے وہ لیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا -

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے -

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل و بالغ ہے ہبہ کردیا تو قبضہ دینا ضرور ہے -

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چہوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا دے بامربی ہے کہ اوسنی اپنی گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کے ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے (اس فقرہ کے او الذی کان و دیعہ عندہ غیرہ معنی درست نہین ہوسکتے ہین اور ترجمہ جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہوسکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو ولی یا مربی کا قبول و قبضہ ضرور ہے

مادہ (۸۵۳) اگر بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بہی موجود ہو

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضافہ یعنے یہہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مینے ہبہ کیا صحیح نہین ہے

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنے یہہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض مجکو دینا یا دین جو مجہپر آتا ہے ادا کرا دینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے تو ہبہ صحیح ہے ... سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر زمین ہبہ کی کہ میری موت تک میری پرورش کرتا رہے تو جب تک کہ موہوب لہ یہہ شرط

بحالا تا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھہ فایدہ نہوگا۔

فصلِ ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسلیے وہ پہل جو آب لگیگا یا وہ بچہ کہ آب پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچھہ ہبہ کیا یا ان دو گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ہبہ کیا صحیح نہوگا اور اگر یہہ کہا کہ ان دو گھوڑون مین سے جو تو چاہے لے لے اوسنی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہوگا۔

بابِ دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اوّل ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب کے
ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے ۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب لہ کو قبضہ سی اگر منع کرے تو ہبہ رجوع ہے

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے
اگر موہوب لہ راضی ہو وے اور اگر راضی نہو وے تو حاکم کے یہان نالش
کرے وہ فسخ کرسکتا ہے اگر کوئی مانع نہو گا جسکا ذکر آگے آتا ہے ۔

مادہ (۸۶۵) اگر واہب نے بے حکم حاکم یا بے رضامندے موہوب لہ کے شی موہوب
واپس لے تو غاصب ہوگا اسیلے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول (باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (جیسے بیٹیا پوتا
وغیرہ) یا اپنے بھائی یا اپنے بہن کو یا اونکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پھوپھی
کو ہبہ کیا رجوع نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت
قایم ہے اور قبضہ بہی ہوگیا ہے ہبہ سے رجوع نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے ہبہ کے [illegible]
دیدیا اور اوسنے قبضہ بہی کرلیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتے ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے
مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی

کہ اوس سے اوسکو فربہی اور تازگی آگئی یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا ہوگیا واہب رجوع نہین کرسکتا ہے اور زیادہ منفصلہ مین رجوع ہوسکتی ہے یعنی جب تک گھوڑی کو حمل ہو رجوع نہوگی کہ یہہ زیادتے متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہوگیا تو اب زیادتے منفصلہ ہوگی گھوڑی واپس ہوسکتی ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے۔

مادہ (۸۷۰) موہوب لہ نے موہوبہ بیچ دیا یا کسے اور کو ہبہ کرکے اوسکے قبضہ مین دیا واہب رجوع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۷۱) شئ موہوب [illegible] ہوگئے تو رجوع کا محل باقی رہا۔

مادہ (۸۷۲) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس لینا جایز نہین ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکی وارث سے موہوب واپس نہین لے سکتا ہے

مادہ (۸۷۳) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کردیا تو اب رجوع کا حق نہین رہا مادہ (۵۱ اور مادہ (۸۴۸ ملاحظہ ہو۔

مادہ (۸۷۴) جب صدقہ دیدیا اور اوس پر فقیر کا قبضہ ہوگیا تو اوس سے رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۷۵) اگر کہانے کی چیزین مباح کردین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف مالکانہ کہ کسے اور کو ہبہ کرے یا بیچ ڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے، مثلاً باغ مین سے کچھہ انگور مباح کردے اور کہائے گئے تو مالک قیمت نلیگا۔

مادہ (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے

جسکی نام پر بھیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والد کے نام پر جو بھیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دولہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسیکا نام معلوم نہووے اور دریافت بہی نہین کرسکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

مادہ (١٧٧) اگر کسیکا کوئی وارث نہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کردے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

مادہ (١٧٨) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کردیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچھ بھی مداخلت نہین ہے۔

مادہ (١٧٩) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے مرنے کے بعد اور وارثون نے جایز نرکھا تو صحیح نہوگا اور اگر اجنبے کو ہبہ کردیا اور قبضہ بہی دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لے گا۔

مادہ (١٨٠) جس شخص کا ترکہ دین مین گھرا ہوا ہے اوس نے اپنے وارث کو یا غیر کو ہبہ کیا اور قبضہ کردیا اور مرگیا قرضخواہ اختیار ہی کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کرلین۔

ادائے دین مقدم ہے تقسیم ترکہ پر

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

(مادہ ۸۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب ہے اور مال مغصوب ہے اور مالک مغصوب منہ ہے ۔

(مادہ ۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختوں کے زمین کی قیمت لگائی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت لگاوے تو جو اسمین فرق ہے وہ قیمت درختوں کی اور بناء کی حالت قیام مین تصور ہوسکے

(مادہ ۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہے ۔

(مادہ ۸۸۴) اور جب اوسکو اوکھاڑین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء ۔

(مادہ ۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اوس وقت لگین کہ وہ قابل اوکھاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھیں کہ اگر اوکھڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پھر اوسمین سے اجرت اوسکی اوکھاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہے وہ قیمت متصور ہوگی ۔

(مادہ ۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بھی

بکی جاوے بڑا اوسمین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

(مادہ ۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہیکہ کسی چیز کو خود تلف کردیں اوسکرنے والا

فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(مادہ ۸۸۸) اتلاف بسبب وہ ہیکہ تلف کا سبب ہونیسے ایک ایسا

کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا مصور ہی تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً

قندیل کی رسی کاٹ دی اور گر گئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر

ہے اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسی ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور

گھی بہ گیا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہی اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے

(مادہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین

سعی نہ کرنا گناہ رلی ہی۔

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

(مادہ ۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تہا بعینہ وہین واپس پہونچا دینا

لازم ہی اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور ساتھ مغصوب بھی

اوسکی پاس ہے چاہی اوسی جگہہ لے لیوے یا چاہی یہ کہے کہ جہان غصب

ہوا تہا وہان پونہچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے۔

(مادہ ۸۹۱) غاصب مال کا ضامن نہی مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے

یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھیں گے کہ جس دن غصب کیا اور جہاں غصب کیا اوسکے کیا قیمت تھی وہ دلا دیں گے اگر مثلی ہے تو مثل دلا دیں گے۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے شئی مغصوب وہاں پہونچا دی کہ جہاں لی تھی تو بری ہوگیا۔

(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکھدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہو تو گویا مغصوب پونہچا جسکا کو قبضہ حقیقت مین ہو اور اگر شئے مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسی طرح قیمت مالک کے سامنے رکھدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری ہوگا۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہ پونہچا دیا کہ وہان خوف تلف ہی تو مالک کو اختیار ہی کہ قبول نکرے اور اس صورت مین غاصب ضمان سے بری ہوگا۔

(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا باتمیز ہی کہ حفاظت کرسکتا ہی غاصب نے اوسکا مال حاضر کردیا تو صحیح ہی اور جو بے تمیز ہی کہ حفاظت نہین کرسکتا ہی تو اداء غصب صحیح ہوگا

(مادہ ۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہوگیا مثلاً خشک ہوگیا تو مالک چاہیئے وہ لیلیوے چاہی ضمان لیوے۔

(مادہ ۸۹۸) اگر غاصب نے اپنے مغصوب میں کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو
اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کی دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے
مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا
ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے۔

(مادہ ۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا
پسوا لیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہون بوئے
تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کھیتی غاصب کی ہے۔

(مادہ ۹۰۰) زمانہ غصب میں شی مغصوب کے نرخ اور قیمت میں فرق آیا
تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ مخواہ
وہ ہی قیمت لیوے جو یوم غصب تھی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے
وہ بے شک لیوے گا مثلاً گھوڑا اوسکی سوار ہونے سے ضعف اور دبلا
ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت میں جو غصب کے وقت تھی نقصان
آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہی اگر کپڑا پھٹ گیا اور ربع قیمت اسمین کم ہو گئی تو
کپڑا دیگا اور یہ نقصان بھی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہے مالک چاہے
تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوے یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیوے۔

(مادہ ۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے

تو وہ بھی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگے اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار کے ودیعت تلف ہوگی ضمان دیگا

(مادہ ۹۰۲۵) ایک شخص کی زمین اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانسو درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پتھر مع چمن کے لڑھک کر نیچے کے چمن پر گرے اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے قبضہ جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے کے چمن کا مالک چھوٹی قیمت والے کو یعنے اوپر کے چمن والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہو جاویگا اسطرح پچاس روپیہ کا قیمتی موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی نے لیگا دیکھو مادہ

۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

(مادہ ۹۰۳۵) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ ہوتے رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ کر لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودھ مالک کا ہے یا باغ کے پھل غاصب کے قبضہ مین لگے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا محال جو کسی نے مع مکھی کے غصب کر لیا تو مالک محال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تہا واپس لے گا

(مادہ ۹۰۴) کسی کے باغ مین جو شہد کی مکھی نے محال باندہا تو شہد باغ والے کا ہے

اگر کوئی مکھی پکڑلے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیگا

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

مادہ۔۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہی تو لازم ہی کہ بجنسہ واپس کر دی اور اسمین کچھ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچھ نقصان آگیا ہی تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین ہی ایک کوٹھری ڈہا دی یا اسکے رہنے سے گرگئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اسنے آگ جلائی کہ گھر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت اوسکی جاویگی —

مادہ۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑلے اور زمین دیدے ظاہر روایت یہی ہے اور اگر درخت یا مکان کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہی تو مالک اوکھڑے ہوے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنی زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہی اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ ہی اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو اوسکو اختیار ہی کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تھا بخیال وراثت درخت لگائی اور پھر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے

مادہ ۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین گر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان قیمت ہو وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہی اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے نقصان ہوا ہے —

مادہ ۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائی تو زمین کے سوا العوض کا رطبابت کچھ نہین دلائینگے یہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہی کیونکہ اوسمین نطس کا لفظ ہی اور نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین — مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین غصب مین ہل چلایا اور زمین مالک نے لیلی تو غاصب ہل چلانے کی اجرت مالک سے نہ لے سکیگا —

(مادہ ۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھا لے اور زمین خالی مالک کو دیدے —

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کر لے اوسکا حکم

مادہ ۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کر لیا تو وہ بھی غاصب ہی اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہو گیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی

اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا —

(مادہ ۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف دی ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہو گئے اول بھی [illegible] بھی

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرہ اتلاف کا بیان

(مادہ ۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتھ مین قصداً یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہی چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے سے اگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے —

(مادہ ۹۱۳) ایک شخص پہسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۴) اگر اپنا ہی مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑکر کھینچا اور پہاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹھ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال ہی سے ضمان دلاینگے

اگر اوسکے پاس کچھ مال نہین ہی تو اوسکا ولی ضمان ندیگا اور جب وہ لڑکا
تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۱۷) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کم ہوگئی تو نقصان
قیمت دیگا۔

(مادہ ۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مکان گرا ڈہا دیا یا کسی کے دوکان گرادی تو
اوسکو اختیار ہی کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوئی مکان کی
قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت
مین کیا تھی اور اب ٹوٹنے مین کیا تھی سو جو فرق ان دونو مین ہی وہ بھی
لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہی مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تھا
تو بری ہو گیا۔

(مادہ ۹۱۹) محلے مین جو آگ لگی اسلئے اسی نے کسی کا گھر بے اوسکی اجازت
کے گرا دیا کہ جل نجاوے اور آگ وہین بجھ گئی اگر حکومت والون کی حکم
سے ڈہایا تہا تو ضمان ندیگا ورنہ ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہی تو
درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی لے
اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہی جو فرق ان
دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تھی

اور بے درختون کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور رکھے ہوے درختونکے دو ہزار روپیہ قیمت تھی مالک چاہی تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے —

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہہ حق نہین ہی کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تھے تو دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ وہ نیے سکے ہین سیکے اور نیے سکے ہین بکر نے اسکے برتن توڑے تھے تو دونو ضمان دین کے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کہوٹے درہم لیے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بھی وہ ہی دیدے —

فصل ثانی اتلاف کی تسبیب کے بیان مین

مادہ ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبیباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کردے یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا مثلاً ایک شخص کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس کشاکشی مین اوسپر جو چیز تھی گر کے اور تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی رو کر دیا تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے

بھاگ گئے اور ضایع ہو گئے یا پنجرہ کی کھڑکی کھولدی اور جانور اوڑ گیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بھاگ گیا اور ضایع ہو گیا ضمان ندیگا پر جب اُسنے جو دا اُسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور رکیل گیا اور بھاگا اور اس بھاگنے سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہوگیا ضمان نہین آتا ہے

مادہ (۹۲۴) اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا دیکھو

مادہ ۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہے جوابھی ذکر ہوا یعنے تسبب ضرر مین جب ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا

مادہ ۹۰ مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو مسبب تلف کا ہو سکتا ہے پر اوسمین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آیگا دیکھو

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہودین

(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہے مگر اس شرط پر کہ کسیکو اوس سے ضرر نہ پہونچے یعنے بسبب محفوظ رکھنے سلامت مین اپنی اسکے لئے

اگر حمال کے سر پر سے کچھ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کو پیٹتے ہوے چنگاری کسی راہ رو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا

مادہ ۹۲۶) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکھنے کا یا پانی پھر دینا بیگا بے حکم حاکم حق نہین ہے اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا ایسی ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتھر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پھسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا

مادہ ۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان نہوگا پر جب دیوار گرنے کے لیئے جھک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ اوسکو تقدم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتار لے کیونکہ وہ گرنے کو ہے اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تہا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہہ کا حق اوسکو ہے کہ جسکے گھر پر دیوار جھکی ہوئی ہے کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدیم اور تنبیہہ اوسکو ہے کہ جو اس راہ مین گزرتے ہین اطلاع کے لیئے پیش قدمی کرنا تقدم ہے اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہہ حاصل ہے

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنی ضرر پونہچانیکے بیان مین

(مادہ ۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان
ندیگا دیکھو مادہ ۹۴ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھ رہا ہے کہ گھوڑا کسی
ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے
اور کتے والے کو اہل محلہ اور کانون والون نے کہا کہ اپنے
بیل اور کتے کی حفاظت کرو اوسنے نکی اور کسی کو بیل نے سینگ مارا یا کتے
نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا۔۔

(مادہ ۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک مین گھوڑا اپنی اگلے

ہاتون سے یا دم یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضامن نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۱) جب اوسکی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا
تو جو کچھ ضرر گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گویا یہہ اوسے کی گھوڑے
سے اوسیکے ملک مین ہوا ہے اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا
ضمان دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کھینچتا ہو
یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسے کی ملک
مین گھس گیا اور ضرر پونہچایا تو کسی پر ضمان نہین ہے

(مادہ ۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین

جانے کا حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہنچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہ تہا ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار اوڑہا دہی ہی اوڑی کہ کسی کے کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پانو مارا اور ضرر پہنچا ضمان ہوگا مگر جب سوار ہو تو ان سب باتون سے سوار پر ضمان ہوگا۔

(مادہ ۹۳۳) کہینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکہتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر بہی ہوگا۔

(مادہ ۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گھوڑا کہڑا کرے یا باندہ دے اسلئے اگر راہ عام مین باندہا یا کہڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور طرح پر ضرر پہنچا تو گھوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہ گھوڑون کے باندہنے یا کہڑا رکہنے کی مقرر ہو اوس مین یہ حکم نہین ہے۔

(مادہ ۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا بےڈور کہول کر راہ عام مین چہوڑ دیا تو وہ اوسکے ضرر کا جو کسی پہنچے ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۶) ایک شخص گھوڑے پر سوار تہا گھوڑے نے اپنی لات سے یا اگلی پانون سے کسی چیز کو روندڈالا تو راکب کو مباشر کہین گے بہر حال ضمان دیگا خواہ وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۷) اگر گھوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا اور

تو اوسکے ضرر سے کچھ ضمان نہ آویگا

(مادہ ۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گھوڑا باندہ دیا اور دوسرے نے بھی بلا اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندہ دیا پس طویلہ والے گھوڑے نے اوس گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے اور اگر اوس گھوڑے نے اس طویلہ والے گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا

(مادہ ۹۳۹) ایسی جاے مین اپنے اپنے گھوڑے باندہے کہ انکو اوس جاے مین باندہنے کا حق ہے پھر دو نو چھوٹ گئے اور ایک نے ایک کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے مثلاً ایک گھر مین دو شریک ہین اونہون نے اپنے اپنے گھوڑے باندہ دئے

(مادہ ۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہہ باندہا کہ اوسکو وہان حق نہ تھا اور پھر کسی اور نے بھی اوسی جگہہ باندہا اور اوسکو بھی حق باندہنے کا نہ تہا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا تو کچھ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا

جنایت حیوان

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین ۔

(مادہ ۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین —

(مادہ ۹۴۲) اور جب حجر اوٹھا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین

مادہ ۹۴۳) جو لڑکا ایسا بے تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلاً بجائے دس روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کہائے اور غبن یسیر مین تمیز نہ ہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین —

مادہ ۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبھی مجنون ہو اور کبھی افاقہ ہو

(مادہ ۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجھ کم ہو اور کلام اوسکا لڑبڑا ہو اور تدبیر اوسکی فاسد ہو —

مادہ ۹۴۶) سفیہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کر دیتا ہو مبذرین

مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنی بے وقوفی سے غافل ہین اونکو بھی سفیہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو اور سفاہت اور تبذیر سے محفوظ رہے —

مادہ ۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے کرے جو حق اور قابل کرنیکے نہو اکراہ کہتے ہین جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھہ ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی کہ اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھہ اور رنج پیدا ہوتا ہے —

مادہ ۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا شفعہ ہے —

مادہ ۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے —

مادہ ۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو مشفوع کہتے ہین —

مادہ ۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہی کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع بر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہی۔

مادہ ۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گھر مین پانی آتا ہی دوسرا بھی اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہی اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہی

مادہ ۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے

مادہ ۹۵۶) طریق خاص وہ ہی کہ ایک کوچہ سر بستہ کے لئے ہو

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ ۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین۔

مادہ ۹۵۸) حاکم کو اختیار ہی کہ سفیہہ کو بھی حجر کری۔

مادہ ۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر قرض دار کو بھی حجر کرے۔

مادہ ۹۶۰) محجور وہ ہی لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جاری نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

کہ کسی لڑکی بے تمیز نے جو کچھ نقصان کر دیا وہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۶۱) سفیہہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہیے اور اوسکا اعلان ہونا چاہیے —

(مادہ ۹۶۲) حاکم جسپر حجر کرنا چاہی تو ضرور نہین ہی کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہو سکتا ہی اور اوسکو خبر ہونا ضروری ہی جب تک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہی اور اوسکی تمام اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے —

(مادہ ۹۶۳) فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہین ہو سکتا ہی جب تک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہو وے —

(مادہ ۹۶۴) بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کی حجر ہو سکتا ہی مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہی اور حجر تصرفات قولی سے روکنی کو کہتے ہین —

(مادہ ۹۶۵) سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کسی کو یہہ کہین کہ اسکے سبب ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کر وادین —

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

(مادہ ۹۶۶) اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدی تو بھی تصرفات قولی

جایز نہین ہین —

مادہ ۹۶۷) جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جایز ہے اگرچہ ولی نے اذن نہ دیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کر لینا اور جسمین اوسکا ضرر ہوا وسمین اوسکا تصرف قولی جایز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دی اور اذن بھی دی مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہی اور ضرر بھی ہی وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنے ولی کو اختیار ہے کہ اگر اوس مین فایدہ دیکھے تو جایز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھ مال بیچا تو یہہ بیع عقود متردہ مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہیگی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردہ جسمین نفع اور نقصان دونو متصور ہون)

مادہ ۹۶۸) ولی کو یہہ مناسب ہی کہ صبی مال مین سے تھوڑا اوسکو تجارت کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہی جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کر دے

مادہ ۹۶۹) اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کری کہ بیچو اور خرید و اوسکو عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خرید و تو یہہ خرید و فروخت کی اجازت ہے

کیونکہ اس سے مقصود فایدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جا کر فلان چیز خرید لاو یا فلان چیز بیچ آو تو یہہ اجازت نہین ہے بلکہ اوسکو وکیل کر کے اپنے کام کے واسطے بھیجا ہے کہ یہہ عادت جاری ہے

(مادہ ۹۷۰) اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور کسی نوع کے تجارت کے ساتھ مقید اور مخصوص نہین ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور مالاستمرار جب تک کہ ولی اوسکو محجور نکرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرتے رہو تو بھی عام اجازت ہے

مادہ (۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور چپ ہو گیا اور منع نکیا اذن دلالت ہے ۔

(مادہ ۹۷۲) جب ولی کے طرف سے صغیر کو اجازت ہو گئی تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اسکے سب عقود بیع و شرا معتبر ہونگے ۔

(مادہ ۹۷۳) ولی صغیر کو اذن دیکر پھر محجور کر سکتا ہے اور اذن باطل ہو جاینگا اور شرط یہہ ہے کہ اذن جیسا عام ہوا تھا کہ بازار والو نے

جان لیا تہا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائین نہ یہہ کہ اپنے گھر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین

(مادہ ۹۷۴) لڑکی کا ولی اول باپ ہی دوم وہ شخص کو اسکے باپ نے اپنے زندگی مین وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا چوتھا دادا پانچوان وہ شخص کہ اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو — چھٹا وہ شخص کہ اوسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا ہو — ساتوان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی اور چچا اور قرابت والے ولی نہین ہین مگر وصی ہو سکتے ہین —

(مادہ ۹۷۵) اگر ولی صغیر باتمیز کو اذن ندیوے تو حاکم دے سکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حق مین مفید ہوا ور پہر اور ولی اوسکو حجر نہین کر سکتا ہے

(مادہ ۹۷۶) ولی جب مر گیا تو اوسنے جو اذن دیا وہ بہی باطل ہو گیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل نہوگا —

(مادہ ۹۷۷) جس حاکم نے اذن دیا تہا وہ ہی حجر بہی کر سکتا ہی مگر اوسکی باپ کو یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جایز نہین ہی کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کر سکین —

(مادہ ۹۷۸) معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۷۹) مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۸۰) مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے —

(مادہ ۹۸۱) صغیر کے بالغ ہونے پر فوراً اوسکا مال نہ دیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہولیوے تب دیوین —

(مادہ ۹۸۲) اگر صبی بالغ ہوا بر رشید نہین ہے تو اوسکا مال نہ دیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جبتک کہ رشد ثابت ہووے

(مادہ ۹۸۳) وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے پاس تلف ہوگیا یا اوسنے خود تلف کیا تو وصی ضمان دیگا

(مادہ ۹۸۴) صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اوسکو دیا ہے اگر سفاہت ظاہر ہوی حاکم اوسکو حجر کرسکتا ہے —

(مادہ ۹۸۵) جب لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہو جاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے —

(مادہ ۹۸۶) لڑکا بارہ برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے

اور دونو پندرہ برس کی تمامی پر بالغ ہوسکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہو لیکن

بالغ نہوا تو وہ ایک قریب بلوغ سے جب تک کہ بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہو گئی اور بالغ نہ ہوی ہو مراہقہ ہے جب تک کہ بالغہ ہووے۔

(مادہ ۹۸۷) جو سال بلوغ کو پہنچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا۔

(مادہ ۹۸۸) جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پہنچا اور بالغ ہونے کا دعوے کیا تو اوسکا دعویٰ مقبول نہوگا۔

(مادہ ۹۸۹) اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونے کا اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہوینگے اور اونکا اقرار معتبر نہوگا اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت کرے تو اونکا اقرار مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونگے اور اسکے بعد اگر یہ کہے کہ مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرارات کئے ہین وہ سب فسخ ہو جائین تو یہ دعویٰ اوسکا قابل التفات نہوگا۔

فصل دویم سفیہ محجور کے بیان مین

(مادہ ۹۹۰) سفیہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا یا اونکے وصی اوسکے ولی نہین ہین۔

(مادہ ۹۹۱) حجر سے پہلے سفیہ کے معاملات قولی ایسی ہین جیسے

سب لوگوں کی اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

(مادہ ۹۹۲) سفیہ کا اور اون لوگوں کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہی سفیہ کے مال میں سے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۹۹۳) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہی اگر حاکم اوسمین منفعت دیکھے تو جاری کرسکتا ہے ورنہ نہین۔

(مادہ ۹۹۴) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہی یا اوسکے بعد جو زاید ہوگے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگون کے حقوق محجور کے مال مین سے ادا ہونے ہین گے

(مادہ ۹۹۶) سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بحسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ وہ باطل کرے گا۔

(مادہ ۹۹۷) سفیہ جب صلاحیت پیدا کرلے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھاوے گا

فصل چہارم مدیون محجور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت کے ادا دین مین دیر لگاتا ہی اور قرض خواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم

اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا کر سکتا ہی پر پہلے وہ مال نکلے کہ اوس سے ادائی دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیوے پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے —

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہی کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارہ مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کرسکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنے سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا بمقدار ضرورت اوسکے لئے کپڑے چہوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہی اور ہلکی قیمت کا کپڑہ بہی پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچ کر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑہ بنا دیگا اور ایسا ہی اگر اوسکے بڑی حویلی ہی اور چہوٹے گہر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گہر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا —

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاوے گا جب تک کہ اوسپر حجر ہی —

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی مال لازق ہوسکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے

پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فرق نہوگا ــ

(مادہ ۱۰۰۲) جنہے باتون سے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ اون سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اونکے سب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہی اور اونسے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہین ہین اور اگر اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہی اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا جب حجر اوٹھ جاے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بھی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کمائی اوسمین سے ادا کرے گا ــ

باب ہشتم اکراہ کا بیان

(مادہ ۱۰۰۳) اکراہ اوس شخص کا معتبر ہی جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکہتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین ــ

(مادہ ۱۰۰۴) اور یہہ شرط ہی کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہو وی کہ اگر مین یہہ کام نکرون گا تو مکرہ مجھ پر وہ ضرر پونہچا ویگا کہ کہتا ہے ــ

(مادہ ۱۰۰۵) مجبر جس کام کے کرنے کو کہتا ہی ضروری کہ مجبر کے یا مجبر

علاقہ والون کے سامنے نکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر غایب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا نیسے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور پہر اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہو گی اور اکراہ معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۰۰۶) بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کر دے تو جایز ہو جاینگے۔

(مادہ ۱۰۰۷) اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کر دے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر ضمان ادا دے گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کر دے ورنہ تجکو مارونگا یا قید کر دونگا اوسنے ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا۔

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کے بیان مین

(مادہ ۱۰۰۸) شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس بیع مین شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہو دین دوسرے حق بیع مین خلیط ہون مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص یا مثلاً ایک ایسا باغیچہ بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغیچون مین ایک ہی نالے سے پانی دیا جاتا ہے اور راہ بھی ہمسایگی اوس سے متصل ہو یا ہنوا اور اگر یہ سب باغیچہ نہر سے پانی لیتے ہین کہ اوس سے علی العموم پانی لیا جاتا ہے تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہے یا مثلاً بہت گھر ایسے ہین کہ ان سب کے دروازہ راہ عام پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہے سوم یہہ کہ ہمسایہ متصل ہو —

اگر مقصود ... [illegible]

(مادہ ۱۰۰۹) اب سب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہے دوم خلیط فی حق المبیع ہے سوم ہمسایہ ملاصق ہے یعنے اگر اول شفعہ کا طالب ہو تو اوروں کو حق شفعہ نہین ہے اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو حق شفعہ نہین ہے —

(مادہ ۱۰۱۰) اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہے یا ہے پر شفعہ ترک کر دیا ہے تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو حق ہے اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا دعوے ترک کرے تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہے مثلاً ایک نے حویلی مین سے اپنا حصہ شایع مشترک بیچا تو دوسرا حصہ دار شفعہ یہہ حصہ خریدیگا اور اگر

یہہ ہنو یا اوسنے دعوی ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ بہی ہنو یا دعوی شفعہ سے دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے ـــ

(مادہ ۱۰۱۱) اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو یہہ دونو آپسمین ہمسایہ ملاصق ہین ـــ

(مادہ ۱۰۱۲) حویلی کی دیوارین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوارین تو شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بانسہ دوسرے گہر کی دیوار تک پہیلے ہوے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بانسکے سرے دوسرے کی دیوار پر ہونے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے ـــ

(مادہ ۱۰۱۳) اگر ایک حویلی مین کئی شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور دوسرے کا حصہ ثلث ہی اور ایک کا حصہ ثلث ہی اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوس کو خریدینگے نہ یہہ کہ ثلث والا ثلث لیگا اور سدس والا سدس لیگا ـــ

(مادہ ۱۰۱۴) اگر دو قسم کے خلیط موجود ہین ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر پانی لیتا ہی اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو وہ نل والے ہین اونکو استحقاق شفعہ حاصل ہی بہ نسبت اون لوگون

سے کہ اس چھوٹے نہر مین سے پانی لیتے مین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ
بیچا گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نیل سے
پانی لینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اوسکا
دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ مین سے
نکلا ہی تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ اوس کے
کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ
نکلا ہی کوئی گھر بکا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین

(مادہ ۱۰۱۵) ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو
خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہی اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے

(مادہ ۱۰۱۶) حق الشرب حق طریق پر مقدم ہی اگر ایک باغچہ ہی کہ اوسکا
ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہی تو
حق الشرب والا مستحق شفعہ ہے —

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۰۱۷) شفعہ کے شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو —
(یعنے زمین) اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین
وقفی اور زمین حکومت میں شفعہ نہین ہو سکتا ہی —

(مادہ ۱۰۱۸) شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بھی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین

[illegible]

وقف شفیع نہوگا — مگر شفیع ملک ضعیف ہے بطور دفع ضرر ہمسایہ ... بطور احتلال وقف ...

(مادہ ۱۰۱۹) زمین وقف ... میں نزولی میں جو درخت لگائے گئے ہیں اور مکانات ... گئے ہیں وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہیں اسمیں شفعہ ... نہیں ہے

(مادہ ۱۰۲۰) جب زمین مملوکہ مع اپنے درختوں کے اور مکانات کے بیچے جائے تو درخت اور مکانات بھی شفعہ میں شامل ہونگے اور فقط عمارت اور درخت بیچے جائیں تو شفعہ نہوگا — ... تبع نہیں ہے

(مادہ ۱۰۲۱) بدون عقد بیع کے شفعہ نہیں ہوسکتا ہے —

(مادہ ۱۰۲۲) ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتھ اپنا گھر ہبہ کیا کہ اسکے عوض میں کچھ دیگا تو یہ بمنزلہ بیع کے ہی اسپر دعوے شفعہ قایم ہوگا (کیونکہ یہ ہبہ ابتدا ہبہ ہی اور انتہا بیع ہے)

(مادہ ۱۰۲۳) جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اسمیں شفعہ نہیں ہے مثلاً ہبہ بے عوض کی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی —

(مادہ ۱۰۲۴) شرط یہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہی تو اسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اور اسکو دعوی شفعہ نہیں ہے اور ایسی ہی ہبہ سنکر ... اگر ... لگا حق شفعہ

ساقط ہوگیا اور ایسا ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہو کر زمین بکوا دی تو اب اوسکو حق شفعہ نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۰۰)

(مادہ ۱۰۲۵) شرط ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہوا سے لیے جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہیں ہے اسپر شفعہ نہیں ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض میں دی گئے تو تحت حمامی کے مال نہیں ہے بلکہ یہہ قلیل منفعت و خدمت کی ہی جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی سلئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کے گئے شفعہ نہیں ہے

(مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہی کہ بائع کے ملک بیع سے زایل ہوجاوے اسیلئے بیع فاسد میں جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہولے حق شفعہ نہیں ہی اور بیع بشرط خیار میں اگر مشتری کو خیار ہی تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہی جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رؤیت شفعہ کا مانع نہیں ہے۔

(مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا اپنے میں تقسیم کریں تو حق شفعہ جاری نہیں ہو سکتا ہی یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے۔

فصل ثالث طلب کا بیان

(مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضرور ہے ... اول طلب مواثبہ دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک —

(مادہ ۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جابے بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ کر لیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس جاکر دو گواہون کو کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تو نے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے کہ مبیع اوسکی قبضہ مین ہے کہ تو نے اپنی زمین بیچی ہے اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا شفعہ طلب کرتا رہا اور اب بہی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا اور اگر شفیع دور ہے [illegible] تقریر کو [illegible] ممکنات نہین ہے تو کسی کو وکیل کر کر لکھ بھیجے اور اگر کوئی وکیل نہ پاوے تو خط لکھ بھیجے —

(مادہ ۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر او اشہاد کی لازم ہے کہ حاکم کے یہان نالش کرے اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچھ دیر لگاوے مثلاً عقد بیع کی سنتے کے وقت ایسے حال مین تھا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تھا یا کسی اور سے بحث کر رہا تھا یا بے طلب شفعہ کے مجلس سے کھڑا ہو گیا حق شفعہ ساقط ہو گیا —

(مادہ ۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت تک تاخیر کیا کہ اوسمین اوسکا کرنا ممکن تہا بلکہ خط لکہنے مین بھی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوگیا۔

(مادہ ۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور اشہاد کے طلب خصومت مین بے عذر شرعی ایک مہینہ تک تاخیر کی تو شفعہ ساقط ہوا مثلاً کہین دور و دراز سفر پر تہا۔

(مادہ ۱۰۳۵) مجورین کا ولی اونکی طرف سے حق شفعہ کا طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہوگیا بعد بلوغ اوسکو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

(مادہ ۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری اوسکے رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرنے تو مالک ہوجاتا ہے۔

(مادہ ۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداءً بیع و شراء مین ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بھی ہونگے مثلاً خیار عیب و خیار رویت۔

(مادہ ۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابھی بعد رضامندی مشتری

یا بحکم حاکم الگ کیا تو حق شفعہ وارثوں کو نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر و شہادت کے اپنا گھر بیچ ڈالا کہ جس کے سبب سے اس گھر بیع کا وہ شفیع ہوا تھا تو حق شفعہ باطل ہوگیا

(مادہ ۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہووے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو واسطے اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہیں ہے اسلئے شفیع کو یہ حق نہیں ہے کہ بیع میں سے کچھ لیوے اور کچھ [illegible]

(مادہ ۱۰۴۲) [illegible] نہیں ہے کہ اپنا شفعہ دوسرے کو [illegible] اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا

(مادہ ۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہوں اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چھوڑ دیا تو شفیع ثانی سب بیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہیں لے سکتا ہے

(مادہ ۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھ چیز زیادہ کی تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بنا کے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھ بنا کیا یا درخت لگائے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختوں کے دیکر لیوے اور یہ اختیار نہیں ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکھاڑ لو —

کتاب دہم

شرکتونکا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور انہہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئی آدمیونکو یک چیز مین خصوصیت ہوجاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتی ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو اسلئے شرکت دو قسم ہے۔

قسم اوّل شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا۔

دوم شرکت عقد اور یہہ شریکونکے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمونکے سوا ایک شرکت اباحت ہے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اسباب تملک حاصل ہے کہ شئے مباح پر اپنا قبضہ کر کر مالک ہوجاوے۔

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور دیکھے بابکا مین اوسکا ذکر آئیگا۔

مادہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑیون سے بنائی جاتی ہے اسکی جمع حیطان ہے (یہہ مخصوص اوس ملک میں ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتھر کی بہی بنتی ہے۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام مین گزرین اونکو مارہ کہتے ہین۔

ماده (١٠٤٩) قناة بفتح قاف اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے
کے واسطے بنائے جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے۔

ماده (١٠٥٠) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشدده وه حد
اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارون پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنیات ہے

ماده (١٠٥١) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کر لینا ہے۔

ماده (١٠٥٢) پتھر وغیره کا زمین پر حدبندی کے واسطے رکھنا که اور اوس پر قبضه کر سکے اوسکو تحجیر کہتے ہیں

ماده (١٠٥٣) انفاق مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

ماده (١٠٥٤) نفقه وه دراہم اور سامان وغیره که اپنے حوایج اور زندگی مین خرچ ہوتا ہے

ماده (١٠٥٥) تقبل کسی کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے

ماده (١٠٥٦) مفاوضان عقد مفاوضه کے شریکون کو کہتے ہین۔

ماده (١٠٥٧) راس المال سرمایه ہے۔

ماده (١٠٥٨) جو چیز که اپنے محنت سے حاصل کرین وه ربح ہے۔

ماده (١٠٥٩) ابضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دینا که
فائده سب صاحب مال کا حق ہو راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع ہے
اور لینے والا مستبضع ہے۔

باب اول شرکت ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (١٠٦٠) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنی ایک چیز کئی آدمیون کے
ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئی آدمیون نے ایک چیز کو ملکر خریدا
یا ہبہ قبول کیا یا وصیت لیا یا وارث ہووے یا اونہون نے اپنا مال ملا دیا یا
اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اونمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو [illegible] سب اوس مال مین
حصہ دار شریک ہونگی۔ ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملالیا یا اونکے گہریان
پہٹ کر اونہین کا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اونکا مال مشترک ہوگیا۔

مادہ (١٠٦١) ایک آدمی کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے
کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہوئی گئے تو ایک دینار ان دو کا
مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے

مادہ (١٠٦٢) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرا جبری۔

مادہ (١٠٦٣) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے
مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا ہے ملالینا۔

مادہ (١٠٦٤) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئی آدمی
ایک مال کے وارث ہووے یا کئی آدمیونکا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا۔

مادہ (١٠٦٥) کئی آدمیونکا ودیعت کو شریک ہوکر لینا شرکت اختیاری ہے
اور آندہی سے کسی کا جبہ اوڑ کر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئی آدمی شریک ہین
شرکت جبری سے اور وہ سب مشترک اوسکے حفاظت کرینگے۔

مادہ (۱۰۶۶) پھر شرکت دو قسم ہے ایک شرکتِ عین دویم شرکتِ دین —

مادہ (۱۰۶۷) شرکتِ عین ایک مال موجود و معین مین جو کئی مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئی حصہ دار ہین یا ایک زیور مین —

مادہ (۱۰۶۸) شرکتِ دین - ایک کے ذمہ جو قرض ہے او سمین کئی آدمے اپنے حصہ کے موافق شریک ہوکر قرضدار ہوجائین —

فصلِ دویم اَعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے —

مادہ (۱۰۶۹) جیسے اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کرتا ہی سب شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہین —

مادہ (۱۰۷۰) سب شرکا حویلی مشترک مین ملکر رہ سکتے ہین اگر ایک شریک کسی اجنبی کو اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کرسکتے ہین —

مادہ (۱۰۷۱) ملکِ مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ دارونکے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہی بشرطیکہ اورون کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ ڈالے —

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میری ہاتھ بیچدے یا میرا حصہ خریدلے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے اور حصہ دار غائب ہے نہو وین تو تقسیم کرسکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے تو تہایو استعمال ہوگا کہ بابِ ثانی مین اسکا ذکر ہوگا —

مادہ (۱۰۷۳) اموالِ مشترکہ کے منافع حصہ دارونمین بقدر اونکے حصوں کے

تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے۔

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ما کے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر پڑ گیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتی کہا یا تو انڈے اور بچے کبوتری والے کے ہین۔

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر ایک دوسر یکا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جائز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنی حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر بھی اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتھہ متعلق ہے۔ مثلاً مشترکہ گہوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت دار کے پاس جاکر مر گیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا۔ یا مدت تک اپنی ہی استعمال مین چلایا تو دبلا ہو کر قیمت گہٹ گئے تو دوسریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلی مشترکہ مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا۔ اور رہنے کے بے تعدے اگر گہر جل جائیگا تو ضمان نہ ہوگا۔

مادہ (۱۰۷۶) زمین مشترک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دوسرا حصہ دار

محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا (بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار مالکِ زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہی) مگر زراعت سے زمین کی قیمت گہٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا۔

مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بھی کرایہ مین حصہ دینگا

مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکی رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے۔

مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریکِ غایب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہووے تو رضامندے پر دلالت کرتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریکِ غایب ایسا ہی کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غایب کے رضامندی نہوگی۔اسی لئے مشترک لباس کا پہنا اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون پیر ونمین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے

مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چہہ مہنی رہے اور چہہ مہنی چہوڑ دے یا باقے چہہ مہنی بہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے رضامندی دلالۃ نہوگی تو رہنا جایز نہوگا

مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہو گئی تو ایک حصہ دار

دوسریکے حصہ مین بے اجازت اوسکی غیبت مین نہین رہ سکتاہی پر حاکم غایب کے حصہ کو کرایہ دیکر زرِکرایہ بحفاظت رکہیگا۔

مادہ (۱۰۸۳) مہایاۃ بے نالش و بے حکمِ حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا بالحوق تا مدت دوسرے شریک کا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا ویساہی مین تیرے حصہ مین رہونگا مگر چاہین تو تقسیم کرسکتے ہین اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اگر رہ سکتاہے۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زرِکرایہ مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوا اپنا لیگا۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضیٔ مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہوگا زراعت کرسکتاہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا۔ اور اگر یہہ جانے کہ ترکِ زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو اون دلالتاً نہین ہے مگر شریک کلِ زمین مین زراعت نکریگا اور اپنی حصہ مین کرسکتاہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کرسکتاہے

اور سالِ آئندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کر بیگانہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کلِ زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریک حاضر نے بی اطلاع حاکم زراعت کے ہو تا عشر اور خراج ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غایب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریکِ غایب بیچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اگر اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اسلیئے اگر شریک نے اپنا سب مال مشترک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہو گیا تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریکِ ثانی کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے ہاتہہ بے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے۔ دیکہو مادہ (۲۱۵) مگر اموالِ مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصلِ اول مین گزرا۔

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمینِ موروثے مین باجازتِ شرکاء بالغین اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی دانہ غلہ بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا جو نقصان ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا۔ دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے کچھ روپیہ لے لیا اور تجارت کیے اوسمین نقصان آیا تو یہ نقصان اوسکے ذمہ ہوگا کہ جیسا نفع کا بھی وہی مستحق ہوگا اور وارثونکو اوسمین حق نہوگا۔

فصلِ ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیونکا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہی سبب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگے اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا ابیان آتا ہے

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیائے مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہوتے ہین ویسا ہی دین بھی اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے۔

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہ قرض دونونکا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ رہیگا۔

مادہ (۱۰۹۵) اگر ایک ہی صفقہ مین ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصہ کے مذکور نہوئی تو زرثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسری کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شی روپیہ سکہ خالص اور چوتھی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زرثمن مین سب حصہ دار نہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک ہی قیمت سے بیچے تو زرقیمت دونونکا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کردے تو مشترک نہوگی بلکہ ہر یک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تھے اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصونکو کہا کہ میرا دین ادا کردو اونہونے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونو اس شخص پر مشترک طالب رہینگے ۔ اور اگر ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہوگی ۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کچھہ کرلیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کرسکتا ہے

اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کر کے
اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورونکو
بہی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا
اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقے حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق
اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصونکا دین مشترک نصفا نصف ہے
ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو دوسرا
حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک
متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک نہوگا مگر دوسرا حصہ
دار بمقدار اپنی حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر
دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑہ لیکر صلح کرلے
تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑونمین سے حصہ دیوے
یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوسمین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے ۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے ایک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کرلیا

یا اپنی حصہ مین کچہہ مال نقد لیا یا مدیون نے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے
صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جایز رکہے
اور اپنا حصہ تریک کیلیوے جیسا اوپر بیان ہوا اور چاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکہے
اور اپنا حصہ تیریک کیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ ہا تو
یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا
اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جایز نہ رکہا تہا تو اب
اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا
اور بے تعدے اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا
کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) ایک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے
بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار
اسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچہہ رہن لے لیا
اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار
ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دونو نکے مشترک تہے ایک
شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسے

نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو درہم اس حصہ دار سے لیلیگا

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر جسکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنی حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین دوسرا حصہ دار بہی شریک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) یک حصہ دار اپنا حصہ مدیونکو ہبہ کردے یا ابرا کردے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سببسے شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا۔

مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیونکا مال تلف کردیا اور مدیون نے اپنی مالکی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لے تو دوسرا شریک اپنی حصہ کے موافق اوس سے لیگا لیکن اگر یک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوگا دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے۔

مادہ (۱۱۱۲) یک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئی بے اجازت اور شریکے مدت مقرر نہین کرسکتا ہے۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیونکے ہاتہہ اپنا کچہہ مال بیچا تو ہر شخص بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر یک دوسرے کے لئی کفیل نہین ہے۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین۔

فصل اوّل تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کر دینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسے مقیاس کے ساتھہ مثل گز یا وزن یا کیل کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتے ہین

آخر وحظہ یا کی حج حرّ (لات ... معین ہی

مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک یہہ کہ جنس حصہ کہ ہر ہر فرد مین مشترک ہین انکو ایک ہی فرد مین جمع کرنا مثلاً اس بکری شترک کو مین دہا ئیو مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین۔ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک شے معین مین معین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکروں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد بہی کہتے

مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتھہ جو ہوتے ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ ایک کیل گیہون جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ نصفا نصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا قسمۃ الجمع ایک کو ایک حصہ دینا اور دوسرے کو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کرکے اوسکے حصہ بدلے اسکو دیا۔ ایسے ہی یکقطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر جزو مین نصف نصف حق ہے یہ قسمۃ تفریق دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو ایک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے۔

مادہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جائز ہے مگر جب تک کہ

حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلوے یہہ تقسیم کامل نہوگی اسلیئے اگر غایب کا حصہ تلف ہوگیا وہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونون مین شرک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) قیمتی چیزوہین غالبا قسمت مساداۃ ہوتی ہے اور مبادلہ باسراضی ہوتا ہے یا بحکم قاضی۔ تو مدون اجازت شریک غائب کے قسمات بین تقسیم کرکے اپنا حصہ لیناجایز نہین ہے۔

مادہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ اور انڈے مثلیات ہین اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور موزونات متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جسمین جو ملے ہوئی ہین قیمتی ہین یعنی ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح خلط ہوجاوے کہ تمیز نہو سکے تو قیمتی ہوجائنگے اور گرمے تانبی کی چیزین جیسے قیمتی ہین اور جازم اور شطرنجے جو گزون کے حساب سے بکتی ہے اور اون مین تفاوت بہت نہین ہے وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور وہ عددیات متفاوتہ جنکی قیمت مین تفاوت بہت ہے خربوز وغیرہ سب قیمتی ہیں اور قلمی کتابین قیمتی ہیں اور چھاپہ کے کتابین مثلی ہین۔

مادہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دونو دو دو قسم مین قسمت الرضا ت القضا۔

، ر دونو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی ہوکر تقسیم

کرلین وہ قسمت الرضا ہے۔

مادہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب حصہ دارونکے بحکومت تقسیم کردا دے اسکو تقسیم قضا کہتے ہین

فصل ثالث تقسیم کے شرطونکا بیان۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چہوڑکر مرگیا تو اسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کرلیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلانکے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح نہوگا اور اسیطرح ہر ایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث باب اول۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہو سکتی ہے مثلاً ایک حصے والے نے کہا کہ گیہونکے اس ڈہیرمین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگی

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسیلئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوسگے اور ایسے ہی اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہے

کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے
مثلاً قطعہ زمن ۱۶۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص
آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کرن یا جسکی حصہ من
اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۴۰ گز زمن لیوے اور اگر دونو حصوںمین سے
کسے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہو گے اور اگر اس کا
حصہ دوسریکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار نہوگا گویا اس ایک حصہ
مین یک مقدار معین کا حصار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو ادسکو
اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے —

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے
مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز نہوگا اگر اصل مالک
یہہ کہے کہ تونے اچھا کیا اور اپنی حصون پر تصرفِ مالکانہ کیا یعنی اپنا حصہ
بیچڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہو گے —

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر ہوا اور اسمین نقصان
فاحش نہو اسلئے غبنِ فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکون نے
اپنا اپنا حصہ جدا کر کر اپنی قبضہ مین کر لیا دعوی غبن مسموع نہوگا —

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسیلئے
اگر ایک موجود نہو قسمت رضا صحیح نہو گے اور اگر انمین صغیر ہے کہ ادسکا ولے

وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولی ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسے ایک شخص وصی مقرر کرکر تقسیم کرادیگا۔

مادہ (۱۲۹) قسمت انقضامین دعوی کرنا شرط ہے یعنی جبتک حاکم کے یہان کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا۔

مادہ (۱۳۰) اگر کئی حصے والے تقسیم کا دعوی کریں اور ایک چاہی کہ تقسیم نہو تو اگر مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے

مادہ (۱۳۱) مال قابل القسم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود ہے بعد تقسیم کے بہی لے جاوے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے ۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان مین۔

مادہ (۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمت القضا جاری ہوسکتی ہے یعنے حاکم ایک شخص کو بلاکر تقسیم کرسکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی۔

مادہ (۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و تفاوت بہی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہووے ہر شخص اپنا تمام حق لیکر مالک ہوسکتا ہے مثلاً کچھ گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو انکا موافق حصونکے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے مالک مستقل ہوجاتا ہے اور اتنی درہم سونا گلایا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندی گلائی ہوئی اور اتنی وزنکا تانبا اور لوہا یا اتنا گز اون کا یا اتنا گز ابرا ہ کہ

مالِ انڈی سب قسم مثلیات ہین ۔

مادہ (۱۱۳۴) قیمتی جنس والے چیزین اگرچہ ... افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جز جز ہونیکے قابل تقسیم ہین ... بکریان دو آدمیون مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین ... اسی طرح سو اونٹ اور سو گای ۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناسِ مختلفہ مین جاری نہو گے یعنی جتنی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنی حاکم کو یہہ جائز نہین کہ یک شریک کے نالش پر قسمت جمع جبر تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کسقدر گیہون دی دیوی اور دوسرے کو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر جو دی دے اور تیسرے کو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتھے کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جائز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کرلین تو جائز ہے ۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہونگے ۔

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چہوٹا جواہر اور چہوٹے موتی جنکے قیمت مین کچہہ تفاوت نہین ہے اور الماس متحد الجنس ہین ۔

مادہ (۱۱۳۸) حویلیاں اور دوکانیں اور اسباب سب مختلف الجنس ہیں بتسمیہ جمع تقسیم نہیں ہوسکتی ہیں مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسرے کو یک حویلی بقسمت قضا دیویں جایز نہیں بلکہ بوجہ قسمت تفریق دیسکتی ہیں

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان میں ـــ

مادہ (۱۱۳۹) جس شئے مشترک کے حصہ کرنے میں کسی شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے ایسے حصہ کئے جاویں کہ ہر حصہ میں مکان بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہیں یا کنوی کہودا جاسکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہوسکتی ہے - یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل مردانہ اور دوسرا زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ میں قایم اور ہر حصہ کو یک یک گہر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی میں قسمت قضا جاری ہوسکتی ہے یعنی اگر یک شریک تقسیم کا طالب ہو اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا ـــ

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم میں یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس میں اسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمیں منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہیں ہے اور اول مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کرا دیگا مثلاً ایک حویلی میں یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہوسکتا ہے اور دوسریکا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمیں کچھ آرام نہیں ہے مثلاً

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہو سکیگی مثلاً چکی اگر تقسیم ہووی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئی اگر ایک حصہ دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہو کر تقسیم کر لین تو جایز ہے اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چہوٹے کوٹہری اور دیوار جو دو گہر و نمین مشترک ہو تقسیم نہیں ہو سکتی ہن اور ایسی ہی جو چیز بدون توڑنے اور کاٹنی کے تقسیم نہو سکیگی اسکا بہی یہی حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہو کر تقسیم نہین ہو سکتی ہے ویسے ہی اوسکے جز جز اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہین ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہن اور اور کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم نہین ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور ہی ہے کہ وہ اسی راستہ کا محتاج نہین ہن تو تقسیم کر سکتی ہن۔

مادہ (۱۱۴۴) سیل کا بہی یہہ ہی حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئی جدا جدا مل سکتی ہے یا اونکے لئی سوائی اس نالے کے اور بہی نالیان پانی کے ہین تو تقسیم ہو سکتی ہی ورنہ نہین

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بچکر اوسمین حقِ مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ بہی جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کرلین اور رقبۂ زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسرے کو فقط حقِ مرور اوسمین ملے۔

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکونمین مشترک ہو سکتی ہے ویسی ہی یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہووے۔

فصلِ پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان۔

مادہ (۱۱۴۷) مالِ مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور عددیات شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزین گز سے تقسیم کرنا چاہین۔

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتے ہے مگر درخت اور بنا قیمتاً تقسیم ہوتے ہین

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کرکے ہمیب پورے کے جاوی تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہو کہ جسقدر کم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آنکی جاوی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہئی۔

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتاریں اور سب زمین پیمایش کرلین اور عملہ کی قیمت ایک یعنی اور حصہ الگ رنگ

اور برابر اسطرح کر لیو کہ ... ہو دوسرے سے علاقہ نہ ہے اور حق الشرب
اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کر لین اور حصہ اول و دوم وسوم
مقرر کر لین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اوّل اور جسکا
نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے
اور علی ہذا القیاس —

مادہ (۱۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کے لئی ہے
تو اون پر برابر تقسیم ہونگے عورتون اور بچون کا نام دفتر مین درج نہین
ہوتا ہے اور اگر عمارات اور مکانات کی حفاظت کے لئی ہین تو جسقدر
کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ بہی ہوگا
دیکہو مادہ ۸۷ الغرم بالغنم —

فصل ششم خیارات کے بیان مین —

مادہ (۱۵۳) جسطرح بیع مین خیار شرط اور رویت اور خیار عیب جاری ہوتا ہے
ویسا ہی تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً السمین راضی ہو کر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک کے
حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جو اور تیسرے کے اتنی
بکریان اور جو تہے کے اتنی گائی اور وقت تقسم کے یہہ شرط کی کہ اتنی
دنکا ہمکو اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین
اور ایسے ہی اگر بے دیکہے تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم

قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے —

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین رد کرین اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکھی تہین تو دیکھنی پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونمین نکلا تو بہی اختیار ہے —

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو دعوے خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگی —

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان —

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہوجاتی ہے —

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہوچکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے —

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضائی ہے تو تقسیم کرنی سے رجوع کر سکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے —

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرلین تو جایز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کردین —

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم [illegible]

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مرگیا ہی تو تقسیم فسخ ہوگے یا سب وارثون نے قرض ادا کردیا یا قرض خواہوان نے معاف اور ابرا کردیا یا مورث نے اور مال بہی چہوڑا کہ دین اوس سے ادا ہوسکتا ہے تو تقسیم فسخ نہو گے

فصل ہشتم تقسیم کے احکام

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہوجاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچہہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کرسکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصو نمین تقسیم ہووے ایک کے حصہ مین عمارت آما اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگاوی چاہے کنوا کہودے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بنادی عمارت والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کرسکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے ــ

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عمارت کے تقسیم سے ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عمارت آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی ــ

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامانکے تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہوینگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہینگے خواہ تقسیم

وقت الفاظ عام مثل جمع حقوقہا مذکور ہون یا نہون۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہرحال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہوسکے ذکر ہو یا نہو۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کے گئی کہ طریق اور مسیل دوسریکے حصہ مین ہے تو شرط معتبر ہے۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے، کہ اوسیکے ساتہہ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف پہرا جا سکتا ہے۔ تو پہر جائیگا وقت تقسیم کے لفظ عام جمع حقوقہا کہا گیا یا نکہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنے کے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا ہی باقی رہیگا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہو جائیگی اور مسیل کا حکم بہی یہہ ہے۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلے مشترک ہے اور اوسمین دوسرے گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کرسکتا ہے مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنے دینگے جیسا تہا اور بیع اس حویلی کے مع اس راستے کے کہ باتفاق ان تینون کے ہوسکیگے اگر یہہ طریق تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگے اور اگر رقبہ طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص اپنا ا... ... لگا اور

زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جاتی فاصل تو حق مرور
والے کا ہے اور باقی سہ بلے والوں کا حق ہے اور مسیل مانند طریق کے ہے
یعنے جب حق مسیل حویلی مشترکہ میں ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہے ویسا چہوڑا جائیگا

مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان میں کئی کا ٹہری کہ یہہ گہر والے انکا بہی راستہ
چلتی ہیں حویلی والے چاہتی ہیں کہ حویلی آپس میں تقسیم کرلیں تو گہر والا اونکو منع نہ
کرسکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گہر والے کا راستہ رکہیں گے ۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوتی اور دونو حصونمیں ایک دیوار
مشترک ہے کہ یک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہیں اور دوسرے کے
سرے اور دیوار پر ہیں الخ تقسیم کے یہہ قرار پایا تہا کہ یہہ کڑیان اوٹہائی جاوین
تو اوٹہائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو حصہ والونکے درمیان یک
دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوس پر رکہی ہوئی ہین اونکا بہی یہی حکم ہے

مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جہکی ہوئی ہین اگر وقت
تقسیم یہہ ٹہرا تہا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حق مرور ہے اور حویلی جو تقسیم
کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین کہڑکی (تہی) اور دروازہ بنا
نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کرسکتی ہین ۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچھ مکان بنایا

اب تقسیم کے وقت اگر بنانی والے کے حصہ مین وہ مکان آیا تو بہتر ورنہ جبراً تڑوا دینگے

فصل نہم مہایاۃ کے بیان مین —

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین —

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیز و نمین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہین انتفاع ممکن ہوگا —

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال — دویم مہایاۃ مکانی — کہ دونو آپسمین ٹہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسری جانب دوسرا یا گہر و نمین سے ایک گہر مین ایک ہے اور دوسرا دوسرے گہر مین —

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانو نمین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال کرے

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ حصہ دار یکسال اس حویلے مین بعوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اِس حویلی مین رہیگا اسیلئے ذکر مدت ضرور ہے —

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اِس مہایاۃ سے پہلے

ہر حصہ والے کو ہر ہر جزو مین حقِ منفعت ہے پس اسنی یک جانب اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حقِ منفعت جمع کر لیا اسلئی اسمین ذکر و تعینِ مدت لازم نہین ہے۔

مادہ (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جایز ہے کہ سالِ اوّل اوس مین کون رہے اور سالِ دوم کون رہے ایسا ہے مہایاۃ مکانی مین بھی قرعہ ڈالنا جایز ہے کہ اِس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے

مادہ (۱۱۸۱) اگر اشیا متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے اور اگر مختلف ہے تو نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ ایک گھر مین رہوں اور دوسرا دوسرے گھر مین تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے اور ایک چاہی کہ مین گھر مین رہوں اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور مین حمام کا کرایہ لون تو بے تراضی جبراً مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۲) قابل تقسیم مین ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے تقسیم کا دعوی جاری ہوگا۔ اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہان ہے اور دوسرا اوس سے ناراض ہے مہایاۃ جبراً ہو سکیگا۔

مادہ (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابلِ تقسیم نہین ہین اونمین مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۴) جو چیزین کہ عام منفعت اور عام آرام کے لیی بنائی گئی ہین

اور کرایہ پر جاری کی جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرلے رہین مثلاً کشتی چکی
قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینی سے انکار کری تو مہایاہ جبراً ہوگا
کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی
باری مین کرایہ زیادہ آوی تو زیادہ سب مین شریک یعنی بدام مساوی تقسیم کرینگے

مادہ (۱۱۸۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جایز ہے
ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جایز ہے —

مادہ (۱۱۸۶) اگر کوئی چیز ایسے ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنای گئی ہے
مثلاً حویلی رہنی کے لئے اپنی اپنی باری کرایہ دینا ٹہرا اگر ایک کے باری مین
کرایہ زیادہ آیا تو اوروں کو اوس زیادہ مین کچھ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۸۴)
اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچھ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادتے
مین دوسرے کو حق نہوگا —

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک
درخت کا پہل لیوتا اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا
مثلاً دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کرے
اور دوسرا دوسرے کی —

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاہ بالتراضی فسخ ہوسکتا ہے مگر جبکہ کہ ایک شخص نے
اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو بی انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو [illegible] ہو اوسکو سب راضی ہوکر فسخ کرسکتی ہیں ایک شخص
مادہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار [illegible] یا تقسیم کی اپنی مہایاۃ فسخ کرسکتا ہے اور
باقی سب ایک [illegible] باقی [illegible] اوسکے مددونہ کریگا۔
مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب [illegible] وسکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہوسکتا ہے۔

باب سوم مسایل دیواروں اور ہمسایون سے متعلق ہین اوسمین چار فصلین ہین۔ فصل اول املاک کے احکام کے قواعد

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کرسکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہہ شخص مالک کو اوسمین تصرف کرنے سے منع کرسکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گھر ایک کا ہے بالاخانہ والے کو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے ورنہ بے اجازت بالاخانہ والے کے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے کیونکہ یہہ توڑ ڈالیگا تو اوسکا بالاخانہ بے قرار ہوگا اور مکان زیرین والے کو اسپر یہہ حق ہے کہ چہت قایم رکہے تا بارش اور دہوپ سے محفوظ رہے —

مادہ (۱۱۹۳) اگر دو گہر کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک آمد و رفت کرسکین گے ایک دوسرے کو منع نہین کرسکتا ہے —

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سب کا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنائے یا اوپر مکان بنائے

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلے مین ایک شخص نے کوٹھری بنائی تو اوسپر سائبان ایسا
کہڑا کیا کہ ہمسایہ کی ہوا روکدے اگر کہڑا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے
اوسقدر کاٹ دیا جاوے ۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختون کی ڈالیان دوسرے کے
باغ یا گہر پر سایہ انداز ہین کہ اوس سے ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہولنے کیلئے
ڈالیونکے کاٹنی یا اوٹہالینکا حکم کرین گے اور اگر یہہ دعوے کرے کہ تیرے
درختون کے سایہ مین میرے باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر ہے
تو درخت نہین کاٹے جائین گے ۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہووے مالک کو اوسکے
ملک مین تصرف سے منع نہین کرسکتے ہین ۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان ۔

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھہ رکھنا یا بنانا جایز ہے جب تک کہ ہمسایہ کو ضرر فاحش نہووے

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش حوایج اور منافع اصلیہ مثل سکونت وغیرہ
کو مانع ہووے یا اوسکے گہر کے بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش رفع کیا جاوے ۔ مثلاً ایک کے گہر کے
پاس لوہار نے دوکان لگائی یا خراس یعنے چکی لگائی تو لوہا کوٹنے ۔۔۔

چکی چلنی سے بچینا درست ہوتے ہے یا تیلی نے کولہو کہڑا کیا ہے تیل کی بد بو کے یا دہوین سے رہنا مشکل ہے۔ جسطرح ہوسکے دفع کیا جاوے۔ یا اپنے زمین مین چکی کے لئی مہنہرا یا کہ ہمسایہ کی دیوار کو ضرر ہوا یا ہمسایہ کی دیوار کے نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے گہر کے پاس تندور بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوٹہتا ہے کہ رہنا مشکل ہے اور باسدور کے پاس مکان بلند بنایا کہ اوس سے اوسکے ہوا بند ہوگئی تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کی بازار مین باورچی نے دوکان لگائی کہ اوسکے دہوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہین یا اسکے گہر کے نہر ٹوٹ گئی اور گہر مین پانی پہیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ دعوا کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگے۔

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ حوایج اصلی نہین ہین مثلاً ہوا یا نظرگاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہین ہے اور اگر ایسے بنا قایم کے کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہوگئی اور ایسا اندہیرا ہوگیا کہ پڑہنا نہین ہوسکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ دالی جائیگی یہہ نہین کہہ سکتے ہین کہ دروازہ کی روشنی کوٹہرے کے لئے کافی ہے کیونکہ کبہی سردی وغیرہ کے لئے دروازہ کوٹہرے کا بند کیا جاتا ہے۔ اگر اس کوٹہرے کے دو روشندان ہین اور ایک روشن دان اس بنا سے بند ہوگیا

تو ضررِ فاحش نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنی گہر مین ایسی روشندان بنائی یا ایک بنا بلند بنائی اور اوس مین روشندان رکہے کہ اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے رہنی کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنوا دکہلائی دیتا ہے گو اوس مین کچہہ فاصلہ بہی ہو تو بہی یہہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جائیگا کہ اوسیر روشندان کے بند کرنے کے لئی جبر کرین گے تا زنانہ نہ دکہلائی دے مگر روشندان بالکل بند نہونگے مگر سے جو بنائی گئی اوسکے چہید ونمن سے اگر زنانہ دکہلائی دیتا ہی تو چہیدون کو بند کر دیں نہ یہہ کہ ٹٹی لوڑوا کر دیوار بنوائی جاوے گے دیکہو مادہ (۲۲)۔

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قدِ آدم سے اونچے ہین اونکا اس حیاسے بند کرنا کہ زینہ لگا کر زنانہ دیکہیگا نہین ہوسکتا ہے دیکہو مادہ (۲۴)۔

مادہ (۱۲۰۴) چمن زنانہ کے رہنی کی جائی نہین ہے اگر باغیچہ دکہائی دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبہی کبہی مستورات اودہر آتے ہین تو اوسکا نظر گاہ بند کیا جائے صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنی میوہ کی درخت پر چڑہتا ہے اور اس سے ہمسایہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہو جاؤ ورنہ بے آواز دئی اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے تو دو نو
حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کے بنائیں۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے
انکو ضرر پہنچا ہے تو اسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بند وبست کرے نہ یہہ
کہ حویلی قدیم والے پر کچہہ دعوے کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان میں
اوہین سے انکا زنانہ دکہلائی دینے لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے
اسی کو اپنا بند وبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کی پاس کسی نے
گھر بنایا تو اونکا یہہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنی سے ہمکو تکلیف ہے مسموع ہوگا
یا بھٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گھر مین دہوان
اور غبار آتا ہے اوسکے بہٹی موقوف نہ ہوگے وہ اپنا گھر خود اوٹہالیوے۔

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوی ہین
اتفاقاً یہہ حویلی گر گئی۔ اب میدان والے نے میدان مین گھر بنایا اور
اسکے بعد حویلی اوسی طرح تیار ہوئی جیسی پہلے تہے اب اگر حویلی کے
روشندانون مین سی اس گھر کا زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو بند نہ کی جاینگے
بلکہ وہ اپنی گھر کا بند وبست کرلین کہ زنانہ نہ دکھائی دیوے۔

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ
دکہلائی نہین دیتا ہے۔ ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب روشندانون سے

سے اسکا زنانہ دکہائی دینے لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کر مسموع نہوگا۔ بلکہ اپنا بندوبست خود ہے کرے۔

مادہ (۱۲۱۰) دیوارِ مشترک کو ایک حصہ دار بلند نکر سکیگا اور نہ یہہ کہ اوسپر چڑہکر اپنی بالاخانہ مین جا یا کرے اور نہ اوسکو کسطرح تعمیر دے سکیگا خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو۔ مگر شریک کو یہہ جایز ہے اگر مکان بناوے تو اِس دیوار پر کڑیان رکہہ سکتا ہے اور جتنی کڑیان یہہ حصہ دار رکہیگا اوتنی ہی دوسرا حصہ دار بہی رکہہ سکتا ہے یعنی جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجہہ رکہہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکہیگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنی کڑیون کی جگہہ بدل دے یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکہہ دے یا نیچے سے اوپر رکہہ دے مگر اوپر سے نیچے رکہہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹھا کنوان ہے۔ دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پیخانہ بنادے یا کہارے پانی کی نالی لاوے اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہوجاوے گا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسی ہی اگر میٹھے پانی کی نالی کے پاس کہارے پانی کی نالی لایا یا پیخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بغیر توڑنے دفع نہو سکے تو توڑوا دیا جائے۔

فصل سوم راستہ کا بیان -

مادہ (١٢١٣) راہ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہین اب
یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بنا دے کہ اوپر اوسکے راہ آمد و رفت
ہو جاوے حاکم منع کریگا اگر بنا چکا اور راہ چلنے والونکو بھی ضرر نہو
تو توڑا نہ جائیگا مگر یہہ استحقاق نہین ہے کہ اپنی گہر سے نکل کر اوس چھتہ
مین اگر بیٹہا کرین یا پائخانہ بنا دین اور اگر چھتہ گر گئے تو پہر نہ بنا وینگے

مادہ (١٢١٤) راہ عام مین سے جو چیز ضرر راہ عام مین کو وہ بہم ہون اوٹہا دئے
جاوین - مثلاً کہڑکے یا پاخانہ کہ ہر وقت عار ہو -

مادہ (١٢١٥) ایک شخص نے عملہ اگر ایسی گہر لے بنائی کے لئی راہ مین ڈالا
تو حکم ہوگا کہ یک طرف ڈالدے اور جلد کام مین لاوے -

مادہ (١٢١٦) اگر ضرورت ہووے تو حاکم کسی کی ملک جا ئے بقیمت لیکر
راہ عام مین لگا دے. اور بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکہو مادہ (١٢١٥،٢٦٢)

مادہ (١٢١٧) راہ عام کے علاقہ کی زمین بقیمت مثل لیکر اپنی حویلی مین
شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنی مین عام ضرر اور حرج نہووے.

مادہ (١٢١٨) راہ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے -

مادہ (١٢١٩) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے.

مادہ (١٢٢٠) طریق خاص سب کوچہ والونکا مشترک ہے بے اجازت

اہل محلہ کی کوئی شخص نئی چیز نہیں بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو۔

مادہ (۱۲۲۱) جس نے کوچۂ خاص مین گھر بنایا وہ راستہ مین پرنالے اجارت اور رد نکے نہین نکالے گا۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہ خاص میں اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ یا اوسکا مشتری پہر جاری کر سکتا ہے کہ اوس کا حق ساقط نہین ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پر ازدحام ہووے لوگ راہ خاص مین سے گذر سکتی ہین اور راہ خاص والے اوسکو متفق ہوکر نہ بیچ سکتی ہین اور نہ تقسیم کر سکتی ہین اور نہ اوسکا شروع سے بند کر سکتی ہین۔

فصل چہارم حق مرور اور حق مسیل کا بیان۔

مادہ (۱۲۲۴) حق مرور اور مسیل اور مجرے جیسی قدیم سے ہین ویسے رہین گے۔ دیکھو مادہ (۶) اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی نوحادث ہونے) پر دلیل نہووے متغیر نہین ہوسکتی ہین۔ اور جو قدیم کہ خلاف شرع ہو اوسکا کچھ اعتبار نہین ہے یعنی جو چیز کہ شریعت کے خلاف بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بہی ہے فوراً ازالہ کی جائی گے دیکھو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہ عام پر قدیم سے بہتا ہے کہ لوگونکو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائی گا۔

مادہ (۱۲۲۵) کسی کے زمین مین جو کسیکو حق مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۶) جس نے کوئی چیز ایک بار مباح کر دی تو اوسکو منع بھی کرسکتا ہے بکلیف اور ضرر کی اگر اجازت بھی ہوگئی ہو تو لازم نہین ہے، مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور تو نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک جب چاہے اوسکو منع کر دیگا۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والی اس حق والی سے اجازت لیکر گھر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا اس حق کا دعوے سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۵۱)—

مادہ (۱۲۲۸) کسی کی زمین مین کسی کا پانی چھوٹی یا بڑی نالی مین قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہہ حق نہین ہے کہ یہہ کہے مین اب پانی اپنی زمین مین نہین آنے دونگا۔ اور جب اوسکی تعمیر اور صفائی کی ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا ورنہ یعنی اوسکے اذ زمین مین نالی داخل کی جائی درست نہین ہوسکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین مین نالی درست کرکے پانی لانے کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت ندیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوایگا کہ یا خود نالی درست کروے اور یا اپنی زمین مین پانی آنے دے۔

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گھر پر قدیم سے بہتا ہے تو بہہ گھر والا اب اوسکو منع نہین کرسکتا ہے—

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گھروںکے پرنالوںکا پانی سڑک پر پہلے ایک شخص
کی زمین پر قدیم سے پونہچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب
زمین اب بند نہیں کرسکتا ہے اگر بند کردیا تو حاکم بند توڑ دیگا اور بدستور قدیم رکھیگا
مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اپنی نئی گھر کا پانی کسیکے گھر پر بہاوے۔
مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسیکے گھر مین سے قدیم سے بہتی ہے
گھروالا بند نہین کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ گھر بک جاے تو مشتری بہی بند نہیں
کرسکتا ہے۔
مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہرگہی یا ٹوٹ گئی کہ گھر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے
نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحۃ کے بیانہن اوس مین سات فصلین ہین۔

فصل اوّل کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہین ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگون مین مشترک ہے۔
مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہین ہے
مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودے ہوئی نہین ہین بلکہ قدیم سے
ہر وارد اور صادر کے آرام کے لئی بنائی گئی ہین سب مین مشترک ہین۔
مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑی بڑی تالاب مباح مشترک ہین۔
مادہ (۱۲۳۸) جو نہرین کہ کسی کی ملک نہین ہین یعنی کسی کی زمین میں نہین ہیں

وہ مباحِ عام ہین مثلاً دریا نیل اور فرات اور طونہ اور طونجہ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کے لئی مشترک ہین یعنی یہ نہیں ہے کہ سب سرکار کی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے۔ تو یہ نہرین عام ہین ایسے کے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوس مین شفعہ نہین ہوگا اور دوم نہر خاص کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے۔ اگر اسمین کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جاری ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھہ کچھہ مٹی بہکر کسی کی زمین مین آئی تو زمین والے کی ہے اور کسی کا حق نہین ہے۔

مادہ (۱۲۴۱) اگر گھاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کے زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوے تو مشترک مباح ہے اور اگر زمین والے نے گھاس اوگنے کے لئی پانی دیا یا اوسکے لئی احاطہ کیا (رمنا بنایا) تو یہہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خود رو یعنی بے پانی دے گئے اوگتی ہے وہ سب گھاس ہے نہ درخت کہ اوگائی جاتی ہین۔ اور نطر بھی گھاس ہے (نطر نبون وطاء مہملہ قاموس مین سین ہے شاید غلطی کاتب ہو گئے نضر ضاد معجمہ سے جسکو گنہی ہین

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود رو ہین یعنی بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین ۔

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین والے کے ہین اوس مین سے کوئی اور لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑے گا تو قیمت دیگا ۔

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنی درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو بچہ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پہل پیوندی ہوگا وہ بہی درخت والے کا ہے ۔

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہ ہی محاصل کا مستحق ہے کوئی اور معترض نہین ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے ۔

فصل ثانی اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہو سکتی ہین ۔

مادہ (۱۲۴۸) ملک ہونے کے تین سبب ہین ۔ ایک یہہ کہ ایک مالک کے ملک سے دوسرے کی ملک مین منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے ۔ دوم خلف یعنی قایم مقام ہونے سے مثلاً وراثت ۔ سوم احراز یعنی شی مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے اپنی قبضہ مین گہیر لینا ۔ اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت مین اپنا قبضہ کر لینا ۔ یا حکمی ہے کہ سبب تملک قایم کیا جاتا ہے

مثلاً اپنی برتن مین برسات کا پانی لیا گیا - یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا -

مادہ (١٢٤٩) جس نے شئے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا وہ اوسکا مالک ہوگا
مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنی برتن مین بھر لیا اب اور کوئی یہہ
پانی نہین لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا تو قیمت دیگا -

مادہ (١٢٥٠) احراز (جمع کرنا یا محافظت کرنا) کے لئی قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینی کے
لئی برتن رکھا یا حوض اور تالاب بارش سے بھرنے کے لئی بنائی گئی
ہین اوس مین بارش کا پانی بھر گیا تو احراز ہوگا ورنہ اگر خود بخود
برتن بارش سے بھر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے
دیکھو مادہ (٣) -

مادہ (١٢٥١) پانی کے احراز کے لئی یہہ شرط ہے کہ جاری نہو اور
جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محرز نہین ہے اگر ایسے کنوین مین سے
کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا اور خرچ کیا تو ضمان نہ دیگا
اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض مین یک جانب سے نکلتا ہے اور د[illegible]
جانب سے آتا ہے محرز نہین ہے -

مادہ (١٢٥٢) گھانس کاٹ کر جمع کر لینی اور گٹھہ باندھ لینی سے احراز
ہوتا ہے -

مادہ (١٢٥٣) پہاڑون سے لکڑیان جسطرح ہو سکے لینا جائز ہے

صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہین ہے ۔

فصل سوم عام مباح چیزنکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنی کام مین اسطرح لاسکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو ۔

مادہ (۱۲۵۵) شئے مباح کے لینی سے کوئی کسی کو منع نہین کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کی گہاس کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص اپنی جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک مین گہاس جو بے سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے کہ اپنی ملک مین کسی کو نہ آنے دے ۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و نمین کسی نے لکڑی جمع کی اور وہین چہوڑ آیا کوئی اور اگر لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا ۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلون اور رمنون مین سے کہ اونکا کوئی مالک [illegible]ین ہے ہر شخص میوہ توڑ سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلئے مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیان جمع کردے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدورے کا مستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے ۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی

ملک مین آنے سے اور آگ سیکنی سے منع کرسکتا ہے اور اگر جنگل مین آگ
جلائی تو ہر شخص اس سے فائدہ لیگا اور اپنی کو سینکیگا اور اوسکی روشنی مین
سی سکیگا اور اوس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا۔ اور کسیکو منع نکرسکیگا مگر
بلی اجازت اوسکی اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنی جانور کو پلانا اور زراعت کو
پانی دینا حق الشرب ہے۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گہاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور اور روشنی ہے ہر شخص سود مند ہوتا ہے
ویسا ہی دریا اور نالا بون سے بہے ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب
کرسکتا ہے۔ اور نہر عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنی کے لئی پاپچکے
کہڑا کرنی کے لئی ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہوجاوے
کہ اور لوگونکے پانی لینی مین تاخیر ہونے لگی اور دریا بالکل پانی سوکہہ جائی
اور یا کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جائیگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر کہ کسی کا ملک نہین ہے
حق الشفہ اصل ہے۔

مادہ (۱۲۶۷) جس جس کے جائی مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ ہر ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگونکے لئی اوس نہر حق الشفہ حاصل ہے اور کسے کو یہہ حق نہین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوی سے جو خاص کسی کا ہے اپنی زمین سیراب کر سکی اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر چہوٹا یا بڑا ہو پانی پلا سکتی ہین اس شرط پر کہ گہاٹ اور نالیان ٹوٹنی نہ پادین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گہر مین پانی سینچ کرالے جاسکے

مادہ (۱۲۶۸) پانی گو ایسا ہے کہ ہر شخص اوسپر وارد ہو سکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنی سے منع کر سکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اس مالک کو جبراً حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب لینی دیوے اور ہر شخص پانی کے لئی اندر جاسکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب نہونے پائے اور کنارہ نہ ٹوٹنے پائے

مادہ (۱۲۶۹) کسے شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہہ اختیار نہین ہے کہ چہوٹی نالی اپنی لئی نکال سکے۔ یا اپنا حق الشرب یعنی گہاٹ بدل دیے یا دوسرے زمین مین کہ اوسکو اس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجا دیوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہر اونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کر دین۔

فصل پنجم احیاء موات کے بیان مین (یعنی زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا۔

(زندہ کردن) (جمع میت) (نامردہ)

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آباد سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ کے باہر کہڑا ہو کر پکارے تو وہان تک آواز نہ جا سکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانو اور قصبہ کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکڑسان کے لئے چہوڑی جاتی ہے اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کے اس شرط پر دی کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کر سکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا یہ مالک زمین نہوگا۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچہہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچہہ ترک کر دیا تو جتنی زمین آباد کی ہے اتنی ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کی اور بیچ کا قطعہ ترک کیا تو یہہ بیچ کا قطعہ بہی اوسی کا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور کسی نے احیاء کیا تو اول کے لئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہے گا

مادہ (۱۲۷۵) جساتحجیر یری اور سنگ بست احیاء زمین ہے ویساہے ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالے کہودنا احیاء ہے ۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی سیل سے حفاظت کے لئی کہڑا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کانٹون اور خشک دالیون سے اوسکے گرد باڑ کہڑا کرنا یا تلاد کرنا یا کانٹونکا جلانا یا کنوا کہودنا احیاء نہین ہے بلکہ یہہ حد بندی اور سنگ بست ہے ۔

مادہ (۱۲۷۸) ایسی ہے گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اوسپر مٹی ڈالنا تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہی احیاء نہین ہے یہہ بہی ڈول بندی ہے جب تک نالی پانی لانی کے درست نکر چکے ۔

مادہ (۱۲۷۹) جس نے زمین موات مین سے کسقدر زمین لے تو یہہ ٹہر لگاکر حد بست کی ہے شخص تین سال تک اوسکے احیاء کا مستحق رہے گا اگر یہہ شخص تین سال تک احیاء نکرے تو دوسرے کو احیاء کے لئی دیدینگے ۔

مادہ (۱۲۸۰) زمین موات مین بحکم بادشاہ جو کنوا کہودے وہ اوس کنوے کا مالک ہوگا ۔

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین موات مین کنوی جو کہودگیی اور نہرین جو جاری کی گئین اور درخت لگاے گیے اون سب کا حریم (یعنی حق کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتے ہیں اور زمین پر بہتے ہیں اونکی حریم پانچسو گز ہے

مادہ (۱۲۸۳) نہر کہ یعنی وہ نہر کہ کہود نے اور مٹی نکالنے کی حاجت ہو اوسکے ہر طرف اوسکی نصف چوڑان حریم ہے یعنی جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر نصف نصف دونو طرف لیںگے۔

مادہ (۱۲۸۴) چھوٹی نالی یا بڑے نالے جسکی مٹی نکالنے اور صاف کرنے کی حاجت اور ضرورت پڑتی ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ یعنی مٹی وغیرہ کہود کر دونو طرف ڈالدیا جاوے۔

مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا حریم ہر طرف پانچسو گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوے ہیں وہ ہی اوسکے حریم کے بہی مالک ہیں اور آدمی اوس میں کسی طرح تصرف نہیں کرسکتا ہے اگر کسی نے کنوے کے حریم میں کنوا کہودا تو توڑ دیا جاوے اور یہہ ہی حکم نہروں اور نالیوں اور چشموںکے حریم کا بہی حکم ہے۔

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس بحکم سلطان اگر کسی نے کنوا کہودا تو اوسکی بہی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم میں داخل نہیں ہوگی۔

مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنو کھود اگیا اور اوس کنوے کا پانی دوسرے کنوے مین سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے پر کچھ جرم نہین ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسرے دوکان لگائی گئی اسکے سبب سے پہلے دوکان کی تجارت گھٹ گئی تو دوکان اٹھا لینے موقوف ہوگی

مادہ (۱۲۸۹) اراضی موات مین باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی تو اونکی حریم پانچ گز ہے انی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہین لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین مین کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر حریم چاہئے کہ پانی کسیطرف بہنی نہ پائی اور اگر دونوطرف بلند ہین تو وہ اوس نہر والے کے ہین اور اگر بلند نہین کسیکا قبضہ بھی پایا نہین جاتا ہے پر کنویکہ دونوطرف درخت لگے ہوئی ہین تو یہ دونو زمین والے کے ہین پر نہر والا جب نہر کھودیگا تو اوسکے مٹی وغیرہ اوسکے دونو طرف ڈالیگا۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نی جو اپنی ملک مین کنوا کھودا اوسکی حریم نہین ہے اور اوسکا ہمسایہ بھی اپنی ملک مین کنوا کھود سکتا ہے اور اول اٹھانے کو منع نہین کرسکتا ہے کہ میری کنوے کا پانی سونت جائیگا۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق اور تیر کے یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا

باز جیسی چرخ وغیرہ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور کہ انسان سے وحشت کرکے بہاگے شکار ہے۔

مادہ (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنی بستی مین رہنی والے شکار نہین ہوتے ہین ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیونسی مانوس ہوگئی ہین شکار نہین ہوسکتے۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئی اور چرخ کہ اوسکے بالو نمین جہانجن ہون یا ہرن کہ اوسکی گلے مین طوق ہوا وسکا پکڑلینا لقطہ ہے۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہہ ہے کہ جانور اپنی پانون سے بہاگ کر یا پرون سے اوڑکر انسانکی گرفت سے اپنی کو بچاسکے اگر کوئی جانور اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہین ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۶) جسنی شکار کو ایسا لاچار کردیا کہ شکار ہونے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص ہے لنے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بہاگا پر ایسا نہین ہے کہ اپنی کو بچاسکے تو وہ ہے مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنی کو بچاسکی تو وہ اوسکا مالک نہین ہے بلکہ کوئی اور اسکو بندوق وغیرہ سے شکار کرکے مالک ہوسکتا ہے ایک شخص نے شکار کے تیر مارا

کر نہر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہوسکتا ہے

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیان ماریں تو دونو کا مشترک نصف نصف ہوگا —

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنی دو کتی برابر چہوڑے اور انہون نے برابر جا کر پکڑا دونو مین شکار مشترک رہیگا اور جو الگ الگ دونو نے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنی اپنی شکار کا مالک ہے اگر دونو شخص نے دو کتی چہوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا اگر اوّل نے ایسا پکڑا تہا کہ اوسکی رہائی ممکن نہ تہی تو شکار شخص اول کا ہے

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر مین مچھلیان ہین کہ بے شکار کے پکڑی نہین جاسکتے ہین تو جائز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کرسکتا ہے —

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارہ پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوس مین مچھلیان گہر کر شکار ہوسکتے ہین اسمین اگر مچھلیان آجائین اور پانی اتنا کم ہوگیا کہ بے شکار کے مچھلیان پکڑ سکتا ہے تو وہ مچھلیان اوسی شخص کی ہین — دوسرا اونکو نہین پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچھلے نہین پکڑی جاسکتی ہے تو یہہ ہی شخص اونکا مالک نہوگا پس تو شکار کرسکتا ہے —

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گہر مین شکار گو پس آیا اسنی دروازہ

اسطرح بند کر دیا کہ وہ پہر نکل نہ سکے تو وہ اسکا مالک ہے - اور اگر دروازہ بند کرنے سے بہر کہ پہر سکنا نہو تو مالک نہو گا - ہر شخص پکڑ سکتا ہے -

مادہ (۱۳۰۲) اگر ایک شخص نے جالہ شکار کے لئے ڈالا اور اوس مین شکار آگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جالہ سوکہانے کے لئے پہیلا یا اتفاقاً اوس مین شکار آگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے جیسا کسی کے گہر مین کوئی جانور آگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے ہر شخص اوسکو پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑہا شکار ہی کے لئے کہودا گیا ہے تو کہہی والا مالک شکار کا ہے دیکہو مادہ (۱۲۵۰) -

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ مین جانور نے انڈے یا بچہ دے تو باغ والا اونکا مالک نہین ہے اگر کوئی اور لے لے گا تو باغ والا اوس سے چہین نہین سکتا ہے اور اگر باغ اسے لئے بنایا ہے کہ جانور اوس مین آکر انڈے بچہ دیتی رہین تو باغ والا ہی مالک ہوگا -

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنی باغمین ایسی جگہہ بنا دے کہ شہد کی مکہی وہان آکر محال لگادے اور شہد ہو تو وہ ہی اوسکا مالک ہے اور کوئی اور نہین لے سکتا ہے - مگر باغ والا شہد کا عشر بیت المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد ہے باغ کے پیداوار سے ہے

مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندانمین محال لگا وہ ہے اوسکے

شہد کا مالک ہے۔

مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوس کے روشندانین سے نکلکر کسی اور کے گہر مین چلی گئی گہر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گہر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہیں۔

فصل اول مشترک چیزونکی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملکِ مشترک کی بروقتِ ضرورت کے سب حصہ دار اپنی اپنی حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور مرمت کرتے رہین

مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملکِ مشترک کی تعمیر اپنی پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنے والا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکمِ حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۱) اور اگر نہ شریک سے اجازت لی اور نہ حاکم سے تو تعمیر کی تو بہہ تبرع ہے (یعنی احسان کرنے والا ہے) حصہ دار کے

خرچ واپس نہین لے سکیگا۔ خواہ وہ ملک قابلِ تقسیم ہے یا نہین ہے۔

مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملکِ مشترک قابلِ تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تہا تو متبرع ہوگا اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم یہی تعمیر کا حکم ندیگا بلکہ تقسیم کا حکم دیگا - اب بعد تقسیم کے اپنے حصہ پر جو چاہے سو کرے دیکہو مادہ (۲۵) —

مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابلِ تقسیم نہین ہے مثلاً خراس پنچکی اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہوے اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازتِ حاکم تعمیر کرسکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اپنا زرِ تعمیر بقدرِ حصہ لے سکتا ہے کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے بروقتِ تعمیر یہہ دیکہین گے کہ اوس بناء کی اِس وقت کیا قیمت ہے اوسقدر قیمت کی بناء لے سکتا ہے —

مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہو گیا تو ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے اور دوسرا نہین چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہین ہے بلکہ میدان تقسیم کر لینگے —

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہو گیا جو شخص

اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا اسکو منع نکر سکیگا اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنا دے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنا یا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکے بہہ بہی بنا دیگا اور جبتک کہ اوس سے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گرگئی اوسپر دونو اپنی اپنی کڑیان وغیرہ رکھتی تہی دونو تعمیر میں اگر ایک نکرے تو دوسرا اگر سکتا ہے اور جبتک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نکرنے دیگا

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیوں میں ایک دیوار مشترک تہی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکہائی دینے لگا۔ اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنا دیں اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہیں ہوسکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف گرنے کا ہے تو ایک چاہتا ہے کہ دیوار اوتروالیں اور دوسرا انکار کرتا ہے تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروا دی جائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیموں میں یا دو وقف میں مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی

تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنی دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا

مادہ (۱۳۲۰) ایک گھوڑا مشترک سے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تربیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچڈال یا تربیت مشترک کر۔

فصل دوم نہر کے کہودنے اور درست کرنے کا بیان۔

مادہ (۱۳۲۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہیں ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال مین گنجائش نہو تو لوگون سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہین وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنی وہ لوگ کہ اونمین حق الشرب رکہتی ہین نہ وہ کہ اسمین حق الشفہ رکہتے ہیں۔

مادہ (۱۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتی ہین اور بعض انکار کرتے ہین اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر موافق حصہ شریکو نکے درست اور صاف کرنے کے لئے جبر کیا جاویگا دیکھو مادہ (۲۶)۔ اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنے والے بحکم درست کرین اور انکار کرنے والا جبتک کہ اپنی حصہ کا خرچ ندیوین پانی نہیں لے سکتے ہین۔

مادہ (۱۳۲۴) اگرسب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہیں اور نہر عام نفع رسان ہے توسب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنی نہر خاص ہے تو جبر نہو گا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور راستہ نہین ہے تو زمین والا لوگون کو نہر پر آمدورفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکرسکیگا۔ اور اوس کے زمین پر سے عام آمدورفت رہے گی نہر عام ہو گو کسی کی ملک ہو یا۔

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوس مین شریک رہینگے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۸۷) الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر مین دس آدمی شریک ہین شروع کے حصہ مین کے سب صفائی شریک رہین گے اور وہ حصہ جب صاف ہوجاتی گا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کے درستی مین نو آدمے شریک رہینگے اسے طرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخرے والا کریگا اسی سلئے سب سے کم محنت وخرچ شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط (اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے) اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کہارے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جاوے وہ اوپر کی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلئے آخرے مین سب حصہ درجہ وار شریک ہونگی اور شروع کی درستی صرف وہ ہے کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے —

مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بھی درست کیا جاوے مدخل سے یعنی جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور جہان ختم ہوگا اپنی اپنی گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنی گہر تک صاف کر چلی وہ آگے سے بری ہے اسے اپنی شروع مین شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے

باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس مین چھہ فصل ہین —

فصل اوّل شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان —

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتے ہین —

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب وقبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مین نے یہہ قرش دیکر تجکو شریک کیا تو لیتا رہو دیتا رہو اوس نے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا یہہ شرکت عقد بایجاب وقبول لفظاً منعقد ہوگئے

یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایک ہزار قرش دیکر کہا کہ یہہ لے اور خرید فروخت کر وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہہ شرکت بقول معنی منعقد ہوگی

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم پر ہے ایک یہہ کہ دونو نے آپسمین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین لائی کہ راس المال ہوسکنے ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اسکو شرکت مفاوضہ کہتے ہین۔ مثلاً ایک شخص مر گیا ور اوسکی اولاد جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملا کر راس المال ٹھرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور رنج بہی برابر ٹھرایا اوسکو مفاوضہ کہتے ہین مگر یہہ شرکت مفاوضہ بہت نادر واقع ہوتی ہے دویم یہہ کہ شرکت مین برابرے کی شرط نہ ٹھرے اوسکو شرکت عنان کہتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ وجاہت ہو۔ یعنی جب شرکت اسطرح ہووے کہ ہر شخص بمقدار معین ومعلوم اپنا اپنا مال ملا کر باہم متفق ہو کر یا الگ الگ کام کرین اور جو رنج ہو آپسمین مشترک رہین یہہ شرکت اموال ہے اور جب شرکت اسطرح ٹھرے ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام باجرۃ لادے

اور جو اجرۃ کہ حاصل ہووے وہ سب مین مشترک رہے اسکو شرکت اعمال اور شرکتِ ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت تقبل کہتی ہین
مثلاً دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئی اور
یا اسطرح شرکت ٹہری کہ اونکا مال تو نہین ہے پر اپنی اپنی وجہ و وجاہت سے
قرض پر بازار کا مال لائین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فائدہ ملے وہ
آپسمین مشترک ہو اسکو شرکتِ وجوہ کہتی ہین ۔

فصل ثانے شرکتِ العقد کے عام شرائط کا بیان ۔

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے
یعنی ایک شریک جو کچھہ خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے
شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہہ شرط ہے کہ وکیل اور موکل عاقل و
ممیز ہووین ایسی شریک بہی عاقل و ممیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بہی ہوتا ہے
سو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے وہ ہی اوس شرکت مین بہی ضرور ہے

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور
بے شرط اور بے ذکر کفیل نہین ہو سکتا ہے اسلیے جیسے ماذون بہی
شرکت عنان کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کے تقسیم کا ذکر وقتِ عقد ضرور ہے

اور اگر اوس مین حصہ ربح مبہم اور مجہول رہے اور یہہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہہ شرکت فاسد ہے

مادہ (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع چاہیے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسریکا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط ٹھہرے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنی قرش دوسرے کے تو یہہ شرکت باطل ہے

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرایط خاص ہین —

مادہ (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے —

مادہ (۱۳۳۹) جس سکہ مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج ہے تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے

مادہ (۱۳۴۰) سونہ اور چاندے کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اوسکا رواج ہے تو وہ بھی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کی ہین

مادہ (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونو اوسکو اپنا راس المال کر کے کوئی شرکت عقد کرین یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونو ملا کر راس المال ٹھہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے —

مادہ (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے

راس المال نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھہ بیچدے تو اب یہہ دونو اوس ایک مال مین شریک ہو گئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملا بوین اب راس المال مشترک ہو گیا شرکت عقد ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۳۴۳) مثلاً ایک کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونو بشرکت کرایہ دینے لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۴) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسریکا اسباب۔ اب یہہ شرکت ٹہری کہ یہہ اسباب گہوڑے پر لاد کر بیچی رہیں اور ربح دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگے اور زرربح اسباب والی کا ہے اور گہوڑے والا اجر مثل لیگا اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے دوکان مین رکہے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لیگا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۴۵) کبہی عمل اور کام کی قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بہی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے تو جایز ہے

کہ اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کام کا ضامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا بہی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت مین ضامن بہی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہین ہے اس لئے ایک واقف کار نے اپنی دوکان مین اوسکو بٹہلایا اور لوگون سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگے بسبب اپنی ذمہ داری کے اوس مین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بہی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربۃ مین رب المال اپنی مالک کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہین کبہی صرف ضمانت اور ذمہ داری سے بہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگونکا کام جو اوستاد کے پاس آتا ہے شاگرد سے اپنی ذمہ داری سے کرواتا ہے اوسے نے اوستاد سے اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہوجاوے مستحق ہوگا دیکہو مادہ (۸۵) مگر یہہ مادہ (۸۵) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزون مین سے کوئی چیز نہو کچہہ استحقاق

ربح کا نہو گا مثلاً نہ مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے مثلاً ایک شخص کو یہہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا وہ مشترک ہوگا تو اسصورت مین جو ربح ہوگا وہ صاحبِ مال کا ہے اُس شخص کو اوس مین کچہہ حق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاقِ ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت مین مذکور ہوے نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو سو شریک گو عمل نکرے پر عقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تہا گویا عامل قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکتِ صحیحہ مین یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونو کام کرتے رہین گے پر ایک تو عمل کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بعذر کام نکیا تو بہی ربح اون دونو مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح کی شرکت آپس مین ٹہر گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے قصور مال تلف ہوگیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضمان نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکتِ اموال مین دونو شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زاید جبکہ ایک کا راس المال ہوا

و دوسریکا صرف عمل ہے ٹھہرے اور یہہ بہی گفتگو ہوے کہ ربح دونو کا
شترک ہے تو یہہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص
اوسکا ذکر ہوگا۔ اور اگر یہہ ٹھہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے
تو اوسکو قرض کہتے ہین اور اگر ربح صرف راس المال والے کا
ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے
کہ وہ وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے

مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مر جائے یا مجنون مطبق ہو جاوے تو
شرکت فسخ ہو جائیگے اور اگر کئی آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہین
تو صرف متوفی اور مجنون کے حق مین شرکت فسخ ہوگے اور اوروں کے
حق مین قایم رہے گی ۔

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بہی شرکت فسخ ہوجاتی ہے
مگر شریک ثانی کو فسخ کا علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی

مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کر دیا اور یہہ قصہ اوٹھا
کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک لیوے اور جتنا لوگون پر قرض ہے
وہ دوسرا لیوے تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھہ موجود ہے اور جو قرض ہے
وہ سب دونو مین مشترک رہے گا دیکھو مادہ (۱۱۲۳) ۔

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت مین سے کچھہ لے لیا

اور تجارت کرلتے کرتے بےتفصیل حساب مجہول چہوڑکر مرگیا تو اوسکے ترکہ مین سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکہو مادہ (۱۰۸) ۔

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان ۔

مادہ (۱۳۵۶) دونو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہین جیسا فصل ثالث مین مذکور ہوا وجیسا اقرار ایک کے حق مین جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق مین بہی جاری ہوگا اسیلئے قرض خواہ جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع وشرا واجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب ہووے وہ دوسرے پر بہی مرتب ہوگا جو اس شرکت مین پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بہی بوجہ عیب واپس ہوسکے گی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بوجہ عیب واپس کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھہ اپنی اور اپنی عیال کے لئے کہانے اور پہنے اور سب حاجتونکے واسطے لیوے تو دوسرے کو اس مین کچھہ حق نہین ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۸) دونو مفاوض کا جب راس المال اور ربح مین مساوی ہونا شرط ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زاید نہووے گو راس المال

ہونے کے لایق ہو جیسی نقود مادہ مال کہ نقود کے حکم مین ہے مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونے کے لایق نہین ہے جیسی اسباب اور مکان اور قرض کہ کسی کے ذمہ ہو تو اس سے مفاوضہ مین کچھہ خلل نہین ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت مفاوضہ اسمین ہے دونو شریکون نے جب یہہ عقد کیا کہ دونو مین سے جو کوئی جو کام قبول کر لے تو وہ دونو پر برابر ہوگا یعنی ضمان و ذمہ دارے مین اور کام کرتے ہین اور فایدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھہ کام لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہو جائے گے اور اس صورت مین جو اجرت مزدور کی یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے ۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خریدا ہے اوسکی قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف نصف ہوگا اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہین گے تو یہہ بھی شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے ۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر

کرنا شرط ہے اور عقد اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروطِ مذکورہ مین سے کوئی شرط مقرر نہو تو شرکتِ مفاوضہ شرکت عنان ہوگے مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبۃً پونہچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے جیسی نقود تو عقدِ مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنی شرطین عنان کے صحت کے لئے لازم ہین اُنہی شرکتِ مفاوضہ کے لئے بہی لازم ہین۔

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکون کو جو جو تصرف شرکتِ عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بہی جائز ہے۔

فصل ششم شرکتِ عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین

بحث اوّل۔ جو امور کہ شرکتِ اموال سے متعلق ہین۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکتِ عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید اور دوسرے کا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے کہ ہر شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل کردے بلکہ جتنا چاہے اتنا یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگادے سو ممکن ہے کہ

ہر شخص کے نے سوا اس راس المال کے اور بہی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونے کے قابل ہو وے۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کی جاوے یہہ بہی جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کے لئی جو شرط ٹہر جاوے وہ ہی واجب العمل ہوگے۔

مادہ (۱۳۶۸) شرکت فاسدہ مین بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا اور جو شریک اپنی لئی زیادہ ٹہرائی اوسکا اعتبار نہین ہے۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بہی بلحاظ راس المال دونو پر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جایز نہوگا۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے ٹہرالین گو کسی کا راس المال زاید ہو وے یا کم تو اسی اعتبار پر ربح تقسیم ہوگا۔ گو عمل کرنا دونو کا ٹہرا ہو یا ایک ہی کا مگر جب یہہ راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال اس دوسریکا پاس بضاعتہً ہے۔

مادہ (۱۳۷۱) باوجود سے کہ راس المال دونو کا برابر ہے ایک کے لئی ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دو ثلث اور دوسریکا حصہ

ایک ثلث مقرر ہووے اور دونوکا عمل بہی مقرر کیا جاوے تو صحیح اور جایز ہے اور شرط بہی مقبول دیکہو مادہ (۱۲۴۵) - اور جسکا ربح مین حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بہی شرط کیا گیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور شرط منظور - کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح ہے اور عمل کے عوض حصہ زاید ہے - اگر راس المال دوسری شریک کے قبضہ مین ہووے تو یہہ عقد مضاربہ ہے - اور اگر عمل کم حصہ والے پر ٹہرے تو صحیح نہوگا - اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا - کیونکہ تقسیم ربح بمقابلہ مال کے ہے یا بمقابلہ عمل کے ہے یا بمقابلہ ضمان وذمہ دارے کے ہے - اور بیان جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے تو نہ اوسکا مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکہو مادہ (۱۳۴۷) واور مادہ (۱۳۴۸) -

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑ لاکہہ قرش اور دوسریکا کم ہے مثلاً ایک لاکہہ قرش ہین زیادہ والے کا حصہ ربح مین زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹہرانا جایز ہے جیسا با وجود برابر ہونے راس المال کے ایک کا حصہ زیادہ اور ایک کا کم ہونا جایز ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ دونو عمل کرتے رہین یا وہی عمل کیا کرے کہ جسکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بہی جایز ہے

اور شرط مصدول - اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ راس المال زیادہ ہو
اور حصہ ربح کم تو جایز نہ ہوگا بلکہ ربح دونوں مین بمقدار راس المال تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۷۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض پر
یا کم پر یا زیادہ پر -

مادہ (۱۳۷۴) جسکی پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر
خریدارے کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خریدیگا تو اوسکی ذات
پر پڑیگا نہ مال شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۵) جسکے پاس راس المال نہو اوسکو خریداری بانسیہ نہیں چاہیے
اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدے
کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اوسکی ذاتی ہے شریک کو اس مین کچھہ
حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسنی
کوئی شے تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدے تو مال شرکت مین
شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گہوڑی خریدے اور شرکت بزاز کی
سوداگرے مین ٹہرے تہی تو یہہ گہوڑی اوسکے ذاتی ہے اور اگر
کپڑا ہی خریدا تو شرکت مین داخل ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت
اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کے لئی خریدتا ہوں نہ شرکت کیلئے

لئی اس مین شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت مے
مین شمار ہوگا اور شریک کو بہی اوس مین حقِ شرکت رہیگا۔

مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین
یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت بہی دی تو اوسی پر لازم ہوگا
یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر پڑہیگا نہ شریک پر اور
ایسی ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بہی اسیکا کام ہے۔ اگر ایک
شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کرلیا تو بمقدار اوسکی حصے
مشتری زرِ ثمن سے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے
مال بیچا اور کسی اور کو زرِ ثمن وصول کرنے کے لئی وکیل کیا تو دوسرا
شریک اس وکیل کو موقوف نہین کرسکتا ہے۔ اور اگر بیع یا شرا
یا اجارہ دینی مین یعنی اصلِ تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو
وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا
نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہی مشتری اوسی کو بخیار عیب
واپس دیگا نہ شریک کو۔

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت
اور بضاعت اور مضاربت دی سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت

کی حفاظت کے لئی دوکان کرایہ لینا اور کسیکو نوکر رکھنا جایز ہے اور یہہ جایز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتہہ اوسکی بہی حفاظت کری یا بے اذن شریک کے کسی اور کے ساتہہ عقد شرکت کرے۔ اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہہ جایز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دیوے پر شرکت کے معاملہ کے لئی قرض لینا جایز ہے اور دوسرے شریک پر بہی دین بالاشتراک لازم آیگا۔

مادہ (۱۳۸۱) اگر شریک نے معاملہ کے لئی سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی رای پر سونپ دیے کہ تو اپنی رای مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہو۔ تو جو جو کچہہ کہ تجارت کے لئی لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچہہ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنی مال کے ساتہہ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتہہ شرکت عقد کرنا۔ مگر تلف کرنا اور کسی کو بے عوض دینا بے اذن صریح جایز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا اور دوسرنے اوسکی خلاف کیا

یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا وہ سب اوسکی ذمہ پڑیگا۔

مادہ (١٣٠٤) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسیکے قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا اگر یہہ اقرار کیا کہ یہہ قرض ہم دونو کے معاملہ سے واقع ہوا تہا تو اسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اسپر کچھہ لازم نہوگا۔

مبحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال سی متعلق ہین

مادہ (١٣٠٥) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپسمین بشرکت قبول کرین یعنی دو اجیر اور دو مزدور جو آپسمین شریک ہون یعنی کام اور مزدوری اپنے اوپر لازم کرتے ہین جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ اپنی اپنی ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہون یا ایک زیادہ اور ایک کم۔ اور ایسی ہی عمل بہی ایک کا کام دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث۔

مادہ (١٣٠٦) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کام والونکے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہہ بہی جائز ہے کہ دو درزی اپنے کام مین شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا رہے

مادہ (١٣٠٧) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کے لئے وکیل ہے

جو کام کہ ایک قبول کر کے لاوے اوسپر بہی اور اوسکی شریک پر بہی عمل کرنا لازم ہے پس عنانِ شرکتِ اعمال بسبب ضمان او رذمہ واری ہر ایک کے شرکتِ مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنیکا تقاضا کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا کام پورا کریگا کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تہا مین اوسکی ساتہہ موافقت نہین کرتا ہون ۔

مادہ (۱۳۸۸) عنانِ شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بہی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرتِ کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائی گا ۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا اوسپر جبر نہوگا کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اوسکو جایز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے اور سی کام نہ لے سکیگا دیکہو مادہ (۵۷۱) ۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ ربح کی تقسیم آپسمین ٹہرے تہی اوسی شرط پر تقسیم ہوگا یعنی اگر برابر ٹہرے تہی تو برابر تقسیم کرین گے اور اگر یہہ ٹہری تہی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنی ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا ۔

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط
کرین تو جایز ہے مثلاً یہہ شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایک کو
زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جایز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی
ہنر مین زیادہ ماہر اور مشاق ہے اور دوسرا کم ہے -

مادہ (۱۳۹۲) جب دو نو شریک ضامن ہون تو دونوا جرتکے
مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہو گیا
یا اور جگہ چلا گیا یا بیکار بیٹہا رہا تو بہی موافق شرط کے ربح تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہو گیا یا عیب دار
ہو گیا تو شریک ثانی کے ساتہہ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے
چاہی ضمان لے لیگا اور خسارہ دونو پر بمقدار ضمان اویگا مثلاً
شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹہہری تہی تو خسارہ بہی نصف
نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث
ہوگا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہی گا -

مادہ (۱۳۹۴) دو حمال بہی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے -

مادہ (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان
ہو اور دوسرے کی اوزار ہون اور سامان ہو -

مادہ (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنایع ہو سکتی ہے کہ ایک کے

دوکان ہو اور دوسرے کا صرف کام ہو دیکھو مادہ (۱۳۴۶) -

مادہ (۱۳۹۷) جب شرکت اعمال اسطرح ٹھہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسریکا اونٹ ہو اور دونو باربرداری برابر کرتے رہین تو یہہ بھی جایز ہے اور اجرت دونوں برابر تقسیم ہوگے اور یہہ لحاظ نہو گا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹھاتا ہے کیونکہ اس شرکتمین اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوئی ہے - پر جب شرکت تو عقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ کیے گئے اور یہہ شرط ہو وے کہ کرایہ آپسمین تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والے کو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی اور ایک دوسریکے اگر لادنے اور اٹھانے مین مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہوگا -

مادہ (۱۳۹۸) جب ایک کام مین ایک شخص کاریگر ٹھہرا اور وہ اسکا بیٹا جو اوسکی پرورش مین ہے ملکر کام کرتے ہین تو اجرت اوسکے ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلا ایک شخص کا بیٹا درخت لگانی مین اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس مین شریک نہوگا -

مبحث سویم شرکت وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر لاوین برابر ہو ویسا ہی یہہ بھی جائز کہ ایک دو ثلث خرید کر لاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہین ہے ۔

مادہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق تین وجوہ مین بلحاظ ضمان وذمہ داری کے ہے ۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان وذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصے کے ہوتی ہے

مادہ (۱۴۰۲) ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار اوس مال کے ہے جو یہہ خرید کر لای ہین نصف نصف تو ربح بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہے اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بھی اوسیطرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئی شرط کیا گیا ہے نامعتبر و نامقبول اور جب یہہ شرط کیا ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط نامقبول ہے بلکہ ربح بھی نصف نصف ہوگا

مادہ (۱۴۰۳) نقصان اور خسارہ بمقدار اپنی اپنی حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائی ہین خواہ دونو ملکر خریدی ہون یا الگ الگ خرید کر لایا ہے ۔ اگر نصف نصف مال لائی ہین تو خسارہ بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث

لایا تو خسارہ بھی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین۔

فصل اوّل مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۴۰۴) جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسرے کا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتی ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ (۱۴۰۵) مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے۔ مثلاً رب المال نی کہا کہ یہہ روپیہ مضاربۃً لو اور اپنی رائی کے موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹھہرا او اور اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہوگئی۔

مادہ (۱۴۰۶) مضاربت دو قسم پر ہے ایک مطلق دوم مقید۔

مادہ (۱۴۰۷) جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع و مشتری معین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنی دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ ہے قسم خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثالث مضاربت کی شرطونکا بیان۔

مادہ (۱۴۰۸) شرط یہ ہے کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

مادہ (۱۴۰۹) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور لوگون کے ذمہ پر جو قرض ہے راس المال نہین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زر ثمن راس المال کر کے مضاربت کر لو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان کے ذمہ پر جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنی قرش ہین اور مضاربت کرو تو بہی صحیح ہوگا

مادہ (۱۴۱۰) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے

مادہ (۱۴۱۱) حسب شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بہی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو۔ اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا۔

مادہ (۱۴۱۲) جب ان شرطونمین سے کوئی شرط بہی نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہہ ٹھہرا کہ اتنی قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد

فصل سوم مضاربت کی احکام

مادہ (۱۴۱۳) مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکی پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بھی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بھی ہے۔

مادہ (۱۴۱۴) باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہوسکے تجارت کری اور جتنی امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجالائیگا۔ الا ربح حاصل کرنے کے لئی خرید و فروخت کرتا رہیگا۔ لیکن غبن فاحش اگر خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل نہوگا۔

دوم جائز ہے کہ مال بنیچا رہی نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجر و ثمن معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بھی دیگا نہ مہلت دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے۔

سوم جو مال کہ بیچا ہے اوسکی زر ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے

چہارم کسی اور کو بیع اور شرا کے لئی وکیل بھی کرسکتا ہے

پنجم مال مضاربت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم اپنی لینی اور دینی کے لئی سفر بہی کرنا جایز ہے ۔

مادہ (۱۴۱۵) مضاربت مطلقہ مین یہہ جایز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوی اگر سب مضاربت والونکے عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتی ہین تو یہہ بہی مجاز ہوگا ۔

مادہ (۱۴۱۶) اگر مضاربت مطلقہ مین رالمال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی رائے پر جو مناسب ہو کرتے رہو تو اپنی مال کے ساتہہ مال مضاربت ملا بہی دیگا اور اور کسی کو مضاربت بہی دیگا ۔ اور رہن کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا ۔

مادہ (۱۴۱۷) اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونوکو ملا لیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونو آپسمین حسب قرار داد باہمی تقسیم کرینگے ۔

مادہ (۱۴۱۸) مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگے ۔

مادہ (۱۴۱۹) مضارب کو مضاربت کے لئی اگر کچہہ سفر کرتا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا ۔

مادہ (۱۴۲۰) جو شرط کہ رب المال نے مضاربتمین مقرر کی اوسکے رعایت ضرور ہے

مادہ (۱۴۲۱) مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور مجاز نہ رہا تو غاصب متصور ہوگا - اسی لئے فایدہ اور خسارہ جو بیع اور دہی مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا - اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا

مادہ (۱۴۲۲) رب المال نے منع کر دیا تھا کہ مال مضاربت فلان جانے نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اسنی اوسکا خلاف کیا کہ اوس جانے لے گیا یا قرض بیچا - اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا -

مادہ (۱۴۲۳) رب المال نی جو مدت مضاربت کی مقرر کی تہی اوسکے گذرتے ہی مضاربت فسخ ہوجائی گی -

مادہ (۱۴۲۴) رب المال نی جب مضارب کو موقوف کر دیا تو ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بہی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اسکو اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکے جائز ہون گے اور بعد اطلاع کے اوسکو جائز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کر اور جو نقد موجود ہے اوس مین کچہہ تصرف نکرے -

مادہ (۱۴۲۵) مضارب اپنے عمل کے عوض حقدار ربح کا ہے چونکہ عمل کبہی متقوم ہوتا ہے اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹہرا لیا تہا وہ اوسی کا مستحق ہوگا -

مادہ (۱۴۲۶) رب المال بسبب اپنے مال کے ربح کا مستحق ہے

اسی لئے مضاربتِ فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل پائیگا مگر اوس مقدار سے کہ وقتِ عقد قرار پایا تھا زیادہ نہ لے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل نہوگا تو کچھہ نہ پائیگا۔

مادہ (۱۴۲۷) اگر مالِ مضاربت مین نقصان ہو تو پہلے ربح مین اوسکی تکمیل کیجاوے نہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ کچھہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ (۱۴۲۸) بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹھہری تھی کہ دونو پر وارد ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے

مادہ (۱۴۲۹) جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت فسخ ہوجائیگی۔

مادہ (۱۴۳۰) اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکھو مادہ (۸۰۱ و ۱۳۵۵)۔

باب ہفتم مزارعت اور مساقات کی بیان مین اس مین دو فصل ہین

فصل اوّل مزارعت کا بیان۔

مادہ (۱۴۳۱) ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اس مین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونو کی مشترک ہے اسکو مزارعت

مزارعت و زراعت کہتی ہین ۔

مادہ (۱۴۳۲) شرکت مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین والے نے
کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجکو یہہ زمین زراعت کے لئی دی پیداوار مین
سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا
یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے
یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجکو اپنی زمین زراعت لیے
لئی دی کہ مین اوس مین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا
تو عقد مزارعت منعقد ہوگی ۔

مادہ (۱۴۳۳) دونو کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے
اسی لئی تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۴۳۴) شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم
متعین ہوجائی یا تعمیم رہی کہ جو چاہے سو بوئی ۔

مادہ (۱۴۳۵) یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مشاع مثل
نصف و ربع وغیرہ متعین ہوجائی اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا
کہ سوائی محاصل کے اور کچھہ دیوینگے یا محاصل مین سے اتنی
سیر دینگے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۴۳۶) شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو

اور زمین کاشتکار کو سونپ دی جائی ۔

مادہ (۱۴۳۷) اگر شروطِ مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جائی تو عقد فاسد ہوگا ۔

مادہ (۱۴۳۸) عقدِ صحیح مین جو شرط اپس مین ٹھر گئی ہو اوسی پر محاصل تقسیم ہوگا ۔

مادہ (۱۴۳۹) عقدِ فاسد مین کل محاصل تخم والی کا ہے اور شخصِ ثانی اگر صاحبِ زمین ہے تو زمین کی اجرتِ مثل اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجراتِ مثل پاویگا ۔

مادہ (۱۴۴۰) زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کھیتی تیار نہو وی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکر سکینگے ۔ اور اگر کاشتکار مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہینگے زمین والا اونکو منع نکریگا ۔

فصلِ دوم مساقات یعنی درختونکی سبز رکھنی اور پانی دینی کے بیان مین ۔

مادہ (۱۴۴۱) ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر اونکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹھرا کہ محاصل دونو مین مشترک ہوگا تو یہہ شرکتِ مساقات ہے ۔

مادہ (۱۴۴۲) عقد مساقات مین ایجاب و قبول رکن ہے درخت والی نے کہا کہ یہہ درخت ہن نے تجکو مساقات کے لئی دی اوس مین جو پہل ہوگا اتنا حصہ تیرا ہے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو مساقات منعقد ہوگی۔

مادہ (۱۴۴۳) شرط یہہ ہے کہ دونو عاقد عاقل ہون۔

مادہ (۱۴۴۴) جیسا مزارعت مین حصہ مشاع شرط ہے ایسا ہی اس مین بہی شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۵) درختون کا عامل کو سونپ دینا شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۶) حسب شرط باہمی پہل تقسیم ہونگے۔

مادہ (۱۴۴۷) عقد فاسد مین تمام پہل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجر مثل۔

مادہ (۱۴۴۸) اگر درخت والا مرگیا تو عامل جب تک کہ پہل پک چکے بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکرسکین گے اگر عامل مرگیا تو اوسکے وارث اگر چاہین تو بجائے اوسکے کام کرلے رہین درخت والا انکو منع نکرسکیگا۔

کتاب یازدہم وکالت کا بیان۔ اسمیں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں کہ وکالت سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۱۴۴۹) کسی کو اپنے قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اوسکو سپرد کردینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا ہے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل بفتح کاف ہے۔

(مادہ ۱۴۵۰) کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بھیجنا رسالت ہے اور اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجا ہے وہ رسول ہے اور جسکے پاس بھیجا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے

باب اول۔ وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

(مادہ ۱۴۵۱) رکن وکالت ایجاب و قبول ہے۔ موکل نے کہا کہ میں نے تجکو خاص اس کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کیا یا کوئی اور کلام کہا جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نہ کہا بلکہ جس کام کیلئے وکیل کیا وہ کام کرنے لگا تو یہ قبول اس پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی۔ اور اگر ایجاب کے جواب میں اوس نے کہا کہ میں وکالت قبول نہیں کرتا ہوں۔ اور یا کہا کہ میں نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہ ہوگی۔ اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا تو جایز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۲) کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینی حکم

دینا وکیل کرنا ہے

(مادہ ۱۴۵۳) کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے بے اطلاع و بے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اوسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

(مادہ ۱۴۵۴) رسالت وکالت نہیں ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اوس سے اسقدر قرض لا دے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہہ پیغام دیکر بھیجا کہ فلان شخص فلان گھوڑا خرید تا ہے۔ دلال نے کہا کہ مین نے وہ گھوڑا اوسکے ہاتھ بیچا تو یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا دے۔ اس نے یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا دیا اور جو کچھہ دلال نے کہا تھا وہ بھی کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہو گی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسا ہی ایک شخص نے قصائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اوسکے ہاتھہ اتنا گوشت بھیجا کر قصائی ہر روز گوشت اوسکے ہاتھہ بھیجنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

(مادہ ۱۴۵۵) آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لا تو یہہ وکالت ہے

اور اگر آقا نے خود خریدا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آؤ تو یہہ

صرف رسالت ہے۔

(مادہ ۱۴۵۶) وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اوس مین کوئی کام خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آئیگا تو اوسکے ہاتھ یہہ گھوڑا میرا بیچنا تو یہہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرا جانور بیچنا تو اوسی مہینے مین بیچیگا نہ بعد اسکے اور نہ قبل اوسکے۔ اور ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ قیمت معین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا۔ اتنے ہی کو بیچ سکیگا نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۴۵۷) شرط یہہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اوسکے کرنے پر قدرت رکہتا ہو۔ ایسے ہی بے تمیز لڑکا او مجنون کسی کو وکیل معین کر سکتے ہین۔ اور تمیز دار لڑکا اگر ایسے کامون مین کسی کو وکیل کرے کہ اوسکے حق مین ضرر نہ ہون۔ مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی نے اجازت دی تو جایز نہین ہے۔ اور اگر نفع کے کامون مین کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دی تو بھی جایز ہے اور اگر ایسے کام مین کہ اسمین نفع اور ضرر دونو متصور ہین مثلاً بیع وشرا۔ اگر

لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہی تو وکالت جایز ہے ورنہ بی اجازت ولی کے وکیل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۸) یہہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل یا ممیز ہو اور بالغ ہونا اوسکا شرط نہین ہے اسلئے لڑکا جو ممیز ہو وکیل ہو سکتا ہے گو ماذون نہو اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہوینگے نہ اس لڑکے پر۔

(مادہ ۱۴۵۹) جتنے کام کہ خود کر سکتا ہے سب مین دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی بیع و شرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو دینے مین اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کرنے مین اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین اور ابراء مین (یعنی معاف کرنے مین) اور نالش کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین۔ اور ترکہ وغیرہ تقسیم کرنے مین اور قرض ادا کرنے مین اور قرض کے لینے مین اور مال قبضہ کرنے مین۔ پر شرط یہہ ہے کہ جس کام پر کسی کو وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہوے

باب سوم وکالت کے احکام اور اسمین چھہ فصل ہین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

(مادہ ۱۴۶۰) لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل

موکل کے ساتھ متعلق کرے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۶۱) بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح میں یہ شرط نہیں ہے کہ موکل کے ساتھ انکو متعلق کرے۔ بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھ متعلق کر سکتا ہے یعنی یہ کہے کہ میں نے خریدا تو صحیح ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں ملک تو موکل کی ہی ہیگی۔ اگر وکیل سے نے موکل کے ساتھ عقد متعلق نکی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے۔ اور موکل کیطرف اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام عقد وارد ہونگے۔ اور وکیل اس صورت میں صرف رسول رہیگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جاویگا کہ مبیع مشتری کو پہنچا دے اور زرثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لے لی تو مشتری وکیل سے اپنا زرثمن لیگا۔ اور اگر وکیل نے کچھ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بائع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زرقیمت نہیں دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا۔ اور یہ مال عیب دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا۔ اگر وکیل نے کہا کہ میں نے یہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے۔ اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

(مادہ ۱۴۶۲) رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہیں نہ رسول پر

(مادہ ۱۴۶۳) بیع اور شرا اور ایفاء اور استیفاء دین اور قبضہ مال میں وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت کے ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا - اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے -

(مادہ ۱۴۶۴) قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی اوس تک پہنچا بھی نہ تھا کہ راستہ مین تلف ہوگیا تو یہہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی قرض لینے کے لئے بھیجا اور اوسکے پاس سے تلف ہوگیا تو قرضخواہ کا مال گیا نہ قرضدار کا قرضدار بری ہوگیا -

(مادہ ۱۴۶۵) ایک شخص نے دو آدمیونکو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کرسکیگا - پر عدالت مین نالش یا ادا دین یا ودیعت ان دونون مین سے جو کوئی کر دیگا تو صحیح ہو جائیگا - یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسریکو اٹھانے پر وکیل کیا تو ان مین سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا -

(مادہ ۱۴۶۶) بے اجازت موکل کے وکیل دوسریکو وکیل نہین کرسکتا ہے اگر صریح اجازت دے یا یہہ کہا کہ تیری رای مین جو آوے وہ کرتا رہیو - اگر دوسریکو وکیل کیا تو یہہ شخص وکیل اصل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف کرنے سے یا اوسکے مرنے سے یہہ وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا -

(مادہ ۱۴۶۷) اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا - اور اگر اجرت قرار نہین پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہین ہے تو اجرت

نہ پائیگا بلکہ متبرع ہوگا ۔

فصل دویم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خرید نیکا وکیل کریں

(مادہ ۱۴۶۸) حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ لازم ہے کہ کار وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہوسکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لاسکتا ہے ۔ ایسی ہی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اوسکے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی نہ ہو اوسکے بہت قسم ہیں تو لازم ہے ایک نوع اور اوسکی قیمت بیان کردیں ۔ اور اگر جنس بھی بیان نہ ہو یا بیان ہووے پر انواع بہت مختلف ہیں اور نوع بھی متعین نہو اور قیمت بھی بیان نہ ہووے تو وکالت صحیح نہ ہوگی پر اسوقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید و تو یہہ وکالت صحیح ہے اور جو کہا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے کہ اوسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا ۔ اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑہ یا اطلس لادو اور نہ نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح نہیں ہے اور اگر یہہ کہا کپڑہ یا اطلس جو تیری رای میں آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑہ چاہے خریدے ۔

(مادہ ۱۴۶۹) جب اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی اور شے ہے اور کتان اور شے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہیں ۔ اور ایسے جب مقصد جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ

اوس سے موزے وغیرہ نبائے جاتے ہین - اور ان سے غالیچہ وغیرہ مختلف نبائے جاتے ہین - اور فرنگستانی غالیچہ اوجنس ہین اور رومی ور جنس ہین - گو یہہ سب اونکے ہین مگر ساخت ہر ملک کے جدا جدا ہے -

(مادہ ۱۴۷۰) اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنی موکل نے کہا کہ فلان جنس ہین سے خریدنا اور اس نے اور جنس ہین سے خریدا تو موکل کا کام ادا ہین کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑیگا اگرچہ اسمین فائدہ زیادہ ہووے

(مادہ ۱۴۷۱) موکل نے کہا کہ مجھکو ایک منیڈھا لادو اوس نے بہیڑ خریدی موکل کے لئے نہ ہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے -

(مادہ ۱۴۷۲) موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خریدے کہ اوسپر مکان نبایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ حویلی خریدو وکیل وہی احاطہ مین حویلی خریدیگا -

(مادہ ۱۴۷۳) اگر کہا کہ میرے لئے دودہ خریدو اور یہہ بیان نکیا کہ کس جانور کا دودہ لاو تو جو دودہ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا -

(مادہ ۱۴۷۴) موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاو تو وکیل بازار سے جو چاول اوسکو ہاتھہ آئینگے لے لیگا -

(مادہ ۱۴۷۵) حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ صحیح عقد نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۷۶) جبتک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نہ کرے وکالت صحیح نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۴۷۷) جو چیزین کہ مقدار پر خریدی جاتی ہیں اونکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنی کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۷۸) کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلے یا ادنیٰ یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اوسکے موافق خریدنا چاہئے نہ بیس ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا خرید لائے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(مادہ ۱۴۷۹) موکل نے جو قید لگائے اوسکے خلاف نہ کیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر۔ مگر اوس صورت مین کہ فائدہ اوسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل ہی کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید دو اوس نے کچھ زیادہ پر خریدا تو جائز نہ ہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید دو اوس نے نقد پر خریدا جائز نہ ہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید دو اوس نے قرض پر خریدا تو جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۰) اگر کہا کہ فلان چیز خرید لا دو وہ آدہی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقہ خرید دو اوس نے

ادھا لیا جایز نہ ہوگا - اور اگر کہا جبہ کیلئے گیہون خرید دو وہ تین کیل لایا جایز ہے

(مادہ ۱۴۸۱) موکل نے کہا کہ جبہ کیلئے کپڑا لا دو وہ ایسا اونی کپڑا لایا کہ جبہ کے قابل نہین ہے جایز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۲) جیسا قیمت مثل کے ساتھ لینے کیلئے وکیل ہوسکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر بہی ہوسکتا ہے لیکن جن چیزون کا نرخ بندہا ہوا ہے اون مین غبن قلیل بہی جایز نہین ہے - اور غبن فاحش پر تو کسی حال خریدنا جایز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۳) اگر وکالت کیوقت قیمت کا بیان نہ ہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا - مثلاً وکیل نے بیع مقایضہ کی یعنی کوئی چیز مبیع کے قیمت مین دیدی موکل کے لئے خریداری نہ ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی -

(مادہ ۱۴۸۴) اگر کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اوسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خرید و تو ظاہر ہے کہ جاڑے کیلئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما مین خریدیگا تو جایز نہوگا

(مادہ ۱۴۸۵) جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا ہو وسکو اپنے لئے نہین خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اوس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل کا ہوگا نہ موکل کا -

(مادہ ۱۴۸۶) موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلان گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کچھ نہ کہا نہ ہان نہ نہین اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خرید نیکے موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیب دار ہونے سے پہلے کہا کہ یہ مال موکل کا ہے اوسکا یہ قول صحیح و معتبر ہوگا اور تلف اور عیب دار ہونیکے بعد کہا کہ یہ ... گھوڑا ہے تو معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۷) ایک شخص کو دو شخصون نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے مال خرید لو۔ اب وقت خریدنے کے جسکے ... خریدا ہوگا اوسکا ہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۸) وکیل بالشراء ... مال موکل کے ہاتھ بیچ یا ... سکتا ہے

(مادہ ۱۴۸۹) وکیل نے جو مال خریدا ... موکل کو نہ دیا تھا کہ اوس مین عیب نکلا تو وکیل خود سے واپس کر سکتا ہے موکل سے حکم کے کچھ حاجت نہین، اور اگر موکل کو دیچکا تھا تو بے حکم موکل ... کر سکیگا۔

(مادہ ۱۴۹۰) وکیل نے اگر ... مال خرید لے تو موکل پر قرض ہوگا وکیل اوس سے فوراً لے سکیگا اور اگر ... نقد پر خریدا تھا پھر بائع نے مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو ... لے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۴۹۱) وکیل بالشراء نے ... اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر قبضہ کر لیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے۔ بلکہ جبتک ... سے

قیمت نہ لے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نہ کی ہے ۔

(مادہ ١۴٩٢۵) وکیل کے پاس قضا من عند اللہ مال تلف ہو گیا تو موکل کا مال گیا قیمت کا دینا نہ ہوگا۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے مال روکا اور تلف ہو گیا تو وکیل قیمت دیگا ۔

(مادہ ١۴٩٣۵) وکیل بالشرا بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہیں ہے ۔

فصل ثالث ۔ وکالت بالبیع کا بیان یعنی جب کسی کو مال بیچنے کا وکیل کریں

(مادہ ١۴٩۴۵) مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا (کہ اوس نے کچھ تفصیل قیمت وغیرہ کے معین نہیں) تو اوسکو اختیار ہے جسطرح مناسب جانے بیچے قیمت قلیل ہو یا بہت ہو ۔

(مادہ ١۴٩۵۵) جو قیمت موکل نے مقرر کر دے اوس سے کم بیچنا جایز نہیں ہے اگر بیچہ یا تو موکل کے اجازت پہ موقوف رہیگا اور اگر مال مشتری کو دیدیا تو بیع منعقد ہو گئی واپس نہ ہوگی اور موکل اپنا زر نقصان وکیل سے لے لیگا ۔

(مادہ ١۴٩٦۵) وکیل بالبیع اپنے لئے وہ مال نہیں خرید سکتا ہے کہ جسکی بیع کا وکیل ہوا ہے

(مادہ ١۴٩٧۵) اور ادنکے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ جنکی گواہی اسکے حق میں مقبول نہ ہو ۔ پر قیمت زاید سے جایز ہے اگر موکل نے یہ کہا کہ تجکو اختیار ہے جسکی ہاتھ چاہے بیچے اوس نے ان ہی لوگوں کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچہ یا تو جایز ہے ۔

(مادہ ١۴٩٨۵) وکیل مطلق نقد یا ادھار قرض بیچ سکتا ہے مگر قرض کے وہ

مدت ہوگی جو سوداگرون مین دستور ہے نہ اوس سے زیادہ ۔ اور اگر موکل نے کہدیا کہ نقد پر بیچنا یا میرا مال نقد بیچکر میرا قرض ادا کردو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۹) جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اوسکا نصف نہین بیچ سکتا ہے کیونکہ اوسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہ ہوگا تو نصف بیچنا بھی جائز ہے ۔

(مادہ ۱۵۰۰) وکیل نے اگر قرض پر کچھہ مال بیچا تو اس زرثمن کے عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہوگیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

(مادہ ۱۵۰۱) جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہی کہ بے رہن اور بے کفیل لئے نہ بیچے ۔

(مادہ ۱۵۰۲) جب تک کہ مشتری زرثمن ادا نہ کردے وکیل بالبیع اپنے پاس سے ادا نہ کریگا ۔

(مادہ ۱۵۰۳) موکل بھی زرثمن مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ یہہ کام وکیل کا تہا

(مادہ ۱۵۰۴) جب وکیل بلا اجرت ہو تو اوسپر ضرور نہین ہے کہ زرثمن وصول کرکے موکل کو پہونچادیوے ۔ بلکہ موکل کو اپنی طرف سے وکیل کردے کہ اپنا زرثمن وصول کرلے اور اگر وکیل ایسا شخص ہے کہ بے اجرت کام نہین کرسکتا مثلاً دلال تو بالضرور زرثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پہونچادیگا ۔

(مادہ ۱۵۰۵) وکیل یا بیچ حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کرسکتا ہی مگر
اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یہ اقالہ موکل پر جاری نہ ہوگا ۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہین ۔

جو شخص حکم کرے وہ آمر ہی اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہی اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے

(مادہ ۱۵۰۶) آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا
قرض ہی وہ ادا کردو مامور کا دین ادا کرکے اوس سے لیگا اوس نے یہ کہا ہو
یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجھہ سے لینا پہلے تم میرا دین دو تو مین تمکو دونگا

(مادہ ۱۵۰۷) آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کھوٹے درہم ہین وہ ادا کردو
مامور نے خالص درہم ادا کی یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہین ادا کردو اوس نے
کھوٹے درہم دیدی تو دونو صورتون مین مامور آمر سے کھوٹے درہم لیگا نہ خالص
اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچدیا یا اوس زر قیمت دین مین مجرا دیا تو آمر سے
مقدار دین جو ادا کیا ہی لیگا ۔ اور اگر ثمن مثل سے زیادہ کو بیچا تو آمر کو یہ اختیار ہی
کہ اصل قیمت مامور کو دیدے اور زاید اپنے دین مین مجرا دیوے ۔

(مادہ ۱۵۰۸) آمر نے مامور کو حکم دیا کہ مجھکو یا میرے اہل و عیال کو خرچ دو ذرہ ہر ہی یا
ہی تو پھر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہی لیگا مگر بطرح عادت اور رواج کے موافق ہوگا
خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو ۔ اور ... ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنا دو تو
موافق رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا ۔ گو شرط خرچ لینیکی ہوئی ہو یا نہوئی ہو

(مادہ ۱۵۰۹) آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلاں کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ دیدے کہ جس میں تجھ کو دونگا اگر اوس نے ادا کیا تو آمر [illegible] اور اگر یہ شرط نہ ٹھہری کہ وہ کچھ دیگا وہ واپس لیگا یا میں ادا کر دونگا تو مامور [illegible] واپس نہیں لے سکیگا اور اگر جس پر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہو کہ آمر کے عیال میں ہے یا اوسکے شریک کے عیال میں ہے تو یہ خرچ حسب رواج و عادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نہ کی گئی ہو دیکھو مادہ ۳۶

(مادہ ۱۵۱۰) آمر کا حکم اوسکی ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہ مال دریا میں پھینک دے مامور نے دریا میں پھینک دیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ مال اسکا نہیں ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب کہ آمر مامور پر مجبر ہو۔

(مادہ ۱۵۱۱) آمر نے مامور سے کہا کہ مجھ پر جو کسی کا [illegible] قرض ہے اپنے پاس سے ادا کر دے اوس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف [illegible] وعدہ کے جبر نکیا جاوےگا

(مادہ ۱۵۱۲) مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد ودیعت آمر کے ہے آمر نے اوسکو کہا کہ مجھ پر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کیلئے جبر ہوگا اور اگر آمر نے کہا کہ میرا فلاں مال بیچکر قرض ادا کر دے اگر وکیل متبرع بے اجرت کے ہے تو اوس پر جبر نہ ہوگا اور اگر اجرت والا ہے تو اوس سے جبراً کام لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۱۳) قرضدار نے تجھ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلاں قرضخواہ کو دے آ تو اور قرضخواہ اسمیں سے کچھ نہ لے سکینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ کو

اوسمین ہے دلیکیگا صرف اوسی کو دیگا کہ قرضدار نے اوسکا نام لیا ہے۔

(مادہ ۱۵۱۴) آمر نے کچھہ درہم مامور کو دی کہ فلان کو بابت قرض کے پہونچادے مامور کے پہونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مر گیا تو یہہ دراہم ترکہ مین شامل ہونگے قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا۔

(مادہ ۱۵۱۵) آمر نے مامور کو کچھہ درہم دی کہ فلان کو پہونچادے مگر مگر جبتک کہ میری دستاویز کے پشت پر جو اوسکے پاس ہے وصول نہ ڈلواوے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اوسکو یہہ درہم نہ دینا۔ مامور نے نہ دستاویز کے پشت وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدی اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لیگا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان (یعنی جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو)

(مادہ ۱۵۱۶) مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہین اور یہہ شرط نہین کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہووے

(مادہ ۱۵۱۷) وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جایز ہے ورنہ یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہ ہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا

(مادہ ۱۵۱۸) مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا تو اوسکا اقرار صحیح نہ ہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جایز نہوگا اور وکالت سے موقوف ہوجائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ کا اخیر

(مادہ ۱۵۱۹) وکیل بالخصومت وکیل القبض یعنی مدعا بہ کے لینے کا مجاز نہیں ہے جب تک صراحتہ اجازت نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۲۰) ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہیں ہو سکتا ہے

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

(مادہ ۱۵۲۱) موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کر دے مگر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو گیا تو موقوف نہ کر سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اوسکے بعد مدیون نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر بیچکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نہ کر سکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت میں مدعا علیہ اوسکو موقوف نہیں کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۲۲) وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اوسکے ادا کیلئے لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۳) موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہووے اوسکا تصرف جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۵۲۴) وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کر دے ورنہ عہدہ وکالت پر قائم رہیگا

(مادہ ۱۵۲۵) وکیل بقبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کیا گیا تو بے اوسکے اطلاع کے موقوف نہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اوس کے موقوفی کے خبر پہنچی تو دین سے بری ہو جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۶) کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہوگیا
اور وکالت تمام ہوگئی۔

(مادہ ۱۵۲۷) موکل کے مرتے ہی وکیل موقوف ہوگیا پر جب اوس سے کسی کا
حق متعلق ہو تو موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ ۷۶۰

(مادہ ۱۵۲۸) وکیل وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہوجاتا ہے
دیکھو مادہ ۱۴۶۶

(مادہ ۱۵۲۹) وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مرجاے تو اوسکا وارث بھی
اوسکے قایم مقام وکیل ہوگا۔

(مادہ ۱۵۳۰) موکل یا وکیل مجنون ہوگیا تو وکالت باطل ہوگی۔

کتاب دوازدہم صلح اور ابراء کا بیان اسمین ایک مقدمہ و چار باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح و ابراء سے متعلق ہین)

(مادہ ۱۵۳۱) جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے

(مادہ ۱۵۳۲) جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

(مادہ ۱۵۳۳) جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۴) جس مال یا جس حق کے بابت صلح کرین وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۵) صلح تین قسم ہے۔ اول صلح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ مدعی علیہ کو دعوی کا اقرار ہو اور پھر بھی صلح کر لین۔ دویم صلح عن الانکار یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور اوسپر بھی صلح کرنا سوم عن السکوت یعنی نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار بلکہ سکوت ہے تو بھی صلح کر لے

(مادہ ۱۵۳۶) ابراء دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفاء اول وہ ہے کہ کل یا جزو حق کو معاف کرنا اس کتاب مین اسی قسم ابراء سے بحث ہے دوم اپنے حق کے وصول کر لینے کا اقرار کرنا کہ مین نے اپنا حق جو فلان پر تھا لیلیا یہ قسم اقرار مین شامل ہے۔

(مادہ ۱۵۳۷) اپنے کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے۔

(مادہ ۱۵۳۸) اپنے جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے

باب اول کون کون صلح اور ابراء کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۳۹) شرط یہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہ ہو۔ اسلئے مجنون اور مغلوب الحواس اور نہ ممیز لڑکے کی صلح صحیح نہین ہے اور صبی ماذون کے وہ صلح کہ اوس مین

ضرر نہ ہو صحیح ہی مثلاً صبی ماذون نے پر کسی نے کچھ دعوی کیا اور اوس نے اوسکا اقرار کر کے صلح کر لی صحیح ہے۔ اور صبی ماذون نے اپنا مطالبہ میں مدت اور مہلت پر صلح کر سکتا ہی۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہیں تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہیں کر سکتا ہی اور اگر اوسکے پاس گواہ نہیں ہیں اور مدعی علیہ غالبا حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۰) اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اوسکے پاس گواہ ہیں تو اوسکا باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اوسکے مال میں سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہیں ہیں تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہوں اور اوسکا ولی اوسکے دعوی میں سے کچھہ کم کرکے مدعی علیہ سے صلح کرے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر گواہ نہیں ہیں اور یقین ہی کہ مدعی علیہ حلف کر جائیگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرے کہ اوسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہی تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۱) صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جایز نہیں۔

(مادہ ۱۵۴۲) وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہیں ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کر لیگا تو جایز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۴۳) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اوس میں صلح کر لو۔ اگر اوس نے صلح کر لی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل بھی زر صلح دیگا اگر وکیل نے صلح عن اقرار اسطور کی گویا

آپ ہی صلح کرتا ہو تو وکیل سے ہی زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

(مادہ ۱۵۴۴) ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کرلے (۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن ہوجاوے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے مال پر صلح ہے۔ (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اوسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے اوسپر صلح کی۔ (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پہ صلح کی بلکہ مطلق صلح کے اور زر صلح دیدیا تو ان چارون صورتون مین صلح صحیح ہے اور یہہ شخص فضولی تبرع ہے اور اس چوتھی صورت مین اگر زر صلح نہین دیا ہے تو صلح موقوف رہیگی اہل مقدمہ جایز کرینگے تو صحیح ہوگی ورنہ نہین یعنی صلح باطل اور دعوی بدستور قایم رہیگا

باب دوم مصالح علیہ و مصالح عنہ کے احوال اور شرطونکا بیان

(مادہ ۱۵۴۵) مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجای مبیع کے ہے اور اگر دین ہو تو بجای ثمن کے ہے اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہوسکتی ہے جو بیع مین مبیع ہوسکتی ہے یا ثمن بن

(مادہ ۱۵۴۶) مصالح علیہ مصالح کا مال اور ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح مین دیدیگا تو صلح جایز نہوگی

(مادہ ۱۵۴۷) مصالح علیہ اور مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہووین بشرطیکہ وہ ایسا مال ہو کہ جسمین قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہین مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور اس مدعی علیہ نے اوسپر باغیچہ کا دعوی کیا اب صلح اسپر ہوگی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوی سے دست بردار ہو تو جایز ہے اور اگر مدعی نے ایک شخص پہ مکان کا دعوی کیا اور

مدعی علیہ نے اوسکو کچھہ دیکر صلح کر لیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعی علیہ کو کچھہ دیکر صلح کرے کہ وہ مکان اوسکو دیدے تو یہہ صلح جائز نہ ہوگی۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان ہے اس میں دو فصل ہیں

فصل اول مال موجود و متعین کے بابت صلح کرنا

(مادہ ۱۵۴۸) دعوی مال معین میں اگر اقرار ہوا اور مال معین پر صلح عن اقرار کیگئی تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح عنہ میں خیار عیب اور خیار شرط اور خیار رویت جاری ہوتے ہیں اور اگر زمین ہے تو شفعہ بھی جاری ہوگا اور مصالح عنہ میں اگر کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو جسقدر مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اوسقدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ میں سے دیگا اور اگر مصالح علیہ میں کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعی علیہ سے مدعی اوسقدر لیگا مثلاً مدعی نے گہر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گہر مدعی کا ہے اور اوسپر کچھہ روپیہ دیکر صلح کر لی اور مدعی علیہ کے پاس گہر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیچ کیا ہے اور سب احکام بیع کے اوس میں جاری ہونگے۔

(مادہ ۱۵۴۹) اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغچہ کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کر کے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گہر میں مدعی سکونت پذیر رہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کے عوض اوسکا گہر کرایہ لیا۔

(مادہ ۱۵۵۰) صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق میں معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق میں حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے اسلئے زمین

مصالح علیہ میں دعوی شفعہ ہوگا - اور زمین مصالح عنہ میں دعوی شفعہ نہ ہوگا - اور مصالح عنہ کل یا جزکسی کا حق نکل آیا تو مدعی زرصلح مدعاعلیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار سے نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جزکسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ سے اپنا دعوی کل یا جز دائر کریگا

(مادہ ۱۵۵۱) اگر کل دعوی سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعوے کیا اور نصف پر صلح کرکے اپنی قبضہ میں لے لیا تو گویا باقی دعوی سے دست بردار ہوا اور اپنا حق ترک کردیا

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنی مطالبات اور حقوق سے صلح کرنا

(مادہ ۱۵۵۲) ایک شخص نے اپنی کسی حق کا دعوی کیا اور ایک مقدار پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کردیا یعنی کچھ حق اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا -

(مادہ ۱۵۵۳) اگر کسی حق کے لئے مدت مقرر نہو فوراً لے سکتا ہو اور پھر صلح ہوئی کہ ایک مدت پر لیگا تو گویا اپنا حق چلا اور فوراً لینے کا ساقط کیا -

(مادہ ۱۵۵۴) سکہ خالص ... کھوٹے سکہ پر صلح کرلی تو جائز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا -

(مادہ ۱۵۵۵) دعوی حقوق مثل حق الشرب وحق المسرور وغیرہ میں بھی صلح جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہیگا -

باب چہارم صلح اور ابرا کے احکام اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۵۶) جب صلح تمام ہوچکی تو کوئی اوس سے رجوع نکرسکیگا یعنی مدعی صرف

زر صلح کا مالک ہوگا اور اوسکا دعوی بالکل زایل ہوجایگا۔ اور مدعا علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۵۷) جب دونوں میں سے کوئی مرجاوے تو اوسکے وارث کو فسخ صلح کا اختیار نہیں ہے

(مادہ ۱۵۵۸) جب صلح بمعنی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضاء باہمی دونوا قالہ اور فسخ کے مجاز ہیں اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ و فسخ نہیں ہے دیکھو مادہ (۱۵۵۶)

(مادہ ۱۵۵۹) جب مدعا علیہ نے زر صلح اسلئے دیا کہ حلف محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۶۰) بدل صلح ابھی مدعی کو ندیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھہ میں تلف ہوگیا اور وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنی نقود نہو کہ نقود متعین نہیں ہو سکتے ہیں اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جزء مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۴۸) اور (۱۵۵۰) اور اگر بدل صحیح دین ہے کہ با وجود تعین کے متعین نہیں ہو سکتا ہے تو صلح میں کچھ خلل نہ ہوگا۔ بلکہ مدعا علیہ جسقدر درہم تلف ہوے ہیں اوسقدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراء سے متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۶۱) جب مدعی نے یہہ کہدیا کہ فلان سے میرا دعوی نہیں ہے یا اوسپر میرا کچھ حق نہیں ہے یا جو دعوی میرا فلان پر تہا اوس سے میں فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کر دیا اوسپر میرا کچھہ حق باقی نہیں ہے یا میں نے اوس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعا علیہ بری ہوگیا۔

(مادہ ۱۵۶۲) جب اِسطرح مدعا علیہ کو بری کردیا تو کچھ حق مدعی کو نرہا سب ساقط ہوگیا دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۳) ابراکیوقت تک جو جو امور وحقوق تھے اون سے بری ہوگیا اور ابراء کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اون سے ابراء نہ ہوگا

(مادہ ۱۵۶۴) جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا اور اسکے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور اسکے سوا اور حق سے بری نہ ہوگا اگر مکان کے دعوی سے بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے۔ دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۵) جب یہہ کہا کہ سب دعوون سے فلان کو بری کیا یا اوسپر کوئی حق میرا نہ ہوگا تو یہہ ابراء عام ہے اوسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہ ہوگا. بلکہ یہانتک کہ اگر ایک شخص کو ابراء عام کرکے بعد دعوی کرے تو ابراء سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جسکو مین نے ابراء عام کیا اوسکے ابراء سے پہلے تو اوسکا کفیل تھا تو یہہ سب دعوی مسموع نہونگے دیکھو مادہ (۶۶۲)

(مادہ ۱۵۶۶) بایع نے کچھ مال بیچکر زرثمن مشتری سے لے لیا پھر مشتری نے جملہ حقوق جو بیع اور ثمن سے متعلق ہیں بایع کو بری کردیا اور ایسی ہی بایع نے سب اون حقوق سے جو ثمن سے متعلق ہیں اوسکو بری کردیا اور ایک دوسرے نے دستاویز آپس مین لکھہ دی اور بیع کا کوئی حقدار نکلا تو بایع کے ابراء کا کچھ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری بایع سے زرثمن لیگا دیکھو مادہ (۵۲)

(مادہ ۱۵۶۷) جسکو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہوں اگر یہہ کہا کہ میرے سب مدیونون کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھ حق نہین رہا تو یہہ ابراء صحیح نہ ہوگا اسلئے

اگر کہا کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص متعین ہین تو ابراء صحیح ہے ۔

(مادہ ۱۵۶۸) ابراء کیلئے قبول شرط نہین ہے مگر مجلس ابراء مین اگر مدعا علیہ ابراء رد کردے کہ مین ابراء اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابراء نہ ہوگا اور اگر پہلے تو قبول کرلیا اور پھر رد کردیا معتبر نہ ہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محال لہ اگر محال علیہ کو یا مکفول لہ کفیل کو بری کیا اور انہون نے رد کردیا تو بری نہ ہونگے ۔

(مادہ ۱۵۶۹) میت کو قرضخواہ بری کرسکتا ہے

(مادہ ۱۵۷۰) اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے صحیح نہ ہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا ۔

(مادہ ۱۵۷۱) اگر بیمار کا ترکہ اوسکے دین مین مستغرق ہو اور اوس نے بیماری مین اوسکے ایک قرضدار کو بری کردیا صحیح نہین ہوگا ۔

کتاب سیزدہم اقرار کے بیان مین اس مین چار باب ہین

باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۷۲) جب کوئی شخص کہے کہ مجھپر فلان کا یہہ حق ہے تو یہہ کہنا اقرار ہے اور یہہ کہنے والا مقر (بکسر قاف) اور جسکا حق بیان کیا وہ مقر لہ (بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)

(مادہ ۱۵۷۳) مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہے اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ کا اقرار صحیح نہین ہے اور نہ انکے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کو ماذون ہونا صحیح ہے ان مین اوسکا اقرار بھی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۵۷۴) مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص نے صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے۔

(مادہ ۱۵۷۵) مقر جو اپنے رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اسلئے اقرار مجبور کا صحیح نہین ہے دیکھو (مادہ ۱۰۰۶)

(مادہ ۱۵۷۶) مقر محجور نہو دیکھو کتاب حجر کے فصل دوم و سوم و چہارم

(مادہ ۱۵۷۷) شرط ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً ایسا لڑکا کہ جثہ اوسکی تصدیق نکرے اگر یہہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۸) مقر لہ مجہول نہو یعنی ایسا شخص نہو کہ تعیین نہو سکے لیکن اگر ایسا مجہول ہو کہ تعیین ہو سکتا ہو مثلاً کہا کہ یہہ مال جو میرا تصرف مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہے تو یہہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والے ایک شہر کا متعین نہین ہین مگر استثناء اگر کہا کہ ان

دونوں شخصوں میں سے کسی ایک کا ہے یا فلاں محلہ میں سے کسی ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہیں تو اس صورت میں تعین ہو سکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونوں کا یہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونوں کو دینگے اگر متفق ہیں تو دونوں تقسیم کر لینگے اور اگر مختلف ہیں تو یہ دونوں مقر سے حلف لینگے کہ یہ مال اونکا نہیں ہے اگر اوس نے دونوں کی حلف سے نکول کیا تو دونوں آپس میں یہ مال مشترک رہیگا ورنہ جس کے حلف سے نکول کیا ہے اوسکا مال ہوگا اور اگر دونوں کے لیے حلف کر گیا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہو گیا اور مال مقر بہ اسی کے پاس رہیگا —

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

(مادہ ۱۵۷۹) جیسا اقرار معلوم صحیح ہے اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ جہالت سے صحیح ہے اوس میں اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلاں کا مال میرے پاس امانت ہے یا میں نے چرایا ہے یا میں نے غصب کیا ہے تو عقد امانت اور سرقہ اور غصب میں اقرار صحیح ہے اور مقر کو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ جہالت سے صحیح نہیں ہے اوس میں اقرار مجہول بھی صحیح نہیں ہے مثلاً اقرار کیا کہ میں نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہیں ہے یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ صحیح نہیں ہے اسلئے یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے اسی طرح مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تعیین کرے —

(مادہ ۱۵۸۰) مقر لہ کا قبول کرنا ضرور نہیں ہے پر اوسکے رد کرنے سے رد ہو جائیگا اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچھ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی میں اقرار صحیح ہوگا

(مادہ ۱۵۸۱) مقر اور مقر لہ نے سبب اقرار میں خلاف کیا تو صحت اقرار میں کچھ خلل نہ ہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال مبیع ہے تو بہر حال اقرار صحیح ہے —

(مادہ ۱۵۸۲) کسی ایک کے مال سے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی دعوی سے صلح کرنا اقرار دعوی نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجھپر میرا ایکہزار روپیہ ہین اوس نے کہا کہ ساڑے سات سو روپیہ پر صلح کرلے۔ تو یہہ ہزار روپیہ کا اقرار ہے۔ اور اگر اوس نے ایک ہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوس نے کہا کہ ساڑے سات سو روپیہ صلح کرلے تو یہہ اقرار بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے واسطے کہ کبھی صلح دعوی سے اسلئے ہوتی ہے کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ رہے

(مادہ ۱۵۸۳) ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہہ مال میرے ہاتھ بیچدے یا مجکو کرایہ دیا عاریت دیا ہبہ کردے یا ودیعت دیا اوس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھو اور اوس نے قبول بھی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے

(مادہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً یہہ کہے کہ فلان آدمی اگر فلان شہر مین آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکی ادائے مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ ۴۰۰ ،

(مادہ ۱۵۸۵) حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین نصف یا ثلث فلان کا ہے اور مقرلہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے پہلے مرگیا ہو یعنی شیوع مقر باقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۶) گونگا آدمی جو اشارہ سے اقرار کرے صحیح ہے۔ اور زبان والے کسی نے کہا کہ مجکو فلان آدمی کے ہزار روپیہ دینے مین اوس نے سر ہلایا تو یہہ اقرار صحیح نہ ہوگا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان ہے اسمین تین فصل ہین

فصل اول احکام عامہ کے بیان مین

(مادہ ۱۵۸۷) حسب مادہ ۷۹ مقر اپنے اقرار پر ملزم ہوتا ہے مگر حکم حاکم سے تکذیب اوسی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا حکم باطل ہوجاتا ہے مثلاً ایک شخص کے پاس کوئی مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے جس نے میرے ہاتھ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت مین باقاعدہ دعوی ثابت کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوایا پس مشتری اپنا زرثمن بائع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بائع کا ہے بحکم عدالت باطل ہوگیا اور اوسکا کچھ اثر باقی نرہیگا

(مادہ ۱۵۸۸) بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پھر اوس سے پھر جانا جائز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا مجھپر اتنا قرض ہے پھر کہنے لگے کہ مجھپر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۵۸۹) اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تھا تو مقرلہ کو قسم دینگے کہ مقر جھوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پھر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا کو تمسک لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ مقر اپنے اقرار مین کاذب نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۹۰) مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے اور بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اوسکی تصدیق کی تو خالد کا ہے وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہ کہ زید پر جبر کرینگے کہ خالد کو

روپیہ ادا کردے زید نے اگر بغیر مطالبہ کے عمرو کو دیدیا تو پھر بکر زید کا ضامن نہ رہیگا بلکہ بری الذمہ ہوجاوے گا

فصل دوم مال عاریۃً اور بنام مستعار کا نفی کرنا

یعنی مال سے اپنی ملک کے نفی کرنا کیونکر ہوسکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے۔

(مادہ ۱۵۹۱) ایک شخص نے کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو اسمین اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس مین قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام و کامل نہ ہوگا یہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال جو مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس مین کچھہ علاقہ نہین ہے تو اسصورت مین اس نے اپنی ملک اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا بتلاتے ہین وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکے طرف منسوب کرتے ہین سب مقر لہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے زائل ہوا اور اوسکے بعد جو مال کہ مقر کے پاس آویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقر لہ کو اوسمین کچھہ حق نہ ہوگا اسصورت مین اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اس مال پر تھی وہ مستعار حقیقت مین اور بنام کا مالک مقر لہ ہے اسصورت مین ملک مستعار سے نفی کیگئی ہے۔

(مادہ ۱۵۹۲) اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید اکہ جسمین نام مقر کا ہے مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ مین بنام مستعار لکھا گیا تھا اور نقد قیمت مجھہ تیرا مال تھا تو یہہ ثابت ہے کہ یہہ دوکان مقر لہ کی ہے نہ مقر کی۔

(مادہ ۱۵۹۳) اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ زر تمسک تیرا ہی ہے اور میرا نام فرضی مستعار لکہا گیا تہا تو یہہ اقرار ہے کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقر لہ ہی ہے مقر ان دونوں صورتوں مین نام مستعار کے نفی کیگئی۔

(مادہ ۱۵۹۴) یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہی صحیح و معتبر ہی۔ اِس مقر کے مرنیکے بعد اسکی وارثون کو اسمین کچہہ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار نفی ملک اور نفی اسم مرض موت مین کریگا تو اوسکا حکم اِس فصل مین مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

(مادہ ۱۵۹۵) جس مرض مین غالباً موت کا ڈر ہے۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گہر باہر نکل کے اپنے کام ضروری درست نکر سکے اور عورت اپنے گہر مین رہکر اپنے کار ضروری درست نہ کرسکے اور ایک سال کے اندر مرجاے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اوٹہنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال متغیر نہ ہو مثل تندرستونکے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر سے مرض موت شمار ہوگا

(مادہ ۱۵۹۶) اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہی ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہون نے ایسی مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہی یا زوج کا ہے تو یہہ اقرار صحیح ہی اور دار وغہ بیت المال کو اوس مین کچہہ تعرض نہین پہونچتا ہے۔ اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلان کا ہے تو

یہ وصیت ہے اوس مین وارث غیبت المال تعرض نہ کرسکیگا۔

(مادہ ۱۵۹۷) مرض مین اوسنے وارث کیلئے اگر کچھ اقرار کیا اور پہر تندرست ہوگیا تو یہہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

(مادہ ۱۵۹۸) مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مرگیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جائز رکہا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو ہوجائیگا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تھی تو اوسکے بعد رجوع نہین کرسکتے ہین اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکہا تھا لیلیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تہا تلف ہوگیا تو یہہ اقرار بہرحال معتبر اور رہیگا ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرا قرض جو فلان پر تہا میرے فلان فرزند نے وصول کرکے مجہی پوہنچادیا تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کے مہر جو میرے پاس امانت تہی یا عاریت تہی مین نے بیچکر پانچہزار روپیہ اوسکی قیمت کے خرچ کرڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کئے جاوینگے

(مادہ ۱۵۹۹) وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر وقت اقرار وارث نہ ہو مثلاً ایک اجنبی عورت کیلئے اقرار کیا اور پہر اوسکی ساتہہ نکاح کرکے مرگیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگرچہ وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ تہے یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تہا اور جب سبب زایل ہوگیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہوگئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ اسلئے مقر کے بہائی محروم ہے اب قضاء فرزند مرگیا تو وہ اقرار کہ

بھائی کیلئے کیا گیا جاری نہ ہوگا کیونکہ بھائی بہرحال وراثت کی قوت رکھتے ہیں (دیکھو ماده ۱۲۴)

(ماده ۱۶۰۰) جس کام کو مرض موت میں ظاہر کرے گا، گو حالت صحت میں کر چکا ہو، تو حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بے اجازت اور وارثوں کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا۔ مثلاً مرض موت میں اقرار کرے کہ میں اپنے بیٹے سے اپنا قرض حالت صحت میں لے چکا ہوں تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بے اجازت اور وارثوں کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا۔ اور اسی طرح اگر مقر نے مرض میں کہا کہ میں اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت میں ہبہ کر چکا تھا تو جبتک کہ گواہوں سے ثابت ہو یا اور وارث قبول نکریں یہہ اقرار جاری نہ ہوگا۔

(ماده ۱۶۰۱) مرض موت میں اجنبی کیلئے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکے لئے اقرار کردے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہرحال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار اسطرح ہوتا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقر لہ مقر کو وراثتاً ملا تھا یا اوسنے خریدا تھا یا کسی نے اسکو یہہ کہا تھا تو لحاظ کیا جائے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تھا یا نہ تھا اگر نہ تھا تو یہہ اقرار ہبہ سے ہوگا اور قبضہ شرط ہے۔ اور اگر تھا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونوں صورتوں میں یہہ اقرار ثلث مال میں جاری ہوگا۔

(ماده ۱۶۰۲) دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت میں یا حالت مرض میں بسبب تصرفات بیع و شرا وغیرہ کے لازم ہوا اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پھر اوسکا ترکہ کچھ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقرار سے ہے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت میں کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بھی یہی حکم ہے کہ پہلے ادا ہے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

(ماده ۱۶۰۳) مرض موت میں یہہ اقرار کیا کہ میں اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تھا

وصول کر چکا ہون اگر یہ قرض حالت مرض مین ذمہ پر اجنبی کے لازم ہوا تہا یہ اقرار صحیح ہے پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو پہر حال صحیح نہ اسقدر کہ کسی حالت صحت کا قرض ہو یا نہ ہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان اجنبی کے ہاتہہ مرض مین بیچا تہا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکر سکینگے اور اگر یہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین قیمت لی تو بھی صحیح ہے اور حالت صحت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرینگے۔

(مادہ ۱۶۰۴) مریض مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہونکو نہ دے اور اگر مرض مین کچہہ خریدا ہے یا قرض لیا ہے وہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۰۵) کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ اصیل کے ہے اسلئے اگر مریض نے ایک وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہہ کفالت جاری نہ ہوگی اور اگر اجنبی کا کفیل ہوا تو ثلث مال مین جایز ہوگا۔ اور اگر مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین کفیل ہوا تہا تو بہر حال معتبر ہے پر قرض صحت قرض مرض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنے کا بیان

(مادہ ۱۶۰۶) بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا بانی صحیح ہے دیکہو مادہ (۶۹)

(مادہ ۱۶۰۷) ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرے اقرار سے دستاویز لکہدی کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجہپر قرض مین آئے او سپر اپنی مہر کر دی تو یہہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنی ہاتہہ لکہہ یا ہو

(مادہ ۱۶۰۸) سوداگر ون کے دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکہا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے یہ بجای اقرار بالمشافہہ ہے

(مادہ ۱۶۰۹) خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکھا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدیں [illegible] لکھے جاتے ہیں بجای اقرار کے ہیں

(مادہ ۱۶۱۰) باوجودیکہ یہ دستاویز لکھدی اور مہر بھی کر دی پھر بھی اگر [illegible] معتبر نہ ہوگا اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار [illegible] خط ہے اور اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہ انکار معتبر نہ ہوگا۔ اور اگر خط اوسکا معروف نہ ہو تو اوس سے کچھ عبارت لکھوا وینگے اور دونو خط اہل فن کے ماہرونکو دکھلاوینگے اور انہون نے یہ کہا کہ یہ دونو ایک ہی شخص کے ہاتھ کے ہین تو انکار معتبر نہ ہوگا اور قرض لازم ہوگا بہر حال جس دستاویز مین شبہ جھوٹ اور جعل کا نہ ہو اوس پر عمل کیا جائیگا اور اگر دستاویز مین شبہ جعل کا اور وہ بھی دستاویز لکھنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب ہے تو اوس سے حلف لی جائیگی کہ نہ یہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون

(مادہ ۱۶۱۱) جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتھ درست ہے اور دستاویز والا مرگیا اور اوسکے وارث بھی اسکے مقر ہون تو وارث ادای دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جبکہ خط و مہر متوفی کے دستاویز کے معلوم معروف نہ ہون اوس پر عمل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۱۲) متوفی کے ترکہ مین ایک تھیلی نکلی کہ اوس مین کچھ نقد بھرا ہوا اور اوس پر اوسکے خط سے یہ لکھا ہوا ہے کہ فلان کا یہ مال میرے پاس امانت ہے تو مال والا لے لیگا اور کچھ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہ ہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوے کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقیہ جو دعوی سے متعلق ہین)

(مادہ ۱۶۱۳) حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

(مادہ ۱۶۱۴) مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہین اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۵) مدعی سے پہلے ایسا کلام صادر ہونا کہ اس دعوے کے خلاف ہو اوسکو تناقض کہتے ہین

باب اوّل

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنیکا بیان۔ اس مین چار فصل ہین

فصل اول دعوی کے صحت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۶۱۶) مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور نا تمیز لڑکا مدعی نہین ہوسکتا ہے مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۷) مدعا علیہ متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہہ کہے کہ اس گانون مین ایک س پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہین ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۱۸) مدعا علیہ کا عدالت مین حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے تو [illegible] سے کتاب القضا مین مذکور ہوگا

(مادہ ۱۶۱۹) مدعا بہ کا معلوم و معین ہونا شرط ہے اگر دعوی مجہول ہوگا تو صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۰) مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سبب حال بیان

مثلاً شئے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا اور قیمت تبلانا ضرور ہے اسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان ہے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۱) عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہ کہنا کہ یہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے۔ اور اگر موجود نہو اور وہ بلا صرف اوسکو عدالت مین حاضر کر سکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے۔ اور اگر بلا صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کردے۔ مگر دعوی غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین مثلاً اگر یہ کہا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے۔

(مادہ ۱۶۲۲) اگر چند چیزون کا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموعی کی قیمت کہنا کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۲۳) اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکے چار یا تین حد بھی ذکر ہون اور اون حدود کے مالکونکا اور اونکے باپ دادا کا نام بھی مذکور ہو۔ اور شخص نامور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے نہ دعوی مین نہ شہادت مین اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ مین

اوس جای کا مدعی ہون کہ جسکے حدود اس قبالہ مین درج ہین ۔

(مادہ ۱۶۲۴) اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوی صحیح ہے

(مادہ ۱۶۲۵) ضرور ہے کہ دعوی نقدمین جنس یعنی سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ آل عثمان یا سکہ انگریزی اور وصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کھوٹا ۔ اور مقدار مثلاً ایک ہزار بیان کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی اگر ایک ہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی صحیح ہے ۔ اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو وہ دعوی مسموع ہوگا

(مادہ ۱۶۲۶) اگر دعوی کسی شے معین کا ہو تو یہہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا اجرت ہے یا نہین ہے تو کس سبب سے ہے ۔

(مادہ ۱۶۲۷) اقرار سے شئ مقر بہ نئی پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہوا اقرار اوسکے ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہہ نہین ہے کہ اقرار سے ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے ۔ اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنی ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تھا کہ یہہ شے میری ہے اسلیئے مین اوسکا مالک ہون تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے ۔ اور اگر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بھی کرچکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا ۔ اسی طرح اگر یہہ کہا کہ فلان شے میرا قرض ہے اور وہ اقرار کرچکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میرا قرض اوسپر ہے کیونکہ اوس نے اقرار کیا تھا تو دعوی صحیح نہوگا ۔

(مادہ ۱۶۲۹) دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بھی ہو ورنہ محال کا دعوی

مسموع نہین ہوسکتا ہی مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح اور اپنی بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا

(مادہ ۱۶۳۰) یہہ بھی ضرور ہے کہ جو دعوی ہو ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد ہوسکے مثلاً ایک شخص کو اختیار تھا کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیویا جسکو چاہے اپنا وکیل کرے اسپر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال مجکو ہی عاریت دو کہ مین اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ایسا حکم نہین ہوسکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہوسکے

فصل دوم دفع دعوی یعنی جوابدہی کا بیان

(مادہ ۱۶۳۱) دفع دعوی یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی پیش کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہو جاوے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اتنے قرض فلان پر میرے قرض تھے اور تمهارے مین تو ادا کرچکا ہون یا تو مجکو معاف کرچکا تھا یا ہم دونو آپس مین صلح کرچکے ہین یا یہہ قرض نہین تھا بلکہ سبب ہی تھا یا تمہارے دیئے تھے یا کسی چیز کی قیمت تھی جو مجپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجمہ فلان پر حوالہ کیا تھا تو ور مطالبہ ادا بھی کردیا ہے تو یہہ جواب دافع دعوی ہوگئے یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تھا اوس نے یہہ کہا کہ اصل مدیون میرا قرض دیچکا ہی تو یہہ بھی دفع دعوی ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ یہہ مال جو تیرے پاس ہے میرا ہے اوس نے کہا کہ اس مال کا دعوی جو تونے فلان پر کیا تھا تو تونے گواہی دی تھی کہ یہہ مال میرا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار

کیا پھر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ میت قرض دے چکا تھا تو یہ دفع دعوی ہوگا

(مادہ ١٦٣٤) مدعا علیہ نے دفع دعوی (یعنی اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوی دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکر سکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا۔ اگر مدعی نے حلف کر لی تو اوسکا دعوی قایم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہوگیا

(مادہ ١٦٣٥) مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ میں فلاں پر تیرا قرض حوالہ کر دیا تھا کہ تم دونو قبول بہی کر چکے تھے اور محال علیہ بہی موجود ہے تو دفع دعوی ہوگیا اور اگر موجود نہیں ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہوسکتا ہے اور کون کون نہیں۔

(مادہ ١٦٣٦) مدعی کا دعوی اگر ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہوسکتا ہے تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر دعوی ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہیں ہوسکتا تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہیں ہوسکتا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرا فلاں رسول (آدمی) مال لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور اوسی پر حکم ادای ثمن ہوتا۔ (کیونکہ رسول صرف واسطہ ہے اوسکو معاملہ سے کچہہ علاقہ نہیں معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے) اسصورت میں مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہہ دعوی کرے کہ تیرہ فلاں وکیل بالمعل لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار بہی کرتا تو اوسپر حکم دار نہیں ہوسکتا ہے (کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور متولی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں ہیں۔ (کیونکہ صغیر کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور وقف

اقرار نہین کر سکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوس مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے - جو معاملہ کہ انہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچھ مال بیچا یا رہن رکھا تو اوسکا اقرار کریگا -

(مادہ ۱۶۳۵) مدعا علیہ وہ شخص ہے کہ جسکے پاس مدعا بہ ہو مثلاً ایک شخص نے کسیکا گھوڑا غضب کر کے کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالا تو گھوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے - اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا -

(مادہ ۱۶۳۶) جو مال کہ کسی کے ہاتھ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل حقدار اوسی پر نالش کریگا اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بایع پر باعتبار قبضے کے دعوی کیا جائیگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے -

(مادہ ۱۶۳۷) ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنے والا اور رکھنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور شئے اجارہ جو رکسی نے غضب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور مستاجر غاصب پر دعوی کرینگے - پر اسوقت اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنی اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کر سکتا ہے جبتک کہ یہ لوگ بھی عدالت مین نہ آئین -

(مادہ ۱۶۳۸) ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ یہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسی فلان نے یہ حویلی میرے پاس امانت رکھی ہے تو اوسکا دعوی مسموع نہ ہوگا اور کچھ

ضرورت اثبات کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کی جائے اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے
کہا کہ ہان سچ ہے تیری پاس امانت ہے مگر مالک نے میری ہاتھہ بیچ ڈالا یا وکیل کیا کے بیچا ہے کہ مجھہ سے
مین یہہ حویلی اپنے قبضہ مین کر لون اور یہہ دعوی ثابت بھی کر دیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا ۔

(مادہ ۱۶۳۹) ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اوسکا قرضخواہ امانت دار پر
اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوسکے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہ ہوگا ۔ پر اگر اوس پر
اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اسکی زر امانت سے ادا ہوگا دیکھو مادہ (۷۹۹)

(مادہ ۱۶۴۰) مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہو سکتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص جسکا قرضہ
وہ اور کا قرضدار ہے ۔ یہہ قرضدار اگر مر گیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار پر دعوی نکر سکیگا

(مادہ ۱۶۴۱) ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتھہ بیچا
اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدی
جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لون مال اپنے قبضہ مین رکھونگا تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا ۔

(مادہ ۱۶۴۲) مدعی یا مدعا علیہ مر جائے تو اوسکا کوئی بھی وارث اوسکے قائم مقام
ہو سکتا ہے ۔ اور وہ ہی وارث مدعی علیہ ہو سکیگا جسکی قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکے
قبضہ مین مال مدعی بہ نہین ہے وہ مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے
مورث کے قرضہ کا دعوی کر سکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ کرے
اور یہہ وارث جو مدعی ہوا اپنا ہی حصہ لیگا نہ اور وں کا ۔ ایسے ہی اگر کسی کے ترکہ پر دین
دعوی ہو تو کسی ایک وارث پر یہہ دعوی کر سکتا ہے اوسکے قبضہ مین متروکہ ہو یا نہ ہو ۔ اور اگر

بھی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق نہ قرض دیگا جا سکا اقرار اور ون پر موثر نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے اقرار نکیا پر مدعی قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین ادا کرینگے اور یہہ نہ کہہ سکیں گے کہ ہمپر دعوی جداگانہ دایر کرکے اپنا دعوی ثابت کرے بلکہ انکو یہہ اختیار ہی کہ جوابدہی یعنی دفع دعوی کرسکتے ہین۔ اور یہہ دعوی کہ یہہ گھوڑا جو ایک ہی وارث کے پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکھا تھا صرف ایسی ایک وارث پر مسموع ہوگا کہ وہ ذوالید یعنی قبضہ والا ہے نہ اوروں پر اور یہہ ذوالید اقرار کریگا تو اسی کے موافق اسکے حصہ کی فیصلہ دیا جائیگا نہ اوروں پر۔ اور اگر اس نے انکار کیا اور مدعی نے اپنا دعوی ثابت کیا تو حکم سب وارثونپر صادر ہوگا دیکھو (مادہ ۷۸)

(مادہ ۱۶۴۳) سوای وراثت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سب کی طرف سے مدعا علیہ ہوجاے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ ہوگا اور اوسکے مقابلہ مین دعوی ثابت ہوجاے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ صادر ہوگا نہ اور شریکونپر۔ مثلاً زید اور عمرو نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر دعوی دایر ہوا کہ یہہ حویلی مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہوگیا تو یہہ فیصلہ اور شریکونپر جاری نہوگا

(مادہ ۱۶۴۴) جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوس مین کوئی امر ضرر رسان اور مانع نفع عام قایم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۴۵) دو گاؤن مین رستہ اور نہر مشترک ہو اگر اونکے ساکن بہت ہین شمار اور حصر نہین ہوسکتے ہین تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر [illegible] خاص معلوم [illegible]

اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۴۶) ایک سو سے زیادہ آگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین۔

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

(مادہ ۱۶۴۷) ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے کے پہلے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسا ہی کہا کہ فلان پر میرا کچہہ حق نہین ہے اور پہر کچہہ دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا مین نے اسقدر روپیہ تجکو دیا تہا کہ فلان کو بیچا دو تو نے نہین بیچا یا مجکو واپس دے۔ اور گواہ قدیم کی اور دعوی ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین تو روپیہ اوسکو بیچا چکا ہون تو یہہ دفع اور جواب مسموع نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے کہا کہ ہان تیری ہے پر تو میرا تہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد الوفا تہی اسلیئے بیع نہین ہوئی تہی اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴۸) جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہہ مال فلان کا ہے اور پہر یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہین کر سکتا کہ یہہ مال اوسکا ہے۔

(مادہ ۱۶۴۹) اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوسپر میرا [illegible] دعوی نہین ہے تو اپنے کسی قسم کا دعوی نکر سکیگا نہ کسی اور کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی کر سکیگا

(مادہ ۱۶۵۰) پہلے ایک مال کا دعوی [illegible] دعوی اپنے

کیا صحیح نہیں ہے لیکن پہلے تو اپنے لئے دعوی کیا پہر کسی اور کیلئے دعوی کرسکتا ہی کیونکہ وکیل کسی کے معاملہ کو خاص اپنے طرف لگا تا ہی مگر اپنی ملک کو دوسرے کے طرف نہین لگا سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۱) جیسا ایک حق دو شخصون سے جدا جدا تمام وکامل وصول نہین ہو سکتا ہی ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہے دو شخصونپر جدا جدا نہین ہو سکتا ہی۔

(مادہ ۱۶۵۲) وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہین مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ مین دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہین ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۵۳) مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی نے ایک ہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پہر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کرلیا تو دعوی مسموع ہوگا اور تناقض مرتفع ہوگا

(مادہ ۱۶۵۴) جب عدالت مین ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان کا ہی اور مین نے اوس سے خرید ا ہے مدعی نے عدالت مین اپنا دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا۔ تو مدعی علیہ کا یہہ دعوی کہ یہہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خرید ا ہے بحکم حاکم زایل ہو چکا اسلئے مدعا علیہ بایع سے ثمن لے سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۵) جس تناقض کا مدعی کو علم نہ ہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہین تھی کہ اوسکے باپ نے یہہ گہر خرید ا تہا کیونکہ جب وہ سفر مین تہا سفر سے آکر کرایہ لیا اب اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے۔

(مادہ ۱۶۵۶) ایک چیز تقسیم کیلئے کوشش کرنا اسکی دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے

اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہہ شئی میری ملک ہی قبول نہ ہوگا مثلاً پٹ سو مکان تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہی کہ مین خرید چکا تہا یا مجکو ہبہ ہوا تہا قبول نہ ہوگا اور اگر یہہ دعوی کرے کہ مین وقت ہبہ کے صغیر تہا وقت تقسیم مجکو ہبہ کا علم نہ تہا اب مجکو علم ہوا تو یہ تناقض مغتفر ہی

(مادہ ۱۶۵۷) اگر کلام متناقض کسی طرح موافق ہوجائے اور مدعی اوسکی موافقت بیان کر دے تو جائز ہی مثلاً ایک گہر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہہ گہر میرا ہی کیونکہ مین خرید چکا ہون تو یہہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسی ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے مدعاعلیہ نے انکار کیا اور کہا کہ مین نے تجہہ سے کبھی قرض نہ لیا تہا مین تجکو جانتا بہی نہین ہون۔ پہر جب مدعی نے ثابت کر دیا تو کہا کہ مین ادا کر چکا ہون تو یہہ دفع یعنی یہہ جواب ہی بسبب تناقض کے قابل سماعت نہین۔ اور اگر یہہ جواب دیا کہ مین تیرا مدیون نہین ہوا۔ اور مدعی نے ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ مین ادا کر چکا ہون یا تو مجکو بری کر چکا ہی تو یہہ تناقض نہین ہے اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا مدعاعلیہ نے کہا کہ تو نے میرے پاس کبھی کچھہ ودیعت نہین رکہا تہا پہر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعاعلیہ کہتا ہی کہ مین دیچکا ہون یہہ دفع قبول نہوگا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لیگا ورنہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعاعلیہ نے کہا ہے کہ تیری کوئی ودیعت نہین ہے مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ مین دیچکا ہون تو یہہ دفع سنا جاویگا۔

(مادہ ۱۶۵۸) پہلے تو کہا کہ یہہ عقد بیع بات ہوئی تہی اور قبالہ بہی نکالا پہر کہا عقد وفا تہا یا بیع بالوفا تہی تو یہہ قول قبول نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۰۰)

(مادہ ۱۶۵۹) ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس مجلس مین ایک اور شخص بہی

موجود تھا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے۔ یہہ شخص
اگر بایع کا رشتہ دار ہے یا بایع کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوی مسموع نہوگا۔ اور اگر اجنبی ہے تو
دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر بعد اس خرید و فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے
تصرف مالکانہ اور یہہ دیکھتا رہا منع نکیا پھر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا

باب دوم ۔ مرور زمانہ کا بیان ۔

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہو سکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہیں ہو سکتا ہے
(چونکہ یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب میں ضبط کیا گیا ہے اور اسمیں میعاد سماعت دعاوی کی
مقرر کیگئی ہے اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا
یہہ ہے کہ حقوق تمادی ایام و تقادم الزمان سے ساقط نہیں ہوتے ہیں۔ اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے
شرعی نہیں ہے بلکہ سلطان نے اپنی عہد میں انتظام اور اہتمام کیلئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے
کہیں پندرہ سال کہیں تیس سال اور کہیں چھتیس سال اور کہیں کچھہ اور کہیں کچھہ۔ اسلئے
حقوق کے دعاوی کیلئے میعاد کا مقرر ہونا مفتی بہ نہیں بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے
چنانچہ اسکی تفصیل علامہ بزدوی نے اپنی کشف میں خوب اہتمام فرمائی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر حقوق
اللہ تعالی یعنی حدود میں بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اور اسکی تفصیل باعث تطویل
ہے منافی ہے چنانچہ (مادہ ۱۶۷۴) قابل ملاحظہ ہے)

(مادہ ۱۶۶۰) دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہونگے۔ دین و ودیعت
ملک میراث اور وہ دعوی کہ اون میں حق استفاع عام خلق اللہ کو نہو (دیکھو مادہ ۱۶۷۵)

اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہ ہون یعنی زمین وقفی یا وہ دعوے کہ اجارہ کے دونو قسم سے متعلق ہین دیکھو (مادہ ۴۲۱) اور وہ دعوی کہ تولیت مشروط الخدمت سے متعلق ہون اور وہ دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون کہ انکا بیان اس مادہ (۱۶۶۱) مین ہے،

(مادہ ۱۶۶۱) وقف کے متولی کا دعوی اور ان لوگونکا دعوی جنکو وقف مین سے رزق ملتا ہے ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک مدعی کی آمدنی کہاتا رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہ آمدنی میرے وقف کی ہے،

(مادہ ۱۶۶۲) پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سکے مین پانی لینے کے حق کا دعوی مسموع نہ ہوگا۔ اور زمین وقف وغیرہ پانی کا دعوی جسمین برس کے بعد مسموع ہوگا۔ اور زمین ولی زمین مین طریق خاص اور مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع نہوگا

(مادہ ۱۶۶۳) اس باب مین انقضای میعاد سماعت عذر سے متعلق ہے یعنی اگر بلا عذر اس مدت تک دعوی نکیا تو پہر مسموع نہ ہوگا ورنہ اگر بعذر شرعی دعوی نکیا مثلاً صغیر سن تہا یا مجنون تہا یا مغلوب الحواس تھا اور ولی نہا یا نہ تھا یا کہین سفر میں تھا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور صاحب حکومت تھا۔ تو بعد اس مدت کے دعوی ہوسکتا ہے۔ اور یہ مدت روز بلوغ یا روز زوال تغلب اور حکومت سے شمار ہوگی۔

(مادہ ۱۶۶۴) سفر کم سے کم تین دن کا اور دن اٹھارہ گہنٹہ کا سفر ہے جسمین چلنا معتدل یعنی درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ

(مادہ ۱۶۶۵) دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے آتے ہین تو

بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۶) عدالت مین ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہان تک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہ انقضاء مدت مانع سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر عدالت مین تو دعوے دائر نہ ہوا ہو بلکہ ہر جگہ جھگڑتے رہے ہون اور مدت مذکور گذر جاوے تو دعوی سماعت نہو گا

(مادہ ۱۶۶۷) جسوقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہووے مدت مذکورہ شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہین ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تہا اوسکی قیمت کی ادائی کیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تھا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بارہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط الغلة مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنی یہہ نہ ہوگا کہ بطنا بعد بطن اوسکا دعوے ہو سکیگا۔ کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہین ہے پس بطن ثانی کو جب سے ہے حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر موجل بھی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۶۶۸) جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا اور اب توانگر بنکے دعوی کرتا ہی کہ اس سے پہلے مین نے تجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک مفلس رہا اسلئے دعوی نہ کر سکا اور اب مجکو قدرت اداء دین کی ہے تو یہہ دعوی مسموع ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۹) جس شخص کا دعوی بسبب انقضای مدت کے اوسکی زندگی مین مسموع نہ ہوگا

اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بھی دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۰) کچھ مدت تک مورث نے دعوی نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہاں تک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۱) بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارث کے ہیں مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس متصرف رہے اور تا اوسکے پاس جو حویلی والا ہے وہ اوسپر کچھ متعرض نہ ہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ زمین میں مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسے ہی کچھ مدت بایع اور کچھ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہ ہوے تو پھر دعوے مشتری کا سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۷۲) چند وارثون کیلئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کیلئے صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہین تو یہہ شخص دعوی کرسکتا ہے اور اپنا حصہ پاسکتا ہے اور یہہ فیصلا اور ونکے لئے مفید نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۳) جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اوسکا اسکو ہمیشہ اقرار ہے تو پندرہ برس کے بعد دعوی ملک نہین کرسکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل مالک یہہ کہتا ہے کہ تیری آنی زمین مجکو کئی برس سے مجکو کرایہ دیا تھا اور مین نے کرایہ لیتا رہا ہون اور لوگ بھی اوسکے کرایہ داری سے واقف ہین تو اس مدت کے بعد دعوی سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۴) حق بسبب انقضاء زمانہ دراز کے ساقط نہین ہوتا ہے ایسے ہی

اگر مدعا علیہ نے عدالت میں مدت دعویٰ کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا جائیگا

اور اس مدت سے گذر جانے کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہاں تو نہ ہو

بلکہ اور کسی جگہہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار میں دعویٰ مسموع نہ ہوگا

ویسا ہی اب بھی ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعا علیہ مسموع ہوگا

جبکہ روز تحریر سے مدت نہ گذری ہو

(مادہ ۱۶۷۵) جن اشیا کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ

عام کا دعویٰ بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس تک

بند رکھی تو بہ حال دعویٰ ہو سکیگا۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اس مین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷۶) بینہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

(مادہ ۱۶۷۷) تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دا اور اونکا جھوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

(مادہ ۱۶۷۸) ملک مطلق وہ ہے کہ جس مین ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہ ہوا ور جسمین سبب ہو مثلاً یہہ کہی کہ مین بہ سبب وراثت کے یا خرید نے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے۔

(مادہ ۱۶۷۹) ذوالیدوہ شخص ہی کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۰) خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہوا اور نہ مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۱) تحلیف دونو مخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۲) تحالیف۔ دونو مخاصمین کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۳) حال ظاہر یکا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا وسکو حکم گردانا یعنی اوسپر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہی اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا اور اوسکے نہ ہونے کا گمان ہی نہو یعنی یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تھی ویسے ہی اب ہی باقی ہے یہہ استصحاب ہی دیکھو مادہ ۶۸

باب اول گواہی کا بیان۔ اس مین آٹھ فصل ہین

فصل اوّل شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کا بیان

(یعنی کم سے کم کسقدر گواہون جو ثبوت کیلئے دلیل کافی ہو)

(مادہ ۱۶۸۴) بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد (یعنی بلفظ گواہی دیتا ہون) عدالت میں متخاصمین کے روبرو یہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ ہے اوسکو شہادت کہتے ہین خبر دینے والا شاہد ہے اور جسکی حق کی خبر دیتے ہین مشہود لہ ہے اور جسکے مقابلہ مین خبر دیتے ہین وہ مشہود علیہ ہے (اور جس امر کی گواہی دیتے ہین وہ مشہود بہ ہے)

(مادہ ۱۶۸۵) حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے اور جن امور مین کہ مردونکو اطلاع نہین ہوسکتی ہے صرف عورتونکی گواہی قبول ہوگی -

(مادہ ۱۶۸۶) گونگے کی اور اندہے کی گواہی قبول نہین ہے -

فصل دوم - گواہی کیونکر دیجاوے

(مادہ ۱۶۸۷) عدالت کے باہر گواہی قبول نہین ہے -

(مادہ ۱۶۸۸) لازم ہے کہ مشہود بہ گواہون نے معاینہ کی ہو - اور اگر گواہ یہہ کہین کہ مین گواہی سماعی دیتا ہون یعنی مین نے لوگون سے سنا ہے تو قبول نہین ہے لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنی یہہ کہے کہ مین نے معتبر سے سنا ہے تو جایز ہے - اور ولایت کی یعنی یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنی یہہ کہ فلان روز فلان شخص مرگیا اور نسب کی یعنی فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دی کہ اوس مین لفظ سماع نہو یعنی یہہ نہو کہ مین نے سنا ہے - بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت مین اوسکو سننے سے علم ہوا ہو

اور معاینہ سے ہوا ہو اگرچہ گواہ کی عمر بھی اتنی نہو کہ معاینہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی۔ اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا ہی بلکہ یہہ کہا کہ مین نے معاینہ نہین کیا ہی اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بھی گواہی قبول ہے ۔

(مادہ ۱۶۸۹) اگر اوس نے یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہا کہ مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہ ہوگی ۔ اور حاکم نے یہہ پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوس نے کہا کہ ہان تو گواہی ادا ہو جائیگی ۔ اور اگر کسی امر ماہر و واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور انہون نے بے لفظ گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حال کی خبر دیتا ہے ۔

(مادہ ۱۶۹۰) جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور مؤکل اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا ۔ اور اگر مدعی یا مدعا علیہ یا دونو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے ہی تمیز حاصل ہوتی ہے اور کچھہ حاجت باپ دادا کے نام کے نہین ہے ۔

(مادہ ۱۶۹۱) گواہ پر لازم ہی کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہہ کہے کہ مین حدود نہین جانتا ہون مگر جائی پر جا کر حدود وغیرہ تبلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی [illegible]

(مادہ ۱۶۹۲) مدعی نے دعوی کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور گواہون نے بھی کہا کہ اس قبالہ مین جو حدود درج ہین وہ زمین مدعی کی ہی

صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

(مادہ ۱۶۹۳) مدعی نے دعوی کیا کہ فلاں پر میرے مورث کے اتنے روپیہ لینے ہیں اور گواہوں نے بہی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہے اوسپر ہیں کافی ہے یہہ ضرور نہیں ہے کہ یہہ بہی کہیں کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہے یا متوفی کے دین کا یہہ وارث ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میرے مورث کا جو فلاں کے قبضہ میں ہے اور گواہ بہی یہہ کہیں کہ وہ مال جو مدعی دعوی کرتا ہے متوفی کا ہے اور فلاں کے قبضہ میں ہے کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۹۴) مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ میں میرا اتنا لینا ہے اور گواہوں نے بہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہے لینا ہے کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہیں ہے کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال معین کے ہے تو بہی یہی حال ہے

(مادہ ۱۶۹۵) مدعی نے کسی چیز کا دعوی کیا اور گواہوں نے بہی کہا کہ مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے کافی ہے۔ اگر مدعا علیہ نے گواہوں سے پوچہا کہ یہہ بہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہپر قرض ہے اور گواہوں نے کہا ہم نہیں جانتے تب قسم میں گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۶۹۶) حقوق میں شہادت دینے کی یہہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلے واقع ہو چکا ہو۔

(مادہ ۱۶۹۷) جو امر کہ متواتر ہوا ہو اوسکے خلاف گواہی قبول نہیں ہو سکتی ہے ایک شخص کہ زندہ ہو اوسکے مرنے پر گواہی دیجائے یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکی ویران ہونے پر گواہی بیجا و قبول نہوگی

(مادہ ۱۶۹۸) امر متواتر کے خلاف گواہی قبول نہیں ہو سکتی ہے

(مادہ ۱۶۹۹) شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہی کہ حق ظاہر اور ثابت کرین۔
اسی سلئے نفی محض گواہی نہین ہوسکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلان نے یہہ کام نہین کیا۔ اور
فلان چیز فلان کی نہین ہی۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین ہے۔ مگر نفی متواتر مقبول ہی
مثلاً مدعی کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلے مین فلان وقت پونچایا۔ اور مدعا علیہ
گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہ تہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول
ہوگی اور دعوی مدعی کا مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۰۰) جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوس مین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے
مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنی گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی
قبول نہین ہی۔ اسی سلئے گواہی باپ دادا کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کی اونکے لئے
گواہی ما اور نانی کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے سلئے مقبول نہین ہے۔ اور ایسی ہی
زوج زوجہ کیلئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہ نہین ہو سکتی ہی۔ مگر اور قرابتدارونکی انمین
ایک ایک دوسرے کیلئے گواہی قبول ہی کہ اوس مین امید وراثت و منفعت نہین ہے۔ اور ایسی ہی
اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہی اور گواہ اجیر خاص کی مستاجر کیلئے جایز نہین ہی اور ایسے ہی
شریک کی گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کی گواہی مکفول لہ کے لئے کہ
مکفول بہ ادا کرچکا ہی جایز نہین ہی مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۱) دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہی اگر دوستی ایسے مرتبہ کو پہونچکر
ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہی تو گواہی ایکی دوسرے کی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۲) شرط یہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ میں دنیوی عداوت نہ ہو۔ اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

(مادہ ۱۷۰۳) جو شخص کہ مدعی ہو سکتا ہے وہ شاہد نہیں ہو سکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ اوسی مقدمہ میں مدعی ہی ہونگے

(مادہ ۱۷۰۴) شہادت کسی شخص کی اپنی کام پر مقبول نہیں ہے اسلئے وکیل اور دلال یہ گواہی نہیں دے سکتے ہیں کہ ہم نے یہ مال بیچا تھا اور حاکم جو ایک کے حکومت سے معزول ہو گیا وہ یہ گواہی نہیں دے سکتا ہے کہ میں نے اپنے موقوفی کے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اور یہ گواہی دے سکتا ہے کہ فلان شخص نے میرے روبرو میرے موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تھا۔

(مادہ ۱۷۰۵) شرط یہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس سے آبرو اور حیا زایل ہو جاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسے شخص کے گواہی مقبول نہیں ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتھ موافق ہونا

(مادہ ۱۷۰۶) شہادت دعوی کی ہی موافق ہو تو مقبول ہے ورنہ نہیں اور صرف لفظی مطابقت ضرور نہیں ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونوں ایک معنی ہونا ضرور ہے۔ مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلان کے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہے اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تھا تو یہ گواہی قبول ہے اور ایسے ہی قرضدار مدعی ہے کہ میں قرض ادا کر چکا ہوں اور گواہوں نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کر چکا ہے تو گواہی مقبول ہے

(مادہ ۱۷۰۷) موافق ہونا گواہی کا دعوی کیلئے دو طرح سے ہے یا مقدار دونون مین برابر ہو یا گواہی مین بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ مین دو برس سے اس کل مال کا مالک ہون اور گواہ دو برس سے یا ایک برس سے بتلا دین تو صحیح ہی اور ایسے مدعی ایک ہزار روپیہ کا دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دین تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی

(مادہ ۱۷۰۸) مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت مین گواہی مقبول نہوگی کیونکہ دونون مین اختلاف ہی مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جاوے تو گواہی قبول ہی مثلاً مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس سے میری ملک ہی اور گواہ کہین کہ تین برس سے ہے تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایک ہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی قبول نہین ہے مگر مدعی نے یہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ قرض تہی اور مدعا علیہ پانچ سو ادا کر چکا ہے کہ گواہون کو اوسکی خبر نہین ہی تو یہ گواہی قبول ہوگی

(مادہ ۱۷۰۹) مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہ باغ میرا ہے اور گواہون نے ملک مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی خریدا ہی حاکم نے مدعی سے پوچہا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہی اوس نے کہا ہان تو قبول ہی (کیونکہ دونون مین مطابقت پیدا ہوگی) اور اگر مدعی نے کہا کہ اور سبب سے جس مین مدعی ہوا ہون یا یہ کہا کہ مین بسبب خریداری کے مدعی نہین ہون تو گواہی بہ سبب اختلاف کے مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۰) مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ مین نے خریدا ہی اور بایع کا نام نہ لیا یا کہا کہ مین نے کسی سے خریدا ہے اور گواہون نے مطلق بیان کیا کہ یہ باغ

مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور جو بایع کا ذکر نہین ہی بمنزلہ ملک مطلق کی ہی
اور اگر مدعی نے تمام لیا اور کہا کہ یہہ بایع ہینج فلان سے خریدا ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہین
تو گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی مین تو فقط بائع کا ذکر ہے تو ضرور ہی کہ مدعی اوس پہلے واگلا
بھی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوئی تہی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے بائع کا مالک
ہونا ثابت ہوتا ہے تو اسصورت مین گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے
زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہ ہوگی ۔

(مادہ ۱۷۱۱) گواہی جو دعوی کے مخالف ہی مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے
ہزار روپیہ مانگتا ہی اور گواہ کہتا ہی کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہہ مال میرے
باپ کا ترکہ ہی مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہی کہ ماں کا ترکہ ہی تو اس اختلاف کے سبب سے
گواہی قبول نہ ہوگی ۔

فصل پنجم خود گواہون مین اختلاف کا بیان

(مادہ ۱۷۱۲) جب گواہ آپس مین مختلف ہون ایک کہو کہ ہزار قرش سونے کے اور دوسرا
کہو چاندی کی تو یہہ گواہی قبول نہین ہی ۔

(مادہ ۱۷۱۳) قاعدہ یہہ ہے کہ فعل ایک ہی جا اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہی یہہ نہین
ہوسکتا ہی کہ ایک کام دو جا یا دو وقت واقع ہووے تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہوگا
اور دوسرے جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا) جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہی کہ اوس سے
اصل فعل مین اختلاف ہوتا ہے قبول نہ ہوگی مثلاً غصب اور ادا دین ایک گواہ کہتا ہی کہ یہہ مال

فلان وقت اور فلان جگہہ چھینا تھا اور دوسرا گواہ اور وقت اور دوسری جگہہ بتلاتا ہی تو گواہی قبول ہوگی کیونکہ ایک مال کا چھین لینا دو جگہہ نہین ہوسکتا ہی تکرار نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ وہ نسب اور دوسرے غصب اور ایسے ہی اداء دین ورنہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہوگی مشہود بہ ایسا ہو کہ انکی اختلاف وقت مین فرق نہین ہوتا ہے کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول محض ہین یعنی اور فائدہ کہ قول دو چار جگہہ صادر ہوسکتا ہی مثلاً ایک گواہ کہے کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصایت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہہ بتلاتا ہی تو یہ گواہی مقبول ہی کیونکہ ممکن ہی کہ دونون جگہہ ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شرا اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷۱۴) رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی یعنی ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گائی تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہی یا ایک گواہ کہتا ہی کہ بیل تھا دوسرا کہتا ہے کہ گائی تھی تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۵) جب قیمت مین اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تھا دوسرا کہتا ہی کہ تین سو روپیہ کو بکا تھا تو گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل ششم گواہون کے تزکیہ کا بیان

(تزکیہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ اور متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین)

(مادہ ۱۷۱۶) جب گواہ گواہی دے چکے ہین تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھے اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہی یہ دونو سچ ہین یا نہین اگر اوس نے کہا کہ سچے ہین اور عادل ہین گویا اقرار کرلیا

اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جاویگا اور اگر اوس نے کہا کہ مجھے جھوٹے ہین یا عادل ہین مگر اپنی گواہی مین خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہین مگر مدعا بہ کو نہین پہچانتے ہین تو حاکم فیصلہ نہ دیگا بلکہ گواہون کا عادل ہونا یا نہ ہونا حقیقۃً اور علانیہ دریافت کریگا ۔

(مادہ ۱۷۱۷) گواہ جس گروہ کا ہے اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسہ مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچھا جاوے اور اگر منشی ہے تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانون والون سے پوچھا جاوے

(مادہ ۱۷۱۸) تزکیہ سراً یہہ ہے کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور دعوی اور گواہون کا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جای سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہین سب لکہے اور اوس پر اپنی مہر لگاوے اور بند کرکے اونکے پاس کہ مزکی مقرر ہوے ہین بہیجے اور وہ اوسکو کہول کر پڑہین گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول اور مقبول الشہادۃ ہین تو عدول نہ غیر عدول لکہدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگا کر حاکم پاس بہیجدین

(مادہ ۱۷۱۹) اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہون کا نہین لکہا گیا ہے بلکہ ایسا کلام لکہا ہے جو صراحۃً یا دلالۃً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا ہم اونکا حال نہین جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچہہ بہی نہ لکہا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہین ہوگی اور اگر یہہ لکہا گیا ہے کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادۃ ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا

(مادہ ۱۷۲۰) علانیہ تزکیہ یہہ ہے کہ مزکی عدالت مین بلائے جائین اور اہل مقدمہ کے روبرو اونکی گواہون کا تزکیہ کیا جائے یا نائب کو مع اہل مقدمہ اور گواہون کے مزکی کے پاس بہیجدیا جاوے کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کردین۔

(مادہ ۱۷۲۱) احتیاطًا دو امر کی ہووین ورنہ کافی توایک ہی ہے۔

(مادہ ۱۷۲۲) تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرایط شہادت کی ضرور ہین فرق اتنا ہی کہ لفظ شہادت ضرور نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۲۳) جب ایک مقدمہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہوگیا تو ضرور نہین کہ ہربار اور ہر مقدمہ مین تزکیہ کرتا رہے بلکہ چہے مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہین ہے اور چہہ مہینے کے بعد پھر کیا جاوے۔

(مادہ ۱۷۲۴) تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہہ جرح کرے کہ ان گواہونکو اس گواہی مین یا تو فائدہ حاصل ہوا ہے اور یا ان پر کچہہ ضرر زایل ہوا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا اگر ثابت کردیگا تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر نہ کریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کرکے فیصلہ کریگا۔

(مادہ ۱۷۲۵) اگر کسی مزکی نے گواہون کا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر عمل ہوگا۔ یعنی انکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۲۶) گواہ گواہی دیکے مرگئے اور یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کرکے مقدمہ فیصلہ کریگا۔

تذنیب۔ گواہون کو حلف دینے کا بیان

(مادہ ۱۷۲۷) اگر مدعا علیہ اصرار کرے کہ گواہونکو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی مین

گواہی مین کاذب نہین ہین اور سابق گواہی کو تقویت ہوتی ہی تو حاکم اونکو حلف دیگا اور
یہہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی قبول ہوگی ورنہ نہین (یہہ امر شاید اسلام بول
کی عدالتون مین جاری ہوگا ورنہ کسی سلف مین منقول نہین بلکہ فقہہ کی کتابون مین صاف
لکہا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے —

فصل ہفتم شہادت سے پہر جانا

(مادہ ۱۷۲۸) گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلے حاکم روبرو اپنی گواہی سے پہر جائین تو گواہی دی ہی نہین گئی اور اونکو تعزیر ہوگی —

(مادہ ۱۷۲۹) اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا اور گواہون سے ضمان دلوادینا لازم ہوگا دیکہو مادہ (۸۰) —

(مادہ ۱۷۳۰) اگر ایک گواہ پہر گیا اور نصاب شہادت باقی ہی تو مقدمہ مین حرج نہین ہے مگر اون گواہون کو تعزیر ہوگی — اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک پہر گیا ہی تو نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اور اگر دو یا زیادہ پہر گئے ہین تو نصف فیصلہ سب ملکر ادا کرینگے —

(مادہ ۱۷۳۱) شرط یہہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کرین نہ کسی اور جگہہ اگر رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہہ کہے کہ یہہ فلان جگہہ اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے اور دوسرے حاکم کے روبرو گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا —

فصل ہشتم تواتر کا بیان

(مادہ ۱۷۳۲) گواہوں کا بہت ہونا کچھ معتبر و مفید نہیں ہے یعنی اگر ایک جانب گواہ زیادہ ہوں تو اسکو کچھ ترجیح نہو گی جبتک کہ درجہ تواتر نہو وے۔

(مادہ ۱۷۳۳) تواتر سے علم یقینی ہوتا ہے اسی لئے تواتر کے خلاف گواہ نہیں لئے جائینگے۔

(مادہ ۱۷۳۴) جیسا تواتر میں لفظ شہادت شرط نہیں ہے ایسی ہی اونکا عادل ہونا بھی دریافت نہیں اسی لئے مخبرونکا تزکیہ نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۵) تواتر میں کچھ مقدار معین نہیں ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جھوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہو وے۔

باب دویم حجت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعی کا بیان آمین دو فصل ہین

فصل اول حجت تحریریکا بیان

(مادہ ۱۷۳۶) کسیکے خط اور مہر پر عمل نہیں ہو سکتا ہے مگر جب تحریر مین جعل کا شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہو سکتا ہے کچھ حاجت دوسرے ثبوتکی نہیں ہے۔

(مادہ ۱۷۳۷) برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین اس لئے اون پر عمل ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۸) فرمان بادشاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین اون پر عمل ہوتا ہے اور انکا بیان کتاب قضا مین آویگا۔

(مادہ ۱۷۳۹) حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نہ کر سکیگا

مگر جب کسی محکمہ کے دفتر میں محفوظ ہو تو داخل ہو سکیگا۔

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

(مادہ ۱۷۴۰) حکم کا ایک سبب قرینہ قاطعہ ہی ہے۔

(مادہ ۱۷۴۱) جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہوتا ہے وہ قرینہ قاطعہ ہی ہے مثلاً ایک شخص گہر سے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر ڈرکر نکلا اور اوس گہر مین سوا ایک شخص کے ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بہی قرینہ ہے کہ سوا اوسکے اور کوئی اوسکا قاتل نہین ہی اور اور احتمالات کی طرف رجوع نکرینگے کہ اوسنے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا

دیکہو مادہ (۱۷۴۵) اور ۱۷۴۶

باب سوم حلف دینی کا بیان

(مادہ ۱۷۴۲) حکم کا ایک سبب حلف کرنا ہی ہے اور اوس سے نکول کرنا بہی ہے یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لیجاویگی۔ اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہی اور اوسنے انکار کیا تو اوس امر پر حلف نہ لیجاویگی اور دو شخص مدعی مین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہی کہ مینے یہہ مال فلان سے خرید اہی اور مال ابہی کسی کے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتہہ بیچنے کا اقرار کرتا ہی اور دوسرے کے ہاتہہ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بایع دوسرے

سے انکار کے بابت حلف ادا نہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بھی ایسا ہی ہے ۔

(مادہ ۱۷۴۳) قسم بنام خدای تعالے ہوگی مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالے کی اور وہ بھی ایک بار ۔

(مادہ ۱۷۴۴) قسم اور نکول دونو حاکم کے روبرو ہونا لازم ہیں نہ اور جگہہ ۔

(مادہ ۱۷۴۵) حلف سواے اوسی شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہوئی ہے اور کوئی نکر سکیگا مثلاً اوسکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینی کا مجاز ہے ۔

(مادہ ۱۷۴۶) حلف بلا طلب مدعی کے نہیں لے جا سکتی ہے اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ میں خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کہ متوفی کے ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہو اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تو نے یہہ حق اپنے مال میں سے نہیں لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس گروی ہے اسکو یمین الاستظہار کہتے ہیں (یعنی حلف عزیم المیت) دویم کوئی مال کا کوئی حق دار کھڑا ہوا اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تو نے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے اور نہ تیری ملک سے کسی طرح یہہ مال نکلا ہے سوم جب مشتری بخیار عیب مبیع واپس کرتا ہے تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اس بیع سے نہ صراحتہً اور نہ دلالتہً راضی اور نہ اسمیں مالکانہ تصرف کیا ہے (مادہ ۳۴۴) چہارم جب

شفعہ کا فیصلہ ہمیں کے حصیں حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا
کہ تو نے کسیطرح اپنا حق شفعہ باطل نہین کیا۔

(مادہ ۱۷۴۷) اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو
نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

(مادہ ۱۷۴۸) اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ یہہ شئے
ایسی ہی یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم بعدم علم
کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۴۹) حلف دو قسم ہی ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے
کہ بیع ہوئی یا شرا ہوئی دوم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قایم
اور باقی ہے یا نہین۔

(مادہ ۱۷۵۰) جب ایک شخص کے کئی دعوے ہون تو سب مین ایک
ہی حلف کافی ہے۔

مادہ ۱۷۵۱) جب مدعی علیہ نے حلف صراحتہً انکار کیا کہ مین حلف
نہین کرتا ہون یا دلالتہً انکار کیا مثلاً بلا عذر چپ رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اس نے
نکول کیا۔ اور بعد اسکے پہر اگر حلف کرنا چاہیگا تو قبول و معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۷۵۲) گونگے کی قسم باشارہ ہوگی اور ایسی ہی اوسکا نکول
بہی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۳) جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہے
اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلان ہا
کے سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ اور
بہی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہوگا۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان (یعنی کسی آدمی جو ایک شی پر مدعی ہوا) اسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنی صاحب قبضہ ہونیکا بیان

مادہ ۱۷۵۴) لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہونسے قبضہ ثابت
ہووے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنی یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ مدعی کے
دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی
ذوالید ہونیکا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسرےکی تصدیق
کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہہ سے
یہ زمین خریدی ہے یا تو نے میری زمین غصب کر لی تہی تو اب طرفین
کے تصدیق ہوگئی کچہہ حاجت گواہونسے اثبات کی نہین ہے۔ اور
اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہوسکتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۵) دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے
دونو اپنے اپنے گواہ لاوے تو دونوکا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا

اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہوں سے ثابت کر دیا تو یہ شخص ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونو اپنا قبضہ ثابت نکر سکیں تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہائیگا اگر دونو قسم سے نکول کریں تو دونو کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج اور اگر دونو قسم کہا گئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہوے کوئی صاحب قبضہ متصور نہوگا۔

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہیں اور کونسے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶) دو شخص ایک مال میں متصرف ہیں اور ایک مدعی ہے کہ میں مالک مستقل ہوں اور دوسرا مدعی ہے کہ ہم دونو مشترک ہیں۔ اور دونو گواہ لائے تو مدعی باستقلال کے گواہوں کا اعتبار ہوگا اور اگر دونو مالک مستقل ہونیکے مدعی ہیں اور دونو گواہ لائے تو دونو مشترک مالک ہونگے اور اگر ایک نے ثابت کر دیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷) دعوی ملک مطلق میں کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے گواہ مقبول ہوتے ہیں مثلاً ایک مدعی ہے یہہ گھر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوپر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے

مادہ ۱۷۵۸) جس ملک مقیدمین کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہوسکتا ہی مثلاً شراء وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہی اوسمین بہی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین۔ پر جب ہر ایک مدعی ہی کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گہر خریدا ہی تو قبضہ والیکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہی کہ یہہ دوکان مین نے زید سے خریدی اور اس مدعاعلیہ نے ناحق قبضہ کرلیا۔ اور مدعاعلیہ ذوالید کہتا ہی کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہی اسلئے مین قابض ہوان اس صورتمین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہہ کہی کہ مین نے بہی یہہ دکان زید سے خریدی اسلئے میرا قبضہ ہی تو اسصورتمین گواہ قبضہ والیکے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے۔

مادہ ۱۷۵۹) ملک مقیدمین جسمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین ہوسکتا ہی مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جننا) مدعی کہتا ہی کہ یہہ بچہرا میرا ہی اور میرے گہوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بہی یہی دعوی کرتا ہی تو قبضہ والیکی گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۰) جس ملک کی تاریخ معلوم ہی اوسمین گواہ اوسکی مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو۔ مثلاً مدعی کہتا ہی کہ یہہ حویلی ایک سال ہوا میں نے خریدی ہی اور ذوالید کہتا ہی کہ یہہ حویلی میرے باپ کی ہی جو پانچ برس ہوی کہ مرگیا ہی اسلئے مین اوسکا وارث و قابض ہوان تو گواہ ذوالید کی مقبول ہین۔

اور اگر ذوالید یہ کہے کہ جیسے دعویٰ ہوئے کہ میرا باپ مر گیا اور میں اوسکا وارث
ہوا ہوں اس صورت میں گواہ خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص
مدعی ہو کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا کہتا ہے
کہ میں نے ایک دوسرے شخص سے خریدی ہے اور اپنے اپنے بائع کے مالک
ہونیکی تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہیں اسکے تاریخ مقدم ہوگی
اوسکے گواہ قبول ہونگے۔

ماده ۱۷۶۱) دعویٰ ملک میں تاریخ مقدم ہو اور ذوالید کی گواہ
مقبول ہونگے - اگر تاریخ ذوالید مدعی کے موافق نہیں ہے بلکہ
خارج کی تاریخ اسکے مطابق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر
دونوں کی تاریخ … مطابق نہیں ہے یا تاریخ معلوم ہی نہیں ہے تو دونو
کے گواہ ساقط ہونگے اور ذوالید کے قبضہ میں چھوڑ دیا جائیگا۔

ماده ۱۷۶۲) جو شخص زیادہ کا مدعی ہے اوسکے گواہ مقبول ہونگے
مثلاً بائع زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم - یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے
اور بائع کم جسکے گواہ زیادہ ظاہر ہونگے وہ قبول ہونگے۔

ماده ۱۷۶۳) ملک کی گواہ مقدم ہیں عاریت کی گواہوں سے مثلاً
ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص سے میں نے خریدا
ہے یا اوسنے ہبہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تجکو عاریت دیا ہے

تو میرا مال واپس کر دے تو خریداری کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷٦۴) بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہیں۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہیں مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ میں نے جو یہہ مال تیرے ہاتھہ بیچا تہا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تو نے مجکو ہبہ کیا تہا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷٦۵) عاریت میں گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ میں نے چار دن کے واسطے اپنا گھوڑا تجکو عاریت دیا تہا تو نے چار دن بعد واپس نہ دیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مر گیا۔ اور اسپر گواہ گذارے مدعا علیہ کہتا کہ تو نے مطلق دیا تہا چار دن کی قید نہ لگائی تہی اور اسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷٦٦) ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت میں یہہ مال مجکو ہبہ کیا تہا۔ اور باقی وارث کہتے ہیں کہ مرض موت میں ہبہ کیا تو اوس وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷٦۷) عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہیں جنون اور مغلوب العقل ہونے کے گواہوں پر۔

مادہ ۱۷٦۸) ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونیکے ہیں اور دوسرے کے گواہ اوس امر کے قدیم ہونیکے ہیں تو نو حادث ہونیکے

گواہ مقدم ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہ بدررو جو میری ملک میں ہے قدیم ہے اور جسکے گھر میں سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نو حادث ہے اور دونو گواہ لاے تو اوسکے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹) جو طرف راجح ہے اور اسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو اس سے حلف لینگے۔

مادہ ۱۷۷۰) جب مرجوح گواہ قایم کر چکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات نہونگے۔

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکی لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱) زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گھر مین رہتی ہین ایک اسباب کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے

کہ صرف زوجہ کے لایق ہی مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگی اگر دونو
کے پاس گواہ نہیں ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ دعوی
کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول
ہوگا مثلاً زوج کہے کہ یہہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کیجائے
(یا زوجہ کہے کہ یہہ ڈبال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول
مع قسم معتبر ہوگا۔)

مادہ ۱۷۷۲) جب ان دونوین سے کوئی مرجاوے تو اوسکا وارث
اوسکے قایم مقام ہوگا۔ انہین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسے
اسباب کا ہو کہ دونو کے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے
[illegible] کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونو مرگئے اور
اسباب [illegible] کہ دونو کے لیے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا
قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۳) واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا ہے
کہ شے موہوبہ تلف ہوگئی [illegible] اوسکا قول قبول ہے بلا قسم کہ [illegible]

مادہ ۱۷۷۴) امین جو ہو وہ لوگ کہ [illegible] امانت دار ہین اونکا قول
اپنی برات کے [illegible] قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت [illegible]
دعوی کرے اور ودیعت کو واپس کرے [illegible] قسم [illegible]

اور اگر قسم کہ بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۷۵) ایک مدیون نے اپنے داین کو کچھ دیا تو پھر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے قرض مین محسوب کیا ہی قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۶) ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہوگیا اور سب مدت بھی گذر گئے اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہوگیا تھا وضع کر لے۔ اور دونوں خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ بھی نہین ہین۔ تو دیکھنا چاہیے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول مع قسم قبول ہوگا اور اگر پانی کی بابت اختلاف ہے کہ مالک القطعہ پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوی کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم کے قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر کا قسم سے مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷) پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گھر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونو کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوی کے دیکھا جاوے کہ پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تھا تو پانی والے سے قسم لینگے کہ سیل جدید نہین ہے اور اگر پانی نہین بہتا ہے یا [illegible]

معلوم نہین ہے تو کہر والی سے قسم لینگے کہ بیل قدیم نہین ہے -

فصل چہارم تحالف کے بیانمین یعنی وہ مقدمات کہ جسمین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸) بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور انکے وصف اور جنس کی اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوی ثابت کریگا اوسکو فیصلہ ملیگا - اور اگر دونو کے پاس وجہ ثبوت نہین ہے تو دونو کو یہہ کہین گے کہ ایک دوسریکے قول پر راضی ہوجائین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسریکے قول پر راضی نہووین تو دونو کو حلف دینگے مگر مشتری پہلی قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کریگا بالضرور دوسریکا دعوی ثابت ہوگا اور جو دونو قسم کہا گئے تو حاکم بیع فسخ کریگا -

مادہ ۱۷۷۹) مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کی اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو جو گواہون سے ثابت کریگا اوسکے حقمین فیصلہ ہوگا - اور اگر دونو گواہ لاوے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونو اگر عاجز ہووے تو دونو قسم کہا ئینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی - اور جو نکول کریگا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا - اور اگر دونو قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردیگا - اور اگر مدت اجارہ میں یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائیگا کہ جب دونو گواہ لاتے

ذمہ مستاجر ہے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو پر حلف آئیگی تو موجر پر حلف دار رہیگی۔

مادہ ۱۷۸۰) جب موجر اور مستاجر مین بعد انقضا مدت اختلاف ہوا جیسا ابھی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور اس صورت مین تحالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱) اگر اثنا مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲) اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہو اور اب اختلاف ہوا تو تحالف نہوگا صرف مشتری حلف کریگا۔

مادہ ۱۷۸۳) بابت ادا ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تحالف نہین ہے بلکہ ان سب صورتون مین منکر قسم کھاویگا۔

کتاب شانزدہم ۔ قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی کرنے کا بیان

اس مین ایک مقدمہ ہے اور چار باب مین ۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین ۔

مادہ ۱۷۸۴) قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونیکو کہتے ہین

مادہ ۱۷۸۵) حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگونکے دعوون اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے ۔

مادہ ۱۷۸۶) مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور اوسکی دو قسم ہین ۔ ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہو جاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا ہے یہ چیز کا تجہہ پر دعوی ہوا ہے وہ تو پہونچا دے ۔ اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جہگڑنے سے منع کر دے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچہہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین ۔

مادہ ۱۷۸۷) محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہو وے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق ہوگا اوسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا ۔

مادہ ۱۷۸۹) ملزم علیہ جسپر حکم کیا گیا۔

مادہ ۱۷۸۹) محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۷۹۰) مدعی اور مدعی علیہ جس کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنیکے لئے مقرر کرین اوسکو تحکیم کہتے ہین اوس شخص کو حکم کہتے ہین حا اور کاف دونو مفتوح ہین اور محکم بہی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف بشدہ

مادہ ۱۷۹۱) جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکے لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کر دے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین۔

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہئے۔

مادہ ۱۷۹۲) لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجہہ دار مستقیم امانت دار خویشتن دار متانت والا ہو۔

مادہ ۱۷۹۳) لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی کے فیصلہ کرنیپر موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکہتا ہو

مادہ ۱۷۹۴) حاکم کو مردم شناسی بہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکار سے بہی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے

فصل دویم۔ حاکم کے آداب کا بیان (یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے)

مادہ ۱۷۹۵) حاکم کو لازم ہے کہ عدالت میں ایسے کام نکرے جس سے ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت میں لوگوں سے بیع وشراء اور ان کے ساتھہ نرم کلامی نکرے۔

مادہ ۱۷۹۶) اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نالیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷) کسی مقدمہ والے کے یہاں ضیافت کو نہ جاوے۔

مادہ ۱۷۹۸) ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنی کسیکو اپنے گھر میں نہ آنے دے اور عدالت میں کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتھہ سے اور نہ سر اور نہ آنکھہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کرے یا ایسی زبان میں کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھے۔

مادہ ۱۷۹۹) حاکم کو لازم ہے کہ دونوں مقدمہ والوں میں عدل کرے یعنی دونوں کو برابر بٹھلاوے اور دونوں کیطرف برابر دیکھے اور دونوں سے برابر گفتگو کرے یعنی یہہ نہو کہ ایک سے ادب و تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خشونت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰) حاکم عدالت اور حکم جاری کرنیکے لئے بادشاہ کا

دیکھو [illegible] باب [illegible] سے ہے۔

مادہ (۱۸۰۱) حاکم امر مین قید اور مخصوص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک
سال [illegible] کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوسکے
اور [illegible] پہلے اوس سے اور جب [illegible] ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع
مین [illegible] رہیگا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بھی مقدمہ کرنے
لگیگا اور جس جلسہ مین اوسکی کچہری مقرر کر دی گئی ہے وہین اجلاس
کریگا اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات
سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اوس
قسم کے مقدمات سماعت نکرسکیگا۔ یا حکم دیا کہ فلان قسم کے
مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور
اور قسم کے مقدمات سماعت نکریگا۔ اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان
مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کریگا نہ دوسرے
مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکا
فیصلہ جاری نہوگا۔

مادہ (۱۸۰۲) جب کئی حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے لئے
مقرر ہوے تو یہہ جائز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے

دیکھو مادہ (۱۴۶۵)

مادہ ۱۸۰۳) اگر بلدہ میں کئی حاکم ہیں مدعی چاہتا ہے کہ اپنے
پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالش کرے
تو مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہیں مقدمہ ہوگا

مادہ ۱۸۰۴) حاکم جب معزول ہوگیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہ
ہوئی جو فیصلہ کریگا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کریگا
تو صحیح نہ ہوگا۔

مادہ ۱۸۰۵) اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو
مقرر کرسکیگا ورنہ نہیں اور اس حاکم کے مرنے سے موقوف
ہونے سے نائب موقوف نہوگا دیکھو مادہ (۱۴۶۶) اسی نے
اگر حاکم مرجاوے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آوے یہ نائب مقدمات
فیصلہ کرتا رہیگا۔

مادہ ۱۸۰۶) حاکم نے جو کسی مقدمہ میں گواہ سنے اور اپنے
نائب کو اطلاع کردے تو نائب اوسپر حکم کرسکتا ہے کچھ حاجت
دوبارہ گواہوں کی اظہار کی نہیں ہے۔ مگر بشرطیکہ نائب بھی فیصلہ
کرنیکا مجاز ہو۔ اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان
کردیا تو حاکم فیصلہ کرسکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اونکے اظہار کی
نہیں ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہیں ہے تو وہ امر حاکم نے

اوس سے دریافت کروا یا وہ اوسی کی کیفیت دیسکیگا اور حاکم اوسکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکریگا بلکہ گواہونکے اظہار خود لیگا۔

مادہ ۱۸۰۷) ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ موافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے (اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر اگر کوئی حاکم نہو تو یہہ حاکم سن سکیگا واللہ تعالے اعلم)

مادہ ۱۸۰۸) حاکم نہ اپنی اصول یعنی باپ دادا کا دعوی اور نہ اپنی فروع یعنی اولاد کا دعوی اور نہ اپنی زوجہ کا دعوی اور نہ اپنی شریک کا دعوی اور نہ اپنی اجیر خاص کا دعوی اور نہ اس شخص کا دعوی کہ اسکے یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سماعت کر سکتا ہے اور نہ اونکی حق مین فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹) اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا اوپر ذکر ہوا دعویدار ہو اور وہان اسکی سوا اور بھی کوئی حاکم ہے تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر کسیکو اپنا حکم کرین یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری جگہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کرین اگر اسپر بھی راضی نہون تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰) باعتبار دوران مقدمہ کے انفصال کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد۔ مگر حسب ضرورت کبھی موخر مقدم ہوگا یا اتفاقاً اگر موخر جلد مرتب ہو چکا ہے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۱۱) بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتوی لے سکیگا۔

مادہ ۱۸۱۲) جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے۔

مادہ ۱۸۱۳) لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور باریک بینی کرے مگر بیوجہ تاخیر نکرے۔

مادہ ۱۸۱۴) حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلجات کا ایک دفتر بناوے کہ جسمین سب دستاویزات اور فیصلجات محفوظ رہین۔ اور بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے۔ اور جب موقوف ہو جاوے تو خود یا اپنے نائبامین کے ذریعہ سے یہہ دفتر دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی جگہہ مقرر ہوا ہے۔

فصل چہارم۔ عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہیں

مادہ ۱۸۱۵) حاکم علی الاعلان اجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی وجہ ظاہر نکرے کہ بنائے فیصلہ ہووے

مادہ ۱۸۱۶) جب طرفین عدالت مین آئین تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا

دعوی بیان کرے اور اگر عرضی دعوی تحریری ہے تو بھی مدعی سے
زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پہر مدعی علیہ سے جواب لیا جاوے
کہ مدعی کے اس دعوی مین تو کیا کہتا ہے۔

مادہ ۱۸۱۷) مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کردے ورنہ مدعی
سے وجہ ثبوت طلب کرے۔

مادہ ۱۸۱۸) مدعی اگر ثابت کردے تو حاکم فیصلہ کردیگا ورنہ اوسکی
درخواست پر مدعی علیہ سے حلف لیگا۔

مادہ ۱۸۱۹) مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لی تو حاکم مدعی کو منع
کردیگا کہ مدعی علیہ سے متعرض نہووے۔

مادہ ۱۸۲۰) مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کریگا اور
نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱) حاکم نے خو حکم اور فیصلہ دیا اوسکے موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اسکی
نہین ہی کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تہا۔ بشرطیکہ
شبہہ جعل وغیرہ نہووے۔

مادہ ۱۸۲۲) اگر مدعی علیہ خاموش رہی اور باوجود استفسار کے کچھہ نبولی
اور ہان کہی نہ نہین تو یہہ انکار متصور ہوگا۔ اور یا کہا کہ نہین اقرار کرتا ہون اور نہ
انکار تو یہہ بھی انکار ہے۔ مدعی سے بہر حال ثبوت طلب کرینگے۔

ماده ۱۸۲۳) مدعی علیہ اگر دفع دعوی کرے تو جیسا کتاب دعوی اور کتاب بینات میں بیان ہوا ہے اسکے مواد کے موافق عمل ہوگا —

ماده ۱۸۲۴) چاہیے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یعنی جب تک ایک کا کلام تمام نہ ہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے - اس صورت میں حاکم منع کریگا -

ماده ۱۸۲۵) اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم مقرر کیا جاوے —

ماده ۱۸۲۶) حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر راضی ہوں تو بہتر ورنہ فیصلہ کرے

ماده ۱۸۲۷) حاکم جب مقدمہ مرتب کر چکا تو ایک فیصلہ کہ جسمیں حکم اخیر اور اسکی وجوہ درج ہوں مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے —

ماده ۱۸۲۸) جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تو فیصلہ کرنے میں تاخیر نہ کرے

باب دوم فیصلہ اور حکم کے بیان میں ہے اس میں دو فصل ہیں

فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان

ماده ۱۸۲۹) شرط یہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی کی خبر ہو لیا ہو یعنی جب مدعی نے دعوی کی بابت حقیقت کو ظاہر کیا ہو اسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہیے اسکے نزدیک فیصلہ نہیں ہوتا -

ماده ۱۸۳۰) شرط یہ ہے کہ حکم اخیر سر اجلاس عدالت میں اہل مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے - لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرنے سے پہلے گیا تو وقت حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضروری نہیں ہے اور یہ ایسا ہی ہے اگر بعد ثبوت کے انکار کیا اور

مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہوں کا تزکیہ ہووے غائب ہو گیا تو حاکم تزکیہ کرکے فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۳۱) حاکم نے مدعی علیہ کی وکیل کے روبرو مدعی کے گواہ سنے تو بمواجہ مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجاوے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کرسکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۱۸۳۲) ایک شخص نے بسبب وارث ہونے کے دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پہر وہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہوتا جائیگا اوسپر فیصلہ دیا جائیگا ہر بار گواہوں کے سننے کی کچھہ حاجت نہوگی۔

فصل دویم - مدعی علیہ کے حاضر ہونیکا بیان

مادہ ۱۸۳۳) مدعی علیہ اگر بعذر حاضر نہو اور نہ وکیل بہیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا۔

مادہ ۱۸۳۴) جب مدعی علیہ نہ آوے اور وکیل بھی نہ بہیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت میں ممکن نہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے۔ اسپر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمایشنامہ دیوے کہ اگر تو نہ آویگا تو ہم تیری طرف سے وکیل کھڑا کرینگے اور اوسکے روبروی دعوی اور لوگ سماعت کرینگے۔ اسپر بھی نہ آوے اور نہ وکیل بہیجے تو اب حاکم اسکو اوسکا وکیل کرے کہ وہ اوسکے حقوق کا محافظ رہے اور اوسکے مقابلہ میں گواہ مدعی کے سننے جب ظاہر ہو جاوے کہ دعوی صحیح ہے اور گواہ ثبوت دعوی میں ہیں تو موافق اسکے مدعا کے وکیل کے مقابلہ میں فیصلہ دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۵) جو فیصلہ کہ اس صورت میں ہوا ہو وہ مدعی علیہ کے پاس بھیجا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۶) بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہوا اور ایسی جوابدہی کی کہ جس سے دعوی دفع ہو سکتا ہے تو اوسپر التفات ہوگا اور اسپر لحاظ ہو فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی جواب دے ہی ایسی نہیں ہے کہ دفع دعوی ہو سکے تو وہ ہی فیصلہ صحیح متصور ہو کر تعمیل ہوگا۔

باب سوم۔ حکم کے بعد پھر دعوی کو دیکھنا (یعنی مرافعہ سننا)

مادہ ۱۸۳۷) جو دعوی کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکی موافق فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہیں ہے (یعنی مرافعہ سننا جائز نہیں ہے)

مادہ ۱۸۳۸) اگر مدعی علیہ دعوی کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق قاعدہ شرعیہ کے نہیں ہے تو دعوی اور فیصلہ دوبارہ دیکھا جاوے اگر قواعد کے موافق ہے تو وہ ہی تعمیل ہووے ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۹) اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہ ہوئے تو فیصلہ پر پھر غور کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۴۰) فیصلہ کے پہلے اور بعد دفع دعوی سننا جائز ہے۔ اسلئے اگر محکوم علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوی کی ٹہیک درست بیان کی اور دوبارہ دریافت اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کو دوبارہ مقدمہ عدالت میں دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ میں ہے

میرے باپ سے میراث ملی ہے اور گواہوں نے بینہ ثابت ہو کر فیصلہ ہو گیا پہر
مدعی علیہ نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میرے باپ کے ہاتھ بیچڈالی تھی اور قبضہ حاضر
کیا - اس کی دریافت موافق قاعدہ کے ہوگی اگر ثابت ہو جاویگا تو فیصلہ اول
منسوخ ہوگا اور دعوی مدعی خارج -

باب چہارم - تحکیم (یعنے پنچایت) کا بیان -

ماده ۱۸۴۱) تحکیم دعوی مال اور دعوی حقوق مین جائز ہے -

ماده ۱۸۴۲) جن جو شخصون نے جس مقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین پر اور اوسی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اورون پر بھی (مثلاً دو وارث نے جو کسیکو پنچ کیا تو اونکا دعوی اور اونکی ہی لئی سماعت اور فیصلہ ہوگا - نہ اور وارثون کے لئے -)

ماده ۱۸۴۳) پنچ دو تین اور زیادہ بھی ہو سکتے ہین - اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہو سکتا ہے -

ماده ۱۸۴۴) سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا ایسے فیصلہ کرے

ماده ۱۸۴۵) ان پنچونکو اگر اجازت ہے تو اور بھی پنچ ٹہرا سکتے ہین ورنہ نہین -

ماده ۱۸۴۶) جس مدت کی لئے اختیار فیصلہ کا پنچونکو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے -

ماده ۱۸۴۷) اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف کر سکتے ہین

... حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے۔

ماده ۱۸۴۸) جب حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویساہی ان پنچونکا فیصلہ صرف انہی اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اوسی مقدمہ مین جو انکے پاس پیش ہے اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت کے موافق ہو۔ کوئی اہلمقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

ماده ۱۸۴۹) پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہوا ور موافق شریعت کے ہووے تو وہ اوسکی تعمیل کریگا۔

ماده ۱۸۵۰) اگر اہلمقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی۔ مثلاً ہر شخص نے اپنے پنچ کو صلح کرنیکا اپنا وکیل کیا اور انہون نے موافق شریعت کے صلح کردی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پھر نہ سکیگا۔

ماده ۱۸۵۱) ایک شخص نے بے پنچ مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کردیا اگر اہل مقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو ماده

فہرست مطالب شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ ۱/۲

تمام شد

غلط نامہ شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ

کاتب کی خدمت مین بار بار اور بتاکید بسیار عرض کیا کہ یاء معروف (ی) اور یاء مجہول (ے) مین فرق کرین مگر اونہون نے بعدم استعداد یا بغرض اسیر توجہ نکی اور اکثر معروف مجہول کو ایک ہی شکل لکہا اور چونکہ یہ کلمہ کثیر الوجود اور کثیر الورود ہے اسلئے اوسکی اصلاح سے لاچار ہوگیا اور صاحبان با استعداد پر اعتماد کیا اور اوسکو ویسا ہی ترک کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	ادی	اہتدی	۳۰	۷	پاچ	پانچ
۱۰	۵	اسانی	آسانی	۳۱	۶	ذ	نو
"	۷	سے	بنے	"	۷	کی	گئی
۱۱	۱۶	بیچ	تیچ	"	۱۰	اٹھہ	آٹھہ
۱۴	"	آخر	آخر	۳۴	۵	کے جاے	کی جای
"	۱۷	قبض	قبضہ	۳۵	۱۰	صیحح	صحیح
۱۸	"	دیجے	دی	۳۸	۲	جاہین کے	جائین گے
۲۰	۱۲	سو لیسبب قتل کا	سو لیست قتل کی	"	۱۶	ادہا	آدہا حصہ
۲۱	۸	الیسمین	الیسمین	"	۱۷	آپنا	اپنا
۲۵	"	عرض	غرض	۴۰	۱۴	توی	نوی
۲۷	۶	سے	ہے	۴۳	۱۲	نوشتہ کے ہے تو	مشتری جاے

۴۴	۱۲	سانہہ	ساتہہ	۶۱	۱۷	تعصن لازم ہے	تعیین بدلازم
″	″	دی	دودہ	۶۴	۱۰	گہرہوتے اپنے	گہوڑے لینے
″	″	″	″	۶۵	۱	جوشئے دیکہے	جوشی بے دیکہ
۴۵	۳	بیع	مبیع	″	۲	غیب	عیب
″	۱۴	شریح	صریح	″	۹	آور	اور
۴۶	۶	ہوگئی	ہوگئی	۶۶	۱۲	انکلے	آنکلنے
۴۷	۱	جار	جاری	۶۷	۱	آنکلہنی	آنکلنے
۴۸	۱۶	لعد	بعد	۶۹	۸	اگرگیہون	گیہون
″	۱۷	کرناکا	کرنے کا	″	۱۶	وہ واپس	واپس
۴۹	۴	زمین ہے	زمین ہو	۸۶	۱۱	جارہ	اجارہ
″	۱۱	فرس	فرش	۸۹	۳	بہی یہی	بہی یہی
۵۰	۶	بیجا	بیجا	۹۰	۶	اوراجرت اسکا	اوراسپراجرت
۵۲	۱	نہو	ہو	″	۱۳	دوانواونکو	اونکو
″	″	مشری	مشتری	۹۱	۵	چیر	چیز
″	۱۳	لین	مین	″	۶	للاستعلال	للاستقلال
۵۳	۴	تابع	بالع	۹۳	۷	درری	درزی
″	۱۰	اگرسب اشیا ایکہی ہر	اگرچند اشیاء ایک صفقہ مین بیچی ہر	″	۱۳	اوٹہاکہر	اوٹہاکر
				۹۵	۴	آب	اب
″	۱۵	اب یہہ اسکو	اب وہ اسکو یہہ	″	۵	لی گئی	لیا گیا
۵۵	۲	دیدیوی گا	دیدی گا	۹۶	۹	اجارت	اجازت
″	۶	ٹہرای	ٹہرائی	۹۷	۱۰	جیگا	لیاجائیگا
۶۱	۱۲	مرگیامرگیا	مرگیا	″	۱۴	ادرنہ	اورنہ
″	۱۴	قیمت جدا	قیمت جداجدا	۱۰۰	۱۵	ہیگا	رہیگا

۱۰۲	۳	اوسکا	اونکا	۱۳۹	۱	مرتہن	مرتہن راہن
۱۰۷	۲	جیر	چیز	〃	۱۶	سہے	
〃	۴	کس	کیل	۱۴۰	〃	سے	
〃	۸	چالیس	اوقیہ چالیس	〃	۰	مرہدن	مرتہن
۱۱۱	۱۰	ٹھراسے	ٹھہراتے	〃	۱۱	رہن	دین
۱۱۲	۱	مالیوی	یالیوی	〃	۱۲	سنگے	
۱۱۴	۴	اجارہ	نہ اجارہ	〃	۱۶	پیدا	پیدا
۱۱۵	۲	چھوسکے	چھوسنے	۱۴۲	۵	جرا وسے	جرواسے
۱۱۸	۱۱	علاہ	علاقہ	۱۴۷	۱۵	ہووسے تھے	ہوتی تھی
۱۱۹	۱	تین فصل	دو فصل	۱۵۰	از ۳ تا ۷		یہ سب عبارت ( ) کو درمیان ہونا چاہیے
۱۲۱	۱۲	ازش	ارش				
۱۲۲	۲	کہا	کہا	۱۵۱	۱	معاراو	معار اور
〃	۱۶	ہون	ہون	〃	۱۱	اوٹھایا	اوٹھاسے
۱۲۳	۲	کہا	کہا	۱۵۹	۹	اہم	ہم
〃	۱۵	سہ	یہہ	〃	۱۰	نلاوے	ملاوے
۱۲۵	۲	پہنچاوے	پونہچاوے	۱۶۰	۱۷	دسے	دی
۱۳۰	۱۱	سنے	سہے	۱۷۰	۲	اکراکراما	اکراما
۱۳۳	۹	وو	وہ	۱۷۳	۱۴	اکرہا	اکراما
〃	۱۶	فصل ثالث	فصل ثانی	۱۷۵	۱	نارگے	تارگی
۱۳۷	۱۱	سیواسے	سواسے	〃	۴	گھوری	گھوڑی
۱۳۸	۱۶	راہن	رہن	۱۷۷	〃	غضب	غصب
〃	〃	رہن سے نے	راہن نے	۱۸۶	۱۰	اتلاف کرتب کے	اتلاف سبب کے
۱۳۹	۱	سکھے	سکھے	۱۸۹	۴	بہل اسے	بہل والے

۱۸۹	۶	ببل	بیل	۲۲۲	۱۵	مشترک	زرمشترک
۱۹۷	۴	ہوا	ہو	۲۲۵	۳	اور اپنا حصہ لیلوے	اور اپنا حصہ شریک سے لیلوے
۲۰۳	۱۱	باب سوم	باب دویم				
〃	۱۷	محرم	مجبر کے	〃	۴	اور اپنا حصہ لیلوے	اور اپنا حصہ بدلیوے سے لیلوے
۲۰۵	۴	بجڈال	بجڈال				
	۵	بجڈالا	بجڈالا	۲۲۶	۱۵	شخص سے	ہر شخص سے
۲۰۶	۱۰	فی النفس المبیع	فی نفس المبیع	۲۲۷	۴	جنی	جتنی
۲۰۷	۱	بیہہ	بہ	〃	۵	کرا	کرنا
۲۰۸	۹	کے	نے	۲۲۸	۷	مین	ہین
۲۱۱	۸	ہین سے	میں سے کہ	〃	۱۰	گرسے نانیے	گز سے ناپیے
〃	۱۴	سنی	سنتی	〃	۱۵	قیمت الجمع	قسمت الجمع
۲۱۳	۱	یا حکم حاکم مرگیا	یا حکم حاکم یا لاکت ہوا کر مرگیا	〃	〃	مین	ہین
				۲۲۹	۱۱	دہیر گر	ڈہیر گز
۲۱۴	۱۳	قیمت	قسمت	۲۳۰	۲		
۲۱۵	۲	فنوات	قنوات	〃	۸	ہر	ہیر
〃	۱	کنارن	کناروں	〃	۱۵	کرکر	کرکے
〃	۱۱	ستات	سنیات	۲۳۱	۱	وصی	یا وصی
۲۱۶	۵	جیر	چیز	۲۳۲	۲	کریان	بکریان
〃	۱۰	دوسر	دوسرا	۲۳۴	۷	کنوی	کنوا
۲۱۷	۷	جب	جیسا	〃	۱۵	کم	عالم
۲۱۸	۹	مشرکت	مشترک	۲۳۵	۴	ہے	رہے
۲۱۹	〃	عاسب	غایب	〃	۹	نابینی	باہنی
۲۲۰	۸	اکر	اگر	〃	۱۷	انک	آنک

۲۳۶	۱۲	خارعیب	اورخارعیب	۲۵۵	۱۴	یہ	وجہ
〃	۱۵	چوتھہ	چوتھے	۲۵۶	۷	احرار	احراز
۲۳۷	۴	ادا	رد	〃	۱۵	گہانس	گہاس
۲۳۸	۷	ہووے	ہوی	۲۶۵	۴	حورے	چہوڑے
۲۳۹	۸	جمع ہونا	جمع ہوتا	〃	۱۱	مکا	مکان
۲۴۰	۲	والے رآستہ	والے کارآستہ	〃	۱۶	یرکو	ہرکوئی
〃	۱۵	کہڑکی	کہڑکی	〃	۱۷	دوازہ	دروازہ
۲۴۱	۱	نکال	مکان	۲۶۶	۱	کرسکتاہو	نکرسکتاہو
〃	۸	نب	جانب	〃	۴	اگیا	آگیا
۲۴۲	۱۷	تمام	عام	〃	۶	گہرہے	گڑہے
۲۴۳	۸	لائے	سے لئے ہے	〃	۷	گہری	گڑہی
〃	۱۴	فدا	(فدا)	۲۷۳	۱	فرس	فرش
۲۴۴	۴	جائی	جاہی	〃	۸	رنخ	رنج
۲۴۵	۳	کہڑاکرے	کہڑانکرے	〃	۱۶	رنخ	رنج
〃	۶	کہونیکے	کہولنیکے	۲۷۷	۱۴	ہے	سے
۲۵۱	۱	سکتا	سکتا	〃	۱۵	ہے	بہی
〃	۸	اوسکا	اوسکو	۲۷۸	۱۰و۱۱	رنخ	رنج
〃	۱۰	محرے	مجبرے	۲۷۹	۱و۳و۴	رنخ	رنج
〃	۱۷	رمین	زمین	۲۸۰	۱۰	بہیجی	بیچی
۲۵۳	۱۰	اجاجۃ	اباحۃ	〃	〃	عب	عیب
〃	۱۲	رگ	آگ	۲۸۱	۱	ما	یا
۲۵۴	۴	اسی کی	اسیلئے	۲۸۲	۱۳	اصول	اموال
〃	۱۵	دی گئی	دیئے	۲۸۳	۱۵	یکا	پکے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
بالشراء	باشرا	۵	۳۱۳	قرض	قرص	۳	۲۸۹
بالبیع	بابیع	۶	〃	آویگا	اویکا	۱۰	۲۹۰
بالبیّنۃ	بابیع	۱۳	〃	پڑہی گا	پیرہی گا	۱۳	〃
تقدیر	تقدیہ	۱۷	〃	اوزار	اوشرار	۱۶	〃
بالبیع	بابیع	۱۱	۳۱۴	اور اسکا	اوسکا	۱۲	۲۹۱
دیگا	دلگا	۱۷	〃	رائے	دای	۸	۲۹۳
بالبیع	ابیع	۱	۳۱۵	قسم سے ہے	قسم پر ہے	۱۳	〃
یا	یہ	۹	〃	مقید	مفید	۱۵ و ۱۶ و ۱۷	〃
اصل	صل	۱۳	〃	پر	اگر	۸	۲۹۵
آمر	امر	۸	۳۱۶	مجاز	مجادر	۵	۲۹۶
سے لینےکا	سے نیکا	۱	۳۱۸	رب المال	ر المال	۶	〃
باذن	یادون	۱۷	۳۲۰	سنے	سے	۲	۲۹۸
ورنہ معلوم	ورنسلوم	۱۵	۳۲۲	میں اسکو	ابنکو	۴	〃
سے	کاسے	۱۰	۳۲۳	سشم	ستم	۵	۲۹۹
محال لہ نے	محال لہ	۴	۳۲۷	سے	لے	۳	۲۹۹
مکفول سے	مکفول لہ	۵	〃	آلیس	البس	۴	۳۰۰
اور معقودہ اور	اور اور	۶	۳۲۸	اجرت	اجرات	۸	〃
شخص	شخص سے	۸	〃	دیا	دی	۱۰	۳۰۱
حجر	ہجر	۱۲	〃	پہنچا	پہنچا	۸	۳۰۲
جثہ	جتہ	۱۳	〃	سے	یہ	۱۴	۳۰۳
رد	خلا	۱۴	۳۲۹	مقصود	مقصد	۱۷	۳۰۸
اقرار کرے	اقرار	۱۱	۳۳۲	پر	یر	۳	۳۰۹
اگر ایک دوکان کا نکالا	اگر ایک دوکان کا	۱۵	〃	نقد	تقدیر	۱۴	۳۱۰

		قبالہ پیدا	ہوا اور قبالہ بہی	۳۵۲	۱۷	ساقط	حق ساقط
			اسکا ہوا اور دکان	۳۵۴	۹	ذو الیہ	ذو الید
			خریدی اور قبالہ	〃	۱۲	تحایف	تحائف
۳۲۳	۱۰	اوپنے	اوسنے	۳۵۷	〃	طلب	باطل
۳۰۱	۴	شتعین	متعین	۳۵۹	۶	ایک	ایک شہر
〃	۷	اور اقرار	تو اقرار	۳۶۰	۲	اس کا	اس
۳۲۵	۹	سوله	مقرر ہے	۳۶۱	۸	مانگ سے	مانگتا ہے
〃	۱۰و۹	یہہ کہا	یہہ کیا	〃	۱۴	محل	فعل
۳۲۶	۵	بیچا	بیچا	۳۶۲	۱۷	مع	بیچے
〃	۱۵	مہرے	مہر ہی	۳۶۳	۲	بیچا	نہ بیچا
〃	۱۶	جاتا	جانا	〃	۱۳	د	
۳۲۹	۷	دبی	بی	۳۶۴	۳	امرکی	امر کی
〃	۹	زنا	آنا	〃	〃	مسیفے کے	تعیفے کے بعد
۳۴۰	۴	آصف	وصف	۳۷۳	۲	اور جو ہر شخص	اور ایک شخص
〃	〃	مقدمہ	مقدار	۳۷۵	۱	ہیہ	یہہ
۳۵۰	۸	حسمین	چھتیس	۳۷۶	۱۴	حاجب	حاجت
〃	۱۷	اسلئے	آتے	۳۸۹	〃	دعوی ور لوگ بھا	دعوی سماعت

	۳۲۹	۳۳۳	۳۳۵	۳۳۹
دویم	۳۳۰	۳۳۴	۳۳۶	۳۴۰
	۳۳۱	۳۳۵	۳۳۷	۳۴۱
	۳۳۲	۳۳۶	۳۳۸	〃
	۳۳۳	۳۳۷	۳۳۹	〃
	۳۳۴	۳۳۸	۳۴۰	〃

بہ وصیت کہ حضرت امام اعظم نے حضرت ابو یوسف کو فرمائی رحمۃ اللہ علیہما
اور اسکا ترجمہ مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار نے کیا

جب حضرت امام نے امام ابو یوسف کا رشد اور حسن سیرت اور توجہ خلایق معلوم کیا تو فرمایا
ای یعقوب بادشاہ کی توقیر کیا کرو اور اوسکے روبرو جھوٹ نہ بولنا اور بار بار بلا ہی اوسکے
پاس بے ضرورت علمیہ نہ جانا کیونکہ بار بار جانیمین مرتبہ ہلکا ہوئیگا بس اوس سے ایسے طور پر رہنا
جیسے آگ سے دور رہتے ہین اور فائدہ بھی لیتے ہین کیونکہ بادشاہ اپنی جو عزت چاہتا ہے
اور ونکی نہین چاہتا ہے اور اوسکے روبرو بہت کلام نکرنا کیونکہ خواہ نخواہ وہ تمپر کچہ اعتراض
کریگا تاکہ اپنے حواشی کو یہہ ثابت کردے کہ ہمکو انسے علم بہت ہے اور تمپر خطا ثابت کریگا کہ اپنے حواشی
مین تمہارا کم علم ہونا ثابت کرے اور جب اوسکے پاس جاؤ تو اپنے رتبہ کا اور اور ونکے رتبہ کا لحاظ
رکہنا جب اوسکے پاس کوئی اور عالم ہو کہ جسکو تم نجانتے ہو اوسوقت اوسکے پاس نجانا کیونکہ
اگر تم کم رتبہ ہو گے شاید اوسپر رفعت کی طالب ہو تو یہہ تمہارے حقمین ضرر رسان ہوگا۔
اور اگر تمکو زیادہ علم ہے اور شاید تم تواضع سے پیش آؤ تو سلطان کی آنکہونمین تم خود
ہوگے اگر بادشاہ کوئی نوکری تمکو دینا چاہے تو قبول نکرنا جب تک کہ یہہ معلوم نہو
کہ بادشاہ کو تمہارا مذہب پسند ہے تاکہ مقدمات کے فیصلہ کرنے مین کسی اور مذہب
پر عمل کرنا نپڑے اور امرا اور خدمتگاروں کو وسیلہ نکرنا بلکہ خود ہی بادشاہ کے پاس
جاتے رہنا اور خدمتگاروں سے الگ رہنا کہ تمہاری بزرگی قایم رہیگی اور
بادشاہ سے عوام کے روبرو کلام نکرنا مگر جب ضرورت ہو اور عوام اور اہل تجارت
سے سواے شغلہ علمی کے اور کلام نہ کرنا تاکہ تمہاری محبت اور الفت ا
ثابت ہو ورنہ اور لوگ رشوت لینے کا تمپر گمان کرینگے اور عوام سے

ساتھہ ہنسی اور مذاق نکرنا اور بہت بازارمین نہ پھرنا اور امیرون سے کلام نکرنا کہ یہہ فتنہ
ہین مگر چھوٹے بچونکو پیار کرنا اور انکے سر پر ہاتھہ پھیرنا مضایقہ نہین اور رستے مین بادشاہون
اور عوام کے ساتھہ نہ چلنا کیونکہ اگر وہ آگے ہونگے تو تمہارے علم کو عیب لگیگا اور اگر وہ
پیچھے ہونگے تو بڑے ہونیکو حقیر کرنیسے تمکو عیب لگیگا اسلیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو چھوٹے پر رحم نکرے اور بڑے کی توقیر نکرے سو وہ ہم مین سے نہین ہے - اور شاہراہ عام پر نہ بیٹھا کرو
بلکہ مسجد مین بیٹھا کرو اور بازار اور مسجد مین نکہایا کرو اور آبدار خانون سے اور سقون سے پانی نہ پیا کرو -
اور دوکانون پر نہ بیٹھا کرو اور ریشم اور زیور اور قسام ریشم نہ پہنا کرو کہ اس سے رعونت پیدا
ہوتی ہے اور وقت صحبت اپنی بیوی سے بہت باتین اور بہت مساس نکرو اور وقت صحبت
سے بجز ذکر خدائے تعالی قربت نکرو اور اور ونکی عورتونکی حال اپنی بیویکی سامنے
نہ لونڈیون کا حال بیان کرو کہ تم جب اور عورتونکا ذکر کروگے تو تمہاری عورت اور مرد دو
لڑکی اور بیوہ سے یا باپ یا ماں یا بیٹے والی عورت سے نکاح نکرو مگر باین شرط کہ کوئی اوسکو
اقارب سے آنے نہ پاوے ورنہ باپ اوسکا یہہ دعوی کریگا کہ اس عورت کی پاس جو مال
ہے وہ سب میرا ہے اور اوسکی پاس عاریت ہے - اولا علم حاصل کرو پھر مال
حلال جمع کرو پھر نکاح کرو ورنہ وقت تحصیل علم طلب مال باعث عدم تحصیل علم
ہوتا ہے - کیونکہ شغل مال اور شغل آل و عیال علم سے محروم رکہتا ہے اور اولاد سے پریشانی
خاطر ہوتی ہے - اور تقوی ضرور ہے اور ادا امانت اور نصیحت سب خاص و عام کو لوگو
ضرور ہے اور لوگون مین اپنی خفت نکرو اور توقیر سے رہو اور لوگون سے بہت
صحبت نکرو اور ... ذکر مسائل و علم نکیا کرو جو صاحب علم ہے وہ علم حاصل کریگا و ...
ہی کریگا اور عوام کیسے دین مین کلام ...

کروہ تمہاری تقلید سے یہہ گفتگو کرنا لگین گے اور فتوی اوسی قدر دینا کہ پوچھا گیا ہے نہ زیادہ
کہ اوس سے پریشانی ہوتی ہے اور اگر دس برس تک بھی احتیاج ہو تو بھی علم سے اعراض نکرو
اور اپنے طالبعلموں کو اپنا فرزند جاننا کہ رغبت علم اونکو زیادہ ہو گی اور عوام اور بازاری
اگر علم میں مباحثہ کریں تو اون سے مباحثہ نکرنا کہ اوسمیں اپنی آبرو جاتی ہے اور حق کہنے سے
اگر ... کے روبرو ہو۔ اور اپنی عبادت پر خوش نہونا مگر یہہ خیال رکھنا کہ فلان
…رت سے میری عبادت زیادہ ہوے کیونکہ عوام کو بھی خیال ہو گا کہ جسقدر ہم
…رتے ہیں اوسی قدر یہہ عالم بھی کرتا ہے اسکو علم سے کیا فائدہ ہے
…وت یاد کرتے رہو اور اپنے اوستاد کے لیے مغفرت مانگتے رہو اور تلاوت
…یا کرو اور قبور اور اولیا کے مزاروں پر اور مکانات متبرکہ پر جایا کرو اور
…ای صحبت کی ہدایت و ارشاد قبول نکرنا اور لعب اور … اور گانے القار
…جب اذان سنو تو سب سے پہلے مسجد میں جانا اور جو حال ہمسایہ کا ہو اوسکو
چھپانا کہ وہ امانت ہے بلکہ سب کے راز چھپانا اور جو مشورہ لیوے اوسکو ایسا مشورہ دینا کہ
موجب ثواب اور قربت الی اللہ تعالیٰ ہووے اور بخل نکرنا اور طمع بھی نکرنا اور جھوٹ بھی
نہ بولنا اور ہر امر میں اپنی مروت محفوظ رکھنا اور ہر وقت لباس سفید پہننا اور
ہر وقت تونگری اور عدم قرض اور عدم رغبت دنیا ظاہر کرنا اور فقیری ظاہر نکرنا
اگرچہ فقر ہو اور ہمت قوی رکھنا اگرچہ ضعیف ہو اور راہ میں دو اسطے باتیں
نہ دیکھنا بلکہ ہر وقت زمین پر نظر کرنا۔ اور مجالس علم میں غضب اور غصہ سے
بات نکرنا اور عوام کے روبرو قصہ نکہنا کہ اکثر جھوٹے ہوتے ہیں فقط

مولوی شیخ احمد حسین صاحب نے جو سلطنت عالی میں عمدہ عالم اور
عمدہ دار ہیں یہ تقریر ارقام فرمائی اور جو اشعار مترجم نے
حضرت ظل اللہ کے مدح میں لکھی ہیں اونکا ترجمہ بھی کیا چنانچہ حاشیہ پر درج کیے
روی زمین پر جس قدر اسلام پھیلا گیا اوسی قدر علم بھی پڑھتا گیا یعنی جس سرزمین پر اسلام والے
پہنچے وہانکی زبان حاصل کی اور جو ہنر اور فن وہان مرتب اور مدون تھی اپنی زبان میں ترجمہ کرلیے
اور الٰہیات اور ریاضیات اور طبیعیات بلکہ ملاہی مثل موسیقی وغیرہ میں سے کوئی فن ترک نہیں ہوا اور
جس زبان میں کہ اتفاق ہوا بیان کیا گیا۔

اس سے دو امر مستنبط ہوتے ہیں ایک یہ کہ جیسا اسلام ہماری فطرت ٹھہرائی گئی ہے ویسے ہی علم ہماری
فطرت بنائی گئی ہے یعنی اسلام اور علم دونوں ہمزاد اور توام ہیں دوم یہ کہ حسب فحوای
فليبلغ الشاهد الغايب فرب مبلغ اوعى له من سامع الحديث
ہر علم کی ترجمہ اور ترتیب میں سعی کرنے لگے تاکہ تبلیغ کامل اور بدرجہ ادا ہو اور ہماری قوم ہمیشہ
منتفع اور متمتع ہوتے رہے اور حسب فحوای اذا احب الله العبد نادى جبرئيل
ان الله يحب فلانا فاحبه فيحبه جبرئيل فينادي في اهل السماء ان الله
يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض
یعنی جسکو اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اوسکو ہر قوم پر ترقی اور ترجیح عنایت کرتا ہے مثلا امکنہ متبرکہ بیت المقدس
اور بیت اللہ پر سلطنت اسلام کو خدمت گذاری کے لیے اور سب سلطنتوں پر مشرف کیا
اسی طرح منجملہ فرقہ ہای اسلام کے فرقہ اہل سنت جماعت کو عتبات عالیات کی نگہبانی اور خدمت گذاری

قبول فرمایا ہے اور اسی طرح منجملہ فرقہ اہل سنت جماعت کے تمام سلطنت مین مذہب حنفی پر عدالت مقرر کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی منجملہ سلاطین ہندوستان کے حضرت میر محبوب علیشاہ بادشاہ کو ترقی اور ترجیح دی گئی ہے کہ ہر صاحب علم و ہنر اور صاحب فضل و قدر اس سلطنت مین مجتمع ہین اور حسب اپنی لیاقت کے منتفع ہین

نظم

ہم من القوم الذین تملکوا　　ارضا بہا من الرجال الکمل
وورثتموا من اہل فضل فضلہم　　اسکندرا و ناصرا وافضل

اندنون مین عدالت دار الاسلام اسلامبول کی کارروائی اور فصل خصومات مرتب اور مدون کیگئے اور اسکا نام مجلہ مقرر ہوکر شایع کیگئے یہان بھی جب وہ نسخہ پہونچا تو بہت شائقین اسپر متوجہ ہوے اور باقتضای تبلیغ اور اسلیے کہ فائدہ عام جاری ہو مولوی محمد قاسم صاحب دہلوی نے اسکا ترجمہ زبان اردو مین بہت صاف کر دیا اللہ تعالی انکو اسکی جزای خیر دیوے اور سب لوگون کو اس سے فائدہ کامل بخشے۔

نظم

حمائم غیلان ببطحاء بلوقع　　فواخت اراک بیہماء صلقع
سواجع مصراع بصوت موجع　　فلو تر من یاسے بجاز مقطع
اثرتن علما بعد عفو مراسم　　ولم یبق منہا غیر رسم بلقع
التمعن احیار ابکاک فی الثری　　ومن مات منہم لا بکاء لتسمع
فی الغرابیبنا من بیوت ذکا ورتہ　　بکوفۃ یدء واستہاء بزیلعی
الدبا ان یرجی طلوع لو الکب　　لظلمۃ وجہ الارض دہماء اصلع

فان تبغ ما یکفیک علماً بخبرۃ — تعال الی تلک المجلة ینفع

فقد یستلی قلب بمجبة هاشم — کما یستلی قلب با ثار مربع

تقریر مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار سمت شرق

آسمان پر کواکب نہ صرف زینت کے لئے بنائے گئے ہین بلکہ مسافران بر و بحر کے لئے رہنما ہین جو کوئی اونکا اقتدا نکرے وہ لجۃ البحر مین غوطہ کہاتا رہیگا اور لق و دق جنگل مین بہٹکتا پہریگا منزل مقصود کی راہ نپاویگا فقط سلطنت حیدرآباد دکن مین باقبال بادشاہ ظل اللہ حضرت محبوب علیخان بادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ ۔ علمای اعلام اور مردان کام مجتمع ہین ان لوگون کے حسن سعی سے عدالت کا انتظام بخوبی تمام ہوا ہر شخص اپنی داد کو پہونچتا ہے اور مستحق اپنا حق پاتا ہے اور ہر ظالم کو اوسکے ظلم کی سزا دیجاتی ہے کوئی قصہ قایم نرہا یہانتک کہ ضرب زیداً عمرواً جو سالہا سال سے مسموع تہا مرفوع ہوگیا حسب قواعد شرعیہ انفصال حقوق اور اقامۃ حدود جاری ہے خصوصاً حاکمان مجلس مرافعہ کے سعی سے حقیقت واقعی ہر مقدمہ کی ظاہر ہوجاتی ہے اور حق و باطل مین فوراً فرق ہوجاتا ہے نظم

شاکیاً بمرافعة احضرنا بمرافعه — لنزول ما قد تشتکی او تدعی مخادعہ

ہون مین مولوی محمد ہاشم علیصاحب نے جو مجلہ کا ترجمہ کیا وہ حقیقت مین الساعۃ یا احکام الٰہی کے ترجمان ہین ہر شخص جو اوسپر توجہ کرے نفع حاصل کر سکتا ہے ۔

هل تکفهرن فی السماء سحابة — تودعن الا اشتاق ان تمنعن ثنما

كهاشم بن الحبر الذي ضرحا له — زمان ولكن لا يضل ولا ينسى

وقد ورث العلم المقاد بكوفة — وفقه ابن مسعود وخولنا درسا

توجه الى تلك المجلة دونها — عماد استنبول قد نوروا مجلسا

ونشرها في الهند فضلا افادة — وينفع ناسا خير ناس وقد ياسے

كما هو يسعى في افادة كلهم

دواما ودعا فالله سوءا وما سا

مولوی فخر الدین احمد رضوی نے بھی یہ نظم تحریر فرمائی ہے

نظم

والذي في طبعه خير يفيد — ما بها نغمة او ما يذود

ويضيئ الشمس رضا في نهار — ونجوما في ليال تستفيد

ويجد الكل نصيبا من شعاع — يستوي فيه قريب او بعيد

وجد الكل نصيبا من شعاع — يستوي فيه غيوب او شهود

اخذ الظلمة افشاها شوجفي — اخذ النور ويفشيه السعيد

عبد الالهي بن وبهدى مستقيما

بلغات كثير تما ها الهنود